Vol I
No 22



Monday
30th March 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday 30th March 1953

THE HOUSE MET AT THREE OF THE CLOCK

[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Let us take up questions Shri M Buchiah

Minor Irrigation Projects

*285 (37) *Shri M Buchiah* (Sirpur) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) The policy of the Government in relation to the Minor Irrigation Projects?

(*b*) Do the Government intend repairing all the breached tanks in the State?

مسٹر قائد پبلک ورکس (سری مہدی نواز جنگ) (الف) گورنمنٹ کی پالیسی
یہ ہے کہ جو [illegible] ان کو [illegible] سالہ منصوبہ کے تحت تکمیل کو پہنچایا جائے
ان اسکیموں کی تکمیل کے لیے [illegible] لاکھ روپے صرف ہوں گے اور [illegible] کو
کام آئندہ کی توقع ہے ان کے سوا [illegible] ماہرین کی (Minor Projects)
بڑے تالابوں کی اصطلاح میں میڈیم سائز (Medium size Project) کہے
جاتے ہیں [illegible] ہر اسکیم میں جس سا
منصوبہ میں شامل کیا گیا ہے بشرطیکہ فنڈس مہیا ہوں

(ب) بعجلت تمام فنڈس کے لحاظ سے ملک کے شکستہ تالابوں کی مرمت کی جائے گی

سری [illegible] تالاب کتنے سال کے عرصہ میں تکمیل ہو جائیں گے ؟

سری مہدی نواز جنگ [illegible] یہ بیان کیا ہے کہ پنج سالہ
منصوبہ کے تحت [illegible] تالاب مرمت کیے گئے ہیں [illegible] سال [illegible]
(۳) تالاب [illegible] لاکھ کے صرفہ سے بنائے گئے اور آئندہ [illegible] سال میں
[illegible] تالاب [illegible] لاکھ کے صرفہ سے تکمیل پا سکیں

سری [illegible] سری رملو (مستھنی) کیا [illegible] ہیں کہ [illegible] ورکس
(Major dam works) تعمیر کرنے کی بجائے اگر سیکڑوں چھوٹے چھوٹے

1

تالاب تعمیر کرنے سے ہی اس سے گرو مور فوڈ کمپین (Grow More Food compaign)
میں بڑی کامیابی ہوسکتی ہے ؟

سری مہدی نواز جنگ ل ممبر کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ کی الیسی اس
وقت جتنے سے رپے احکس ر تکمیل ہیں انہیں مکمل کردینے کی ہے کوئی نیا ا
یا احکت سروع نہیں کیا جا رہا ہے آ ل ممبر کا سوال اس وقت ال عور ہوا
جب کہ حکومت کے پیش یہ سوال ہو کہ ا رپے حکمی سروع کیے جائیں ا
چھوٹے الاوں کو تعمیر کیا جائے

سری جی سری راملو کیا ل ممبر نہیں جانتے کہ ہر ضلع میں جتنے
سکیں (Tanks) ہوئے ہیں ان میں سے بیس سال سے ہی رپیر (Repair)
ہوئے ہیں

سری مہدی نواز جنگ الاوں کی درستی کی سکیم ں کردی گئی ہے جہاں
سروے (Survey) مکمل ہوچکا ہے مرمت کا کام سروع کروا دیا گیا ہے
اور جہاں جہاں سروے کا کام ختم ہوا ان کا رقمی تخمینہ ن کے لحاظ سے کام سروع
کروایا جائیگا

سری ایم بچھا جن تالاوں کی درستی کے لیے روپیہ گذشتہ اور موجودہ سال منظور
ہوچکی ں ان کا کام بھی سروع نہیں کیا گیا ہے کیا ل ممبر کو اس کا علم ہے

سری مہدی نواز جنگ ممکن ہے کہیں ایسا ہوا ہو سرکار کی کوشش تو
یہ ہے کہ جلد کام سروع کیا جائے ہوتا یہ ہے کہ سروے کے عملے کی کمی کی وجہ
سے دیر ہوتی ہے لیکن اب عملہ مل چکا ہے اس لیے دیر نہ ہوگی

سری جی سری راملو کیا آنریبل ممبر جانتے ہیں کہ ان کا ورکنگ سیزن
آرہا ہے ؟ ان سروع ہونے تک کیسے تالاب مکمل ہوسکیں گے ؟

سری مہدی نواز جنگ اندازہ ہے کہ اس دو ماہ کے عرصہ میں ان سو تالاوں
کی مرمت کا کام مکمل ہوجائیگا

Construction of Road

286 (313) *Shri Sriharr* (Kinwat) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the public of Adilabad represented to the Deputy Collector of Adilabad for the con struction of a road between Mahar and Adilabad *via* Unakdeo?

(*b*) If so what steps have been taken thereon?

سری مہادی وار جنگ ی ڈاو ڈی کو کی طلاع ں ہے

سری مری ہری س رحوست کی وصولی کے بعد کیا لا ںگ کمسں کی کوئی کمی ہوں تھی ؟

سری مہادی وار جنگ میں نے ا ے پلے جواب میں کہا ہے کہ ا سی د و ست کے وصول ہونے کا علم ں ہے

Tungabhadra Dam

287 (358) *Shri L K Shroff* (Raichur) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether any reports rergarding the washing away of the face stones of certain sections and leakages in the Tungabhadra dam have been received by the Government?

(*b*) If so whether the same has been enquired into and if so with what result?

شری مہادی وار جنگ ا ک سی اطلاع وصول ہوئی تھی کہ بند کے د پتھر ی جگہ سے ہٹ گئے ہیں اس کے متعلق تحقیقات کی گئی سوں حیف افسروں نے معاینہ کیا درس کے ٹ ا عہدہ وں نے بھی اسکو د کھا اور معمولی بات معلوم ہوئی ہو ہ کی پانی کا جو ںا ںا اگیا تھا اسکی ہا ٹ (Height) بھی مکمل نہیں ہوئی تھی اگر بند اپنی پوری ہا ٹ پر ہو جائے اور پرو ٹکس ورک (Protection work) بھی پورا ہو جائے و ای بند سے رول (Roll) ہو جائے لگے گا جو پتھرا پنی جگہ سے حد ب سے ہٹ گئے تھے انہیں درست کرد ا جا رہا ہے یہ معاملہ کوئی قا ل تشویش نہیں ہے

Shri L K Shroff Is there any truth in the widely circulated rumour that the Asst Engineer in charge of the particular reservoir has given a report that it was due to some Engineering defect?

سری مہادی وار جنگ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ اسکو نظر انداز نہیں کرسکتے اس طرح کا نقصان کرہا گیا ہے میرے پاس اسسٹنٹ افسر کی رپورٹ وصول نہیں ہوئی البتہ ا ک دوسری رپورٹ وصول ہوئی تھی وہ رپورٹ ا سی تھی کہ رپورٹ کرنے والے نے اوسکی ظاہری حالت د کھ کر اور اپنے خیال میں اوس سے متاثر ہو کر رپورٹ کی تھی لیکن اس میں کوئی اہمیت نہیں تھی

شری جی سری راملو کیا تنگبھدرا کی ندی میں طغیانی آنے کی وجہ سے انجینیرنگ کا سامان اور ویلیوایبل (Valuable) چیزیں اس میں بہہ گیں ؟

سری مہدی و ار جنگ میں نہیں سمجھا انکو وں سے ھے کہ فرمائے

سری سی سری راملو تنگبھد کی ندی میں جب طغیانی نہ تھی تب کیا انجنیرنگ کا جب یا سامان میں میں بہہ گیا ؟

شری مہدی نو ار جنگ اس سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر اس سوال کا جواب پہلے دیا جاچکا ہے

Shri L K Shroff Is it a fact that Engineers from Madras side inspect the reservoir section of the Hyderabad side and Engineers from Hyderabad side inspect the Madras side?

سری مہدی نو ار جنگ وہاں کا طریقہ کار یہ ہے کہ جائنٹ انسپکشن (Joint inspection) ہوتا ہے کیونکہ وہ دونوں ہی کام کے ذمہ دار ہیں جامعہ گزشتہ مہینہ میں جائنٹ انسپکشن ہوچکا ہے

Shri L K Shroff What is the opinion expressed by the Madras Engineers with regard to these things?

سری مہدی نو ار جنگ دونوں طرف بھی یہی حالت ہے ادھر جو حالت ہے وہی حالت اودھر بھی ہے رہے تھے کیونکہ اس طغیانی کی وجہ سے گرد ن میں ہے اور اوپر آگئے اس طرح کینہ کے پتھروں کو صدمہ پہنچا

All weather Roads

*288 (859) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether the construction of all weather roads linking the three taluq headquarters of Kustagi Elburga and Köppal of Raichur district has been sanctioned?

(*b*) If so at what stage is the construction now?

سری مہدی نو ار جنگ (کستگی) کپل اور ایلبرگہ میں آل ویدر روڈس ( ) موجود ہیں

Repairs to Tanks

*289 (891) *Shri Jai Ram Reddy* (Narsapur) Will the hon Minister for Public Works pleased to state

(*a*) Since how long the canal which passes through the villages of Marepalli and Anant Sagar supplies water to the tank in Malkapur taluq which is in breached condition?

(*b*) When will it be repaired?

(*c*) The estimated expenditure for its repairs?

(*d*) The extent of extra land that will be brought under cultivation after its repairs?

(*e*) Whether it is a fact that after the repairs of the above canal the Malkapur tank will get a maximum supply of water?

مری مہدی نو از جنگ کنال (Canal)سکہ یہ حاب س ہیں ہے لکہ یہ اک سہ کا ذ ال ہے جب سکیسا الاون کی مر ب کاکام تکمیل کو ہیج جا ئیگا تو س کا بھی سروے (Survey)کیا جائیگا س کی تکمیل کے لیے ( ) هرر رو یہ رکار هونگے اس کنال کی تکمیل کے بعد وقع کی جاسکتی ہے کہ (۲۲) اکر اراضی ز ر کاست اسکے گی یہ بھی وقعہ ہے کہ مر ذ ال کی تکمیل کے بعد ملکا پور الاب س پانی زاد آ ئیگا

مری جیے رام ریڈی کیسے الاب ر معمر هیں ؟

مری مہدی نو از جنگ میں آپ کا سوال ہی سمجھا

سری جیے رام ریڈی ان میں مارپے لی اسب ماگر اور ملکا پور کا ذکر کیا گیا تھا آپ نے کہا کہ نالاوں کی تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد کام ھاتھ میں لیا جائیگا میں پوچھنا چاھتا ہوں کہ کون سے الاب زیر تعمیر ھیں ؟

شری مہدی نو از جنگ آپ کا سوال یہ تھا کہ جو کنال اسب ماگر اور مارپے لی کے نالاوں کو پانی پہنچا تا ہے ملکا پور تعالاب ہی کیا سکستہ حالت میں ہے اس کا یہ جواب دیا گیا کہ سکستہ حالت میں نہیں کہ یہ الاب اک سہ کا ہے اس کی مرمت کے لیے سدر هزار رو یہ درکار ہونگے اور (۲۲) اکر اراضی ز ر کاست آسکتی اس کام کو اوس وقت ھا تھ میں لیا جائیگا جب کہ دوسرے نالاوں کی مرمت کا کام تکمیل کو پہنچ جائے

شری جیے رام ریڈی سال میں کتنے مہینے یہ نالا رواں رھا ہے ؟

شری مہدی نو از جنگ اس کا مجھے علم نہیں

*290 (892) *Shri Jai Ram Reddy* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Kathwa from Kondapur tank in Sangareddy taluq which irrigates Tirpole village is not in good condition?

(*b*) Whether it is true that large quantity of water is being wasted due to its present condition?

(c) When was it repaired last?

(d) Whether Government intend to repair it before the commencement of the Monsoon?

شری مہدی نواز جنگ (اے) کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے (بی) کا جواب
یہ ہے کہ اس کا ... کچھ تو سرسری کا ہے اور کچھ پی کا ہے اس میں کہیں کہیں
بحر ہو رہی ہے (سی) کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ اس ... کو مینٹن (Maintain)
نہیں کر رہی ہے بلکہ رعایا جب کبھی ضرورت ہو اس کام کو انجام دیا کرتی ہے
(ڈی) کا جواب ہے کہ پاس ... ری ہے اور ضروری صلاح و مرمت کی جائیگی
یہ کام اوس وقت ہاتھ میں لیا جائیگا جب رقم منظور ہو جائے

Construction of Anicut

291 (398) *Shri Jai Ram Reddy* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether there is any proposal before the Government for the construction of anicut in the vicinity of Mominpet village in Vicarabad taluq of Medak district?

(b) Whether a plan has been prepared after necessary survey?

(c) The estimated expenditure of the construction?

(d) When will the construction work be started?

(e) Whether sufficient water will be stored in the nearby tanks under this anicut?

شری مہدی نواز جنگ (اے) سردست ایسی کوئی تجویز گورنمنٹ کے سامنے نہیں
(بی) کا جواب ہے کہ ایسا ہوا ہے ... میں پہلے اس کی ... ہوئی تھی ... نار
پاس اوس وقت ہاتھ ... لی جائیگی جب کہ سکیمات الاول کی تکمیل ہو جائے
(سی) کا جواب یہ ہے کہ یہ اس وقت معلوم ہوگا جب پاس تکمیل ہو جائے (ڈی) کا
جواب یہ ہے کہ ابھی پاس نہیں ہوئی پاس کے بعد کسی کام کے شروع ہونے کے
امکانات پیدا ہونگے (ای) کا جواب یہ ہے کہ اس کا اندازہ اسکی تکمیل کے بعد کیا
جائیگا کہ کسقدر پانی جمع ہو سکتا ہے اور کسقدر اراضی زیر کاشت آ سکتی ہے

شری جے رام ریڈی یہ تالاب کتنے عرصہ میں درست ہو جائیگا؟

شری مہدی نواز جنگ اس کا جواب میں نے پہلے سوال کے جواب میں عرض
کیا ہے اس سال (...) تالاب بنانے کی تجویز ہے ... سالوں میں اس کی توقع کی
جاسکتی ہے کہ دو ہزار تالاب بنائے جائینگے اس کے لیے دو کروڑ ۸ لاکھ روپیہ
درج ہوگا اس لیے یہ سمجھا جانا چاہیے کہ دس سال کے بعد ہم اس پر غور کرسکینگے

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri J Anand Rao

†*(The member was not found in his seat)

Agreement with Khammam Municipality

=*298 (508) *Shri K Venkayya* (Madhira) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether there is an agreement between the Khammam Municipality and the Electricity Department of Hyderabad?

(*b*) If so the terms of the agreement?

شری مہدی نواز جنگ (الف) کا جواب یہ ہے کہ اگریمنٹ (Agreement)
ہوا ہے اوس کے اہم مراتب یہ ہیں کہ محکمہ برقی بورڈ (Municipal Board
کو تاریخ اگریمنٹ سے پانچ سال تک برقی طاقت فراہم کرے گا ضلع کا محکمہ
برقی میونسپلٹی کو راستے کی روشنی کے لیے ہر ۶۰ (۶۰) واٹ کے ہر بلب
کے لیے دو روپیے آٹھ آنے اور ( ) واٹ کے ہر بلب کے لیے پانچ روپے چارج
(Charge) کرے گا ابتدائی مصارف جو راستوں کی روشنی کی فٹنگس (Fittings)
وغیرہ کے بارے میں ہونگے وہ میونسپل بورڈ ادا کرے گا میونسپل بورڈ کی جانب
سے کم از کم دو سو لائنس قائم کرنے کا انتظام کیا جائیگا پانچ سال کے بعد باہمی
رضامندی سے اس اگریمنٹ پر نظر ثانی ہوسکے گی

Shri K Venkayya Are the conditions of the agreement fulfilled properly?

شری مہدی نواز جنگ جہاں تک سپلائی کا کام چھوٹے پیمانہ پر ہے
واقعہ یہ ہے کہ اسکیم ادھوری حالت میں ہے تجویز یہ ہے کہ چار سو کیلوواٹ
(Kilowatt) کی موٹر بہم پہنچائی جائے سردست ( ) کیلوواٹ کی موٹر
بہم پہنچائی جا رہی ہے (۳) لاکھ کی اسکیم منظور ہوئی ہے اوس میں سے دو لاکھ
صرف کیے گئے ہیں تجویز ہے کہ تمہ گوڑم سے طاقت سربراہ کی جائے جب یہ اگر
مکمل ہو جائے تو یہ طاقت مل سکتی ہے رویزڈ اسٹیمیٹ (Revised estimate)
کے لحاظ سے چار لاکھ روپے منظور کرنے ہونگے جب یہ ہو تو یہ کام تکمیل کو پہنچے گا
اور وہاں کی حالت اطمینان بخش ہوگی

---

†*292 (494) Answer under unstarred questions and answers

=*The questions which were ordinarily tabled by Shri B Krishniah were put by Shri K Venkayya under authorisation

Provision of Staff

294 (510) *Shri K Venkaiah* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

Whether and if so what action is being taken to provide staff for the office of the Electrical Engineer Khammam?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں جو اسٹاف کی ضرورت ہے
وہ موجود ہے سابے اضافہ کا ول س ہوا

Suspension of Gang Workers

*295 (631) *Shri Bhujang Rao* (Jintur) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

Whether it is a fact that the gang workers on the road between the villages of Akoli and Nagpur Jintur taluq Parbhani district have been suspended for the last 4 or 5 months and that the charges against them have not yet been investigated?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس کے متعلق مواد طلب کیا گیا ہے جوں ہی وہ وصول
ہو جائے ہاؤز کے سامنے رکھدیا جائیگا

Embezzlement of Government Funds

*296 (354) *Shri L K Shroff* Will the hon Minister for Public Health and Medical be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Assistant Surgeon of Government Hospital Munirabad has embezzled Government funds?

(b) If so what action has been or is being contemplated to be taken against the Doctor?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ابھی کوئی اطلاع وصول
نہیں ہوئی

Shri L K Shroff Is it not a fact that the audit report has confirmed the allegations against the Doctor?

Shri Mehdi Nawaz Jung There is no report I shall make enquiries

Leprosy in State

*297 (489) *Shri Gopidi Ganga Reddy* (Nirmal General) Will the hon Minister for Public Health and Medical be pleased to state

The number of persons suffering from leprosy in the State with special reference to Nirmal taluq?

شری مہدی نواز جنگ: حیدرآباد اسٹیٹ میں جذام کے مریضوں کی تعداد (۹۳) ہزار ہے اور نرمل میں (۶) ہے

شریمتی شاہجہاں بیگم (گی) حیدرآباد میں جذامی عام طور پر پھرتے ہیں اور موریوں وغیرہ کو متاثر کرتے ہیں اسکے متعلق گورنمنٹ کیا ایکشن لے رہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ: جذام کی بیماری کو روکنے کے لیے جو کارروائی کی جا رہی ہے اس کا تفصیلی جواب کل دیا گیا ہے اضلاع میں کئی مقامات ہیں جہاں ایسے بیماروں کو رکھا جاسکتا ہے جہاں آباد نارائن پیٹ تحصیل میں ایسے لوگوں کو رکھنے کا انتظام ہے عوام کو بھی اس بارے میں تعاون کرنا چاہیے تاکہ ایسے بیماروں کو ان مقامات پر بھیجا جاسکے جہاں ان کے لیے انتظام کیا گیا ہے

شری ایم بچیا: آبادی کا اتنا بڑا حصہ اس بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ کیا ہے؟

Mr Speaker How can he answer that question? The question does not arise out of the reply

Shri K Ananth Reddy (Bhalkonda) I wish to ask an important supplementary question

Mr Speaker The supplementary question should arise out of the reply

شری ایس ریڈی: حکومت ہند نے انٹی لیپروسی (Anti leprosy) کے لیے جو رقم رکھی گئی ہے اسکا مقصد کیا ہے ؟

Mr Speaker How does that question arise?

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی: نرمل کے لیے کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ: ڈیپس (Dapps) نامی انجکشن سربراہ کیے گئے ہیں

Monthly Receipts of Hospitals

*298 (515) *Shri Bhagwanrao* (Basmath General) Will the hon Minister for Public Works Medical and Public Health be pleased to state

(a) The monthly receipts from the in patient wards of Basmath and Purna Civil Hospitals during 1952?

(b) The total expenditure incurred on these hospitals during this period?

سری مہدی نواز جنگ وجھا گیا ہے کہ سمب اور ورنا کے سول ھاسپٹل میں ان پیسنس (In patients) کی تعداد کیا ہے

Mr Speaker He wants the monthly receipts

Shri Mehdi Nawaz Jung There are no paying wards in the hospitals and therefore there can be no monthly receipts The treatment is free and gratis

جو صرفہ دواوں پر عائد ہوتا ہے اوسکی مقدار سمب کی حد تک (۸ ۲ ۹ ۲) روپیہ ہے اور ورنا کی حد تک (۸ ٦ ۱) روپیہ ہے

سری کشن رام ریڈی (للکنڈ عام) دووں کا خرچہ کیا ہوتا ہے ؟

سری مہدی نواز جنگ اس کا جواب میں نے پہلے دیا ہے کہ دواوں کا خرچہ بمقابلہ سال کے اخراجات کے کم ہوا ہے

Medicine Chests

299 (630) *Shri Bhujanga Rao* Will the hon Minister for Public Health and Medical be pleased to state

(a) The number of medicine chests supplied to Jintur taluq Parbhani district with details as other names of villages, the persons to whom they have been handed over and the arrangements made for their distribution?

(b) Whether establishment of Ayurvedic dispensaries in the towns of Bari Koldi Charthana Bhugaon Vasa and Adagaon of Jintur taluq Parbhani district is under the consideration of the Government?

(c) Whether it is a fact that the construction of a building for the Government Hospital at Jintur is under consideration and if so when will it be completed

سری مہدی نواز جنگ جنتور تعلقہ کے حسب ذیل اصحاب کو دواوں کے صندوق دیے گئے ہیں اور جنکے حوالے کیے گیے ہیں انکی تفصیل یہ ہے

۱ چار نھالہ سری شنکر راؤ بابو راو

۲ واسہ سری یسونت راو سنا راو

۳ انبڑ واڑی سری رنگناتھ راؤ

۴	واسور	سری نامی رام
	نوری	سری نا ہ راو
	کو ری	سری مدا مو راو
	ا گاوں	سری رامسور
۸	ا ندے گاوں	سری سکر راو
۹	اجھلے گاوں	سری نانا راو جوسی

جزو (ب) کا جواب یہ ہے کہ نہیں یہ مسئلہ زیر غور نہیں ہے

جزو (سی) کا جواب یہ ہے کہ حضور میں دوا خانہ کی عمارت کی تعمیر زیر غور ہے لیکن زمین فراہم نہ ہونے کی وجہ سے کام معطل ہے جب فنڈس جمع ہو جاسکیں تب اس پر غور کیا جائے گا

شری بھیم سنگ راؤ کب تک اسکی تکمیل ہوگی ؟

شری مہدی نواز جنگ سردست اس کا امکان نہیں ہے

شری بھیم سنگ راؤ کیا آپ اندازہ بتلاسکتے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ آئندہ بجٹ میں اگر گنجائش نکلے تو اسکی کوشش کی جائیگی

شری بھیم سنگ راؤ کیسے مہینوں میں دوا پہنچائی جاتی ہے ؟

سری مہدی نواز جنگ اس کا انحصار تو زیادہ تر موسمی حالات وغیرہ پر ہوتا ہے جب کبھی ادویات ختم ہو جاتیں صدر دوا خانہ سے انکی تکمیل کردی جاتی ہے

شری بھیم سنگ راؤ سال میں کتنی مرتبہ دوائیں سربراہ کی جاتی ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ میں نے کہا ہے کہ جب کبھی ادویات ختم ہو جاتیں صدر دوا خانہ سے انکی سربراہی ہوتی ہے

شری رنگ راؤ دشمکھ (گنگا کھیڑ) جن لوگوں کو میڈیکل چسٹ دیا جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے کہ وہ لوگ دواؤں کا استعمال بھی نہیں جانتے کہ کونسی دوا کس مرض کے لیے استعمال ہونی چاہیے ؟

شری مہدی نواز جنگ کوشش اس امر کی کی جاتی ہے کہ میڈیکل چسٹس (Medical chests) سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں کے حوالہ کی جائیں مثلاً مدرسین تعمیرات کے سروائیزرس (Supervisors) وغیرہ ایسے لوگوں کو یہ میڈیکل چسٹس دیئے جاتے ہیں

سری کسن راؤ واگھمارے (نگلور محفوظ) کیا صحیح ہے کہ سل بیماروں کو جو دوائیں دیجاتی ہیں وہ عام طور پر بیچ لیتے ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ یہ ضروری نہیں کہ سل بیماروں کے حوالہ کی جائیں تو وہ انہیں فروخت کریں یہ عام اخلاقی کمزوری ہے جو آہستہ آہستہ ختم ہوگی

سری پھگن راؤ حسور تعلقہ میں جو ویدک دوا خانہ بنانے کی سبب جو پوچھا گیا ہے اسکی سبب مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیورویدک دواخانوں کی نسبت حکومت کی کیا پالیسی ہے ؟

سری مہدی نواز جنگ گورنمنٹ کی پالیسی (Policy) یہ ہے کہ آیورویدک طریقہ علاج کو حتی الامکان پھیلایا جائے اسلیے کہ اس علاج میں جو دوائیں دیجاتی ہیں وہ دیگر علاجوں کے مقابلہ میں ارزاں ہوتی ہیں اور عام طور پر رعایا کو اس پر عقیدہ ہے اسلیے دیہاتی پاپولیشن (Population) میں آیورویدک طریقہ علاج کو عام کرنا یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے

سری اناسی راؤ گوائے (بھی) کیا آنریبل منسٹر واقف ہیں کہ جہاں چند مریض ان دواؤں سے اچھے ہوئے ہیں وہاں غلط علاج کی وجہ سے کچھ لوگ مرے بھی ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ جو دوائیں دی جاتی ہیں ان میں کوئی مہلک چیزیں تو نہیں ہیں یہ دوائیں معمولی امراض جیسے پیٹ کی خرابیاں درد سر معمولی موسمی بخار نزلہ زکام وغیرہ کے لیے ہیں اس سے لاکھوں لوگ فائدہ اٹھاچکے ہیں ان دواؤں کے استعمال سے کسی خطرناک صورت کے پیدا ہونے کا امکان نہیں ہے

سری سی ایچ وینکٹ راما راؤ (کریم نگر) کیا یہ صحیح ہے کہ ان دواؤں میں سلوڈرس کی گولیاں بھی رکھی جاتی ہیں ؟

سری مہدی نواز جنگ ہاں یہ ملیریا کے علاج کے لیے رکھی جاتی ہیں

سری سی ایچ وینکٹ راما راؤ کیا کرانک ملیریا میں سلوڈرس کا جانا مہلک نہیں ہوسکتا ؟

سری مہدی نواز جنگ میں تو اس فن کا ماہر نہیں ہوں میں ڈاکٹر سے دریافت کرونگا

Accommodation of Students

*300 (112) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(a) The limit to the number of students to be accommodated in the School or College class rooms?

(*b*) Whether the limit is strictly observed?

मिनिस्टर फार अज्यूकेशन अड रूरल रिफनट्रकशन (श्री देवीसिंग अचव्हाण) —(अ) स्कूल और कॉलिज के हर जमात म जो लडके शरीक किय जाते ह अुनकी तादाद यह ह। स्कूल के अक क्लास म ४ अिंटर साय स थिअरी के लिये १२ अिंटर साय स प्रैक्टिकल के लिय ४ बी अससी थिअरी के लिय १२ बी अस्सी प्रक्टिकल के लिय ४ अम् अस्सी थिअरी के लिय १२ अम् अस्सी प्रैक्टीकल के लिय ६ अिंटर आर्ट्स के लिये २५ और मबी अ के लिय २५

(बी) यह हदूद कायम किय गय ह लेकिन असे लडको की तादाद क्या या ज्यादा होती हैंहै जिसम भी कभी कमी या अिजाफा किया जाता ह।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव – हाय स्कूल्स के बारे म आपन नही बताया।

श्री देवीसिंग चव्हाण तमाम स्कूल्स के लिये ४ लडको की तादाद मुकरर की गयी ह।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —अिससे ज्यादा हो जाय तो क्या किया जाता ह?

श्री देवीसिंग चव्हाण —लडके ज्यादा हो जाते ह तो आम तौर से अुनको भी शरीक कर लिया जाता ह।

श्री सी अच् व्यंकट रामाराव —अकसर म कभी स्कूलो म अ से अफ तक क्लासेस होन पर भी कभी लडकी को शरीक करन की गुजायश नही रहती अिस लिय जितने लडको को वापिस जाना पडता ह क्या अिसके फिगस हुकूमत के पास हैं?

श्री देवीसिंग चव्हाण —खास किसी स्कूल के फिगस मेरे सामने नही ह लेकिन आम तौर पर यह हालत है।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —अकसर म कभी लडको को स्कूलो म अॅड मिशन (Admission) नही मिलती अिसके क्या वजूहात ह?

श्री देवीसिंग चव्हाण —आम तौर पर तमाम लडको को शरीक किया जाता है। बहुत तादाद बढ जाने के बाद कुछ लडको को अिन्कार किया जा सकता है।

श्री सी अच् व्यकट रामाराव —जिनको अिन्कार किया जाता है अुनका क्या हाल होगा?

श्री देवीसिंग चव्हाण —वे दूसरे स्कूलो में शरीक हो सकते हैं।

श्री रंगराव परसराम देशमुख —ऑनरेबल मिनिस्टर साहब ने बतलाया कि अक जमात म ४ लडके लिये जाते ह और अिसम ज्यादा आये तो भी लिय जाते ह। तो क्या अक क्लास म ७ ८ लडके हुअ तो अेक टीचर अुनको पढा सकता है?

Mr Speaker He has already given the answer

Night Schools

301 (113) *Sh i Ch Venkatrama Rao* Will the hon Min ster for Education be pleased to state

The number of n ght schools for adults and students attending therein in the State?

श्री देवीसिंग च ह्वाण १९५२ ५३ म न औट फार अड टस (N gl t Schools for Adults) ५ ह और जिनमे १ ८७६ लड़के तालीम पाते ह

Application of Teachers

302 (114) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the applications of teachers ntending to appear for higher academic examina tion are not considered favourably?

(b) Whether it is also a fact that they have to give an undertaking that they would not claim a higher pay after they pass the examination?

(c) If so why?

श्री देवीसिंग चव्हाण —(अ) आम तौर पर अुनके अप्लीकेश स अनफे हरेब ली (Un favorable) क सीडर (Cons der) नही किय जाते और अिम्तिहान में शरीक हो न की आमतौर पर अुनको अिजाजत दी जाती ह।

(बी) हा

(सी) अिम्तिहान पास होते ही हायर ग्रड (Higher Grade) नही दी जाती लेकिन व्हेकन्सी (Vacancy) होन पर अुनकी और दूसरे लोगों की सीनियारिटी (Senority) वगरह का लिहाज रखते हुये अु हे हायर ग्रड (Higher Grade) दी जाती ह

श्री सी अेच् व्यंकट रामाराव —क्या असे रू स बनाये गये ह जिनके तहत अैसी केसेस अेक्सामिन होती ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —रू स (Rules) बनाये गये हैं और अुनकी कापी (Copy) असेंबली के टेबल पर रखी गयी ह

श्री सी अेच् व्यंकट रामाराव —क्या यह सही है कि जिस डिपार्टमेंट के पास दरख्वास्ते पेश करने के बाद अक अेक साल तक पता नही लगता कि वे अिम्तिहान के लिये अपीअर (Appear) हो रहे है यों नहीं

श्री देवीसिंग चव्हाण ऐसी बात नही ह उनको पाच य छ महीने पहले से ही दरख्वास्त देनी पड़ती है ताकि डिपार्टमेंट इंतजाम कर सके

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाई (भा सवढ) यह परमिशन (Peimission) परमनन्ट टीचर्स (Permanent teachers) को दी जाती ह य टेम्परेरी टीचर्स (Temporary teacheis) को दी जाती ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण परमनन्ट टीचर्स (Peimanent teachers) को ही इजाजत दी जाती ह

Adult Education

808 (451) *Shrimati S Laxmi Bai* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) The new methods Government intend to introduce for adult education in Cities and Districts of the State with special reference to labourers?

(*b*) The methods adopted by the adjacent States for solving the problem of adult education?

श्री देवीसिंग चव्हाण सिर्फ लिखना पढना ही नहीं सिखाया जाता बल्कि सेहत किस तरह से अच्छी रखी जाय यह भी सिखाया जाता ह इसी तरह से हाईजिन (Hygiene) और सिविक राईट्स (Civic rights) के विषय के बारे म भी शिक्षा दी जाती ह कभी कभी फिल्म्स और दूसरे तरीको से भी उनको तालीम दी जाती ह

(बी) पडोसी राज्यो म इसी तरीके से तालीम दी जाती ह

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाई यह पढाई रात म होती ह या दिन म ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —कुछ स्कूलो म रात म पढाई होती ह और कुछ म दिन को भी होती ह लेकिन जहा तालीम ऐसे ह जो रात म इस्तेमाल होते ह वहा रात के वक्त पढाई दी जाती ह

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाई —पढानेवाले टीचर्स ट्रेन्ड (Trained) होते ह या मामूली टीचर्स ही पढाते हे ?

श्री देवीसिंगस चव्हाण —आम तौर पर जो शिक्षक प्रौढो को शिक्षा देते है उनको एक दो महीने ट्रेनिंग क्लासेस म ट्रेनिंग दी जाती ह और बाद में उनको वहा मुकर्रर किया जाता है

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाई अभी कितने अडल्ट्स (Adults) तालीम पा रहे हैं?

श्री देवीसिंग चव्हाण —अभी मेरे पास उसके आकडे नही ह

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाओी —जो औरतें खासकर मिडिल क्लास (Middle Class) की जो सुबह या रात म काम म व्यस्त रहती ह लेकिन दोपहर म बेकार रहती ह अुनके लिए दोपहर म शिक्षा पान का क्या कोओी अितजाम ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —जिस तरह से बेकार रहनवाले अडल्टस के लिय हुकूमत की तरफ से कोओी अिन्तजाम नही किया गया ह लेकिन न्यू काअुन्सिल आफ सोशियल वर्क (New Council of Social Work) जैसे खानगी अिदारे पहले से काम करते ह अुनको हुकूमत की तरफ से ग्रांट(Grant)दी जाती ह। और अलबत्ता या हुकूमत के डिपार्टमेंटस ह वहा लाजमी तौर पर हुकूमत की तरफ से तालीम दी जाती ह हालाकि हर अक अडल्ट (Adult) को तालीम देन का अितजाम हुकूमत न नही किया ह।

श्री व्ही डी देशपांडे (अिप्पागुडा) क्या डोमेस्टिक वर्क (Domestic Work) को आनरेबल मिनिस्टर बेकार समझते ह।

(Answer was not given)

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाओी – दूसरे प्राविन्सेस म गवनमट के अफसर घरो पर जाते ह और बहनो को बुलाकर शिक्षा देते हैं। क्या अिस तरह का कोओी अितजाम हुकूमत यहा कर रही ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —दूसरे स्टेटस म क्या हो रहा ह अिसका अिल्म हुकूमत को नही ह।

श्री गोपाळ शास्त्री देव (मुधरू) गत साल म कितने अडल्टस को शिक्षा दी गओी ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —फिगस (Figures) मेरे पास नही ह। दूसरा सवाल पूछा जाय तो जवाब दे सकूगा।

श्री रंगराव परसराम देशमुख —अिसके कुल कितने स्कूल्स ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —सके भी अुफिगस मेरे पास नही ह। अिसके लिये नोटीस चाहिये

Spinning on Charka or Takli

*304 (452) *Shrimati S Laxmi Bai* Will the hon Minister for Education be pleased to state

Whether there is any proposal to introduce Spinning on Charka or Takli as a compulsory subject in Primary or Middle Schools to encourage handicrafts?

श्री देवीसिंग चव्हाण —प्रायमरी स्कूल्स के लिये हुकूमत न नया सिलेबस (Syllabus) बनाया है। अुसमें प्रोव्हीजन (Provision) किया गया ह कि स्पिनिंग (Spinning) सिखाया जाय। अिसके लिये करीकुलम (Curriculum) भी बनाया गया है लेकिन अुसको फौरन अमल में लाया जाये या नहीं अिसके बारे में हुकूमत गौर कर रही ह।

श्रीमती सगम लक्ष्मी बाओी —क्या अिसके लिये टीचस को ट्रेनिंग दिया जा रहा है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — इस के बारे में अभी फैसला नहीं किया है।

श्रीमती सगणा बाई — क्या … लियाक़त को सिरायत … ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — … सीमेन्स के लिये … लियाक़त … सिलसिला।

Number of Schools

305 (592) *Shri Bhagwan Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) The number of Primary Middle and High Schools in Parbhani district?

(*b*) The percentage of students that passed from the Government High Schools of Parbhani district in 1952?

श्री देवीसिंग चव्हाण —(ओ) परभणी जिले में कुल हाय स्कूल्स चार है जिनमें अक लिमअ दावी है और अक लड़कियों का है। मिडिल स्कूल्स १२ है जिनमें अक अडेड मिडिल स्कूल (Aided Middle School) है प्रायमरी स्कूल्स (Primary School) लड़कों के ४२९ है लड़कियों के ५८ है शड्यूल्ड कास्ट (Scheduled Castes) के लिये अक और वालंटरी अडेड प्रायमरी स्कूल (Voluntary Aided Primary Schools) ५२ है जिस तरह से कुल ५३७ प्रायमरी स्कूल्स है।

(बी) १९५२ में १२९ लड़के मट्रिक परीक्षा में शरीक हुओ और उनमें से ६३ कामयाब हुओ यानी कामयाबी का ४८.८ परसेन्टेज (Percentage) है।

श्री रंगराव परसराम देशमुख — क्या यह सही है कि प्रायव्हेट स्कूल (Private School) के लड़के गवरनमेन्ट स्कूल के लड़कों से ज्यादा परसेंटेज से कामयाब होते हैं?

श्री देवीसिंग चव्हाण —यह तो मुझे मालूम नहीं है। लेकिन आम तौर पर यह भी तजुरबा है कि वहां के गवरनमेन्ट स्कूल के लड़के अच्छी तरह से कामयाब होते हैं।

*306 (682) *Shri Bhujanga Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) The number of Aided Primary Middle and High Schools in Jitur taluq Parbhani district?

(*b*) The reasons for not opening the Fifth Standard in the Girls School with Marathi medium in Jitur proper?

(*c*) Whether it is a fact that opening of a High School at Jitur was sanctioned last year but sufficient staff has not been provided so far?

(*d*) If so for what reasons?

8

श्री देवीसिंग चव्हाण —जिंतूर तालुके म मिडिल स्कूल १ है और प्रायमरी स्कूल्स ४७ लड़कों के लिये और ७ लड़कियों के लिये वालंटरी अडड प्रायमरी स्कूल्स १ और शाड्युल्ड कास्ट के लिये अक गवनमट स्कूल जिस प्रकार प्रायमरी स्कूल्स है।

(बी) लड़कियों के स्कूल म पाचवी जमात खोलने के बारे म दरख्वास्त वसूल हुवी है लेकिन हुकूमत न जिस सबध म कुछ पाबदी लगाअी है कि शहरियों की तरफ से कुछ काटीब्यूशन (Contribution) वसूल होना चाहिय और जहा भी का टीब्यूशन मिला वहा तरक्कीह दी जायगी जिंतूर म जिस सबध म सेटिस्फक्टरी रिस्पान्स (Satisfactory response) नही मिला जिस लिये वहा पाचवी जामत नही खोली गयी।

(सी) और (डी) आजिंदा साल अक्सपान्शन (Expansion) के सिलसिले में यह स्टाफ (Staff) मिल जायगा।

श्रीमती शाहजहां बेगम —लड़कों के स्कूल के लिये काट्रीब्यूशन (Contribution) नही मांगा जाता लेकिन लड़कियों के स्कूल के लिये मागा जाता है यह क्या बात है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण – बिला लिहाज सेक्स (Sex) के हुकूमत लोगो बीगर अक्वाअिताके लिये से काटीब्यूशन (Contribution) चाहती है।

श्री भुजंगराव —जिंतूर म लड़कियों के लिये पाचवी जमात खोलन के मुताल्लिक जो दरख्वास्त दी गयी थी अुसके बारे म हुकूमत न कहा था कि दूसरे और मुकामात पर रकम दी गयी है जिसलिये आपको रुपया अब नही दिया जा सकता। और जिस तरह से अुनकी दरख्वास्त पर गौर नही किया गया क्या यह सही है।

श्री देवीसिंग चव्हाण —जहा तक हुकमत की जिल्म है वहाके लोगो ने काट्रीब्यूशन नही दिया जिसलिये पाचवी जमात खोली नही जा सकी। अगर वहा के लोग अब भी काँट्रीब्यूशन देने के लिये तयार है तो जमात खोली जा सकती है।

श्री रगराव परसराम देशमुख —जिंतूर के हाय स्कूल के लिये स्टाफ मिला नही या जिन्स्पेक्टर आफ स्कूल्स न वहा भेजा नही ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —जब तक किसी स्कूल म १ वी तक की जमातो क जि तज म नही होता तब तक पूरा नया स्टाफ नही भेजा जाता जब कभी अक या दो क्लासेस खोल ज ते ह तो अक या दो टीचर्स भेजे जाते है।

श्री के श्रेस नरसिंहाराव (यलगू-जनरल) —क्या जहा ज्यादा न गी मिलत वहा स्कूल्स न खोलन की हुकूमत की तजवीज मार्कूल है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —किसी जगह पर स्कूल निकालना काफी असबाब पर मुनहसर होता है। लेकिन छोटी आबादी के गावों के लोगो की ख्वाहिश हो तो चंदा जमा कर के स्कूल खोला जा सकता है

श्री अण्णाजीराव गव्हाण —कितन पापुलेशन (Population) म गवनमट हाय स्कूल खोलन की हुकूमत की पालिसी ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण जिसके लिय डिपाटमट न रूल्स बनाय ह। अलग अलग जगह के स्कूल्स के लिय अलग अलग कवायद ह।

श्री रामराव क्या रूल्स पर पूरा अमल हो रहा ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण पूरा अमल हो रहा ह और अमल करन के लिय ही रूल्स बनाय गय ह।

श्री भुजंगराव जितूर म अभी जो प्रायमरी स्कूल का स्टाफ ह वह कायम रखा जाय जिसके बारे म दरख्वास्त दी गयी थी और जिसके लिय पसे की जरूरत नही थी लेकिन जिस पर गौर नही किया गया।

श्री देवीसिंग चव्हाण – मिडिल स्कूल या प्रायमरी स्कूल मे जो स्टाफ रखा जाता ह वो वहा की हर जमात म जितन लडके आते ह यह रखा जाता ह। अगर काफी लडके न आते हो तो वहा के हेड मास्टर या लोगो के कहने पर स्टाफ नही रखा जाता।

श्री भुजंगराव हाय स्कूल म टीचर को भजन के लिय अहकाम दिय गये थ लेकिन उसकी बराबर तामील न होन की वजह से टीचर नही गय क्या यह सही ह ?

मिस्टर स्पीकर —जिसका जवाब पहले ही गया है।

Transfer of Teachers

*307 (682 A) *Shri Bhujanga Rao* Will the hon Minister for Education be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the D P I has issued orders to the Inspectors of Schools to transfer teachers either to their own villages or to nearby village schools?

(*b*) If not, the reasons for following the above practice in Jitur taluq?

श्री देवीसिंग चव्हाण – डी पी आय की तरफ से असे कोयी अहकामात नही दिय गय ह।

(बी) जितूर तालके म जिस तरह की कोयी प्रॅक्टीस ह जिसके बारे म हुकूमत को कोयी जिल्म नही ह।

श्री भुजंगराव —दीगर मवाजियातमे उसी मुकामके मुर्दरिस को रखन की क्या वजह ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण —कुछ मुदरसीन अपन गाव म पहले से ही काम कर रहे हैं लेकिन जिसम हुकूमत की पालिसी का सवाल नही है।

श्री भुजंगराव —अभी मुकाम पर हाज़िर [illegible]

श्री देवीसिंग चव्हाण – दूसर मोहम [illegible] पुराने नोकरी पर फिर से मुकर्रर [illegible] गए हैं।

श्री भुजंगराव — [illegible]

श्री देवीसिंग चव्हाण —हुकूमत [illegible] शिकायत [illegible] किया जायगा।

[illegible]

Loss in Government Banks

808 (519) *Shri G Sreeramulu* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

The amount of money lost in the various Government banks in the State due to thefts etc since Police Action?

Minister for Finance Statistics (Dr G S Melkote) It is difficult to answer this question because there are no Government Banks in Hyderabad, (the Hyderabad State Bank is the Shareholder's Bank doing Government business) and the scope of the words Theft etc is not quite clear If the object of the question is to ascertain the amount of Government losses, for any reason whatsoever at the Branches of Hyderabad State Bank, I am afraid, it is not possible to collect and give the requisite information in respect of a period extending over 4½ years at such a short notice

Distribution of Profits

809 (814) *Shri Shrihari* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

The amount and percentage of profits, distributed amongst the Members by the Taluqa Agricultural Co operative Association of Adilabad in 1952?

श्री देवीसिंग चव्हाण —आदिलाबाद के ताल्लुका अग्रीकल्चरल असोसियेशन की तरफ से १९५२ में कोई भी मुनाफा तकसीम नहीं किया गया है।

श्री श्रीहरी — क्या जि। असोसिअशन की तरफ से पहले किस साल में मुनाफा तकसीम हुआ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण – १९४६ म जिस टाका (I A C A) को १७ २८८१ रु मुनाफा हुआ था। वागर अखराजात निकालनके बाद ४५ रुपया तकसीम किया गया जिसम ९ सटा ३ ११८ होता ह

श्री श्रीहरी — १९४७ में अक ही बार मुनाफा तकसीम हुआ अुसके बाद हिसाबात क्यो नही हुअ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण – १९४९ में जिस टाका की डिस्टर्ब्ड कन्डीशन्स (Disturbed Condition) होन की वजह स कोअी मुनाफा नहा हुआ । १९४७ में ९१५ रुपय मुनाफा हुआ था लेकिन मुनाफा बहुत थोडा होन की वजह से तकसीम नही किया गया। १९४९ से १९५ तक रु १८१८८ मुनाफा हुआ है । वह आडिट (Audit) हो रहा है जिसलिये तकसीम नही हुआ ।

श्री श्रीहरी – क्या यह सही है कि १९५ ५१ के हिसाबात अब तक तकमील नही हुअ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण –कोआपरेटिव्ह असोसिअशन का साल जून में खत्म होता है । तो १९५२ जून तक हिसाब ऑडिट हो रहे है । २ ३ साल के हिसाबात रह गय है जिसलिय अकसाथ आडिट हो रहे है ।

श्री श्रीहरी — क्या १९५ से ५२ तक के हिसाब आडिट किय गय थ ?

श्री देवीसिंग चव्हाण – १९५ ५१ के आडिट रिपोर्ट वसूल हो गय है लेकिन अुनमें कुछ तनक्की की जरूरत है । जिसलिय तफसीलात तलब किय गय ह । १९५१ ५२ के हिसाबात अभी आडिट नही हुअ ह ।

श्री श्रीहरी – पहले की कितनी रकम असोसिअशन में है ?

श्री देवीसिंग चव्हाण – जिसके लिय नोटीस दीजिय ।

श्री के अल नरसिंहाराव – जबसे आम होन के बावजूद मुनाफा क्यो नही तकसीम किया गया ?

श्री देवीसिंग चव्हाण – तमाम वाकयात आपके सामन रख है । जबसे आम होन के बावजूद ऑडिट नहीं हुआ तो मुनाफा तकसीम नही किया जा सकता ।

Number of Cattle in the State

*810 (517) *Shri G Sreeramulu* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(a) The number of bulls, bullocks buffaloes, cows and she-buffaloes in the state?

(*b*) Whether there is any proposal before the Government to improve the conditions of health of the cattle useful for agriculture?

(*c*) Whether there is any scheme for providing the needy agriculturists with first rate bullocks and cows either at lower prices or on taccavi basis?

श्री देवीसिंग चव्हाण –

(ओ) और (बी) – के जवाब में मैं कहना चाहता हूं कि व्हेटरनरी डिपार्टमेंट जानवरों की सीहत अच्छी रखने के लिये ही काम करता है। जिसके अलग अलग पहलू होते हैं। अगर आप चाहें तो पढ़ सकता हूं।

(सी) हुकूमत के पास ब्रीडिंग बुल्स (Breeding bulls) सप्लाय करने का कोयी प्रपोजल (Proposal) नहीं है।

श्री श्रीरामुलु ब्रीडस (Breed) सुधारने के बारे में हुकूमत ने क्या कोशिश की है उसके तफसीलात बतलाये जाय।

श्री देवीसिंग चव्हाण – हैदराबाद में हीं बफेलोज (He buffaloes) षी बफेलोज (She buffaloes) शीप (Sheeps) बैल आदि के ब्रीड (Breed) सुधारने के लिये कॅटल ब्रीडिंग फार्म्स (Cattle Breeding Farms) कायम किये गये हैं और जिस तरह उनके ब्रीड बढ़ाने की कोशिश की जाती है। उनमें जो बुल्स अच्छी नस्ल के तयार होते हैं वे सस्ते दाम दाम पर रिआया को फरोख्त किये जाते हैं।

श्री श्रीरामुलु अब तक कितने अच्छे बुल्स निकले हैं?

श्री देवीसिंग चव्हाण – कॅटल ब्रीडिंग फार्म्स से जो बुल्स (Bulls) दिये जाते हैं वे छोटे बच्चे हो तो भी दिये जाते हैं जिसलिये उनके अलग फिगर्स मेरे पास नहीं हैं। लेकिन डिपार्टमेंट की तरफ से अब तक जो ब्रीडिंग बुल्स दिये गये हैं उनकी तादाद ८ है।

श्री श्रीरामुलु सवाल के अ में जो स्टॅटिस्टिक्स मांगे गये हैं वे आपने नहीं दिये।

श्री देवीसिंग चव्हाण – जुमला बुल्स (Bulls) ४ ४३ बुलक्स (Bullocks) ३६७०३२४ हीं बफलोज (He buffaloes) ४५१३७९ गाय २८१२६४६ और भसि ११५२९४१ हैं।

श्री श्रीरामुलु साल दो साल से बुलक्स की तादाद बढ रही है या घट रही है?

श्री देवीसिंग चव्हाण – जैसे हिन्दुस्तान का सेन्सस (Census) हर दस साल के बाद किया जाता है वैसे ही जानवरों का सेन्सस पांच साल के बाद किया जाता है। अब दो साल में उनकी तादाद घटी या बढ़ी मालूम नहीं होता।

श्री व्ही डी देशपांडे — क्या जनरल सिलेक्शन के बाद मुलकस की तादाद घटी ह ?

श्री देवीसिंग चव्हाण — कोई सेन्सस तो नही हुआ है लेकिन आनरबल मेंबर को दिलचस्पी हो तो वे मेरे पास पहुंचा सकते है ।

श्रीमती संगम लक्ष्मी बाई — जैसे मवेशी का सेन्सस किया जाता है वैसे क्या पक्षी और मत्स्यो का भी किया जाता ह ? (Laughter)

Mr Speaker Not allowed

Unstarred Questions & Answers

Nimmapalli Project Scheme

*292 (494) *Shri J Anand Rao* (Sircilla-General) Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Survey Party after surveying the Nimmapalli Project Scheme in Sircilla taluq recommended to the Government for its execution three years back?

(*b*) If so the reasons for not implementing the same in spite of the area under it being a scarcity area?

(*c*) What step do the Government intend taking in this regard?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) Yes

(*b*) Due to the urgency of taking up surveys of breached tanks under the Special Programme the estimating work of this project had been held over It is not in scarcity area

(*c*) The Project is included in the 15 year plan and is scheduled to be taken up in 1959 60

Salaries of Government Servants

76 (77) *Shri G Sreeramulu* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

The number of Government servants drawing salaries between

(*a*) Rs 200 and Rs 500 per month,

(*b*) Rs 100 and Rs 200 per month,

(c) Rs 50 and Rs 100 per month

(d) Rs 20 and Rs 50 per month

(e) Rs 5 and Rs 20 per month

(f) Less than Rs 5 per month

Dr G S Melkote It is difficult to give accurate information on the subject without undertaking a detailed examination of the relevant record I therefore give approximate figures

	Gazetted	Non gazetted	Total
(a)	986	3 077	4 063
(b)		11 422	11 422
(c)		38 907	38 907
(d) (e) & (f)		77 964	77 964 (A)

Note (1) Information relates to 1952 53

(2) Secretariat and other allowances are not taken into consideration

(3) Temporary staff is also included

(4) Broadly speaking the number of posts would correspond to the number of employees in Government service

(a) This is exclusive of Government staff such as Patwaries Patels, Menials and other staff which are not employed on regular monthly pay scales

(b) Source The Hyderabad Government Bulletin on Economic Affairs September 1952

Business of the House

Mr Speaker Let us proceed to the next item A question of privilege has been raised by Shri M Narsing Rao Rule No 216 (1) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules runs as follows

The Speaker if he gives consent under rule 218 and holds that the matter proposed to be discussed is in order shall after the questions and before the list of business is entered upon call the member concerned who shall rise in his seat and while asking for leave to raise the question of privilege, make a short statement relevant thereto "

So I call upon Shri Narsing Rao

*مسٹر ایم۔ پی۔ ایس۔ راؤ (کلواکرتی عام) : جناب سپیکر صاحب! میں ایوان کے سامنے ایک توضیح کا سوال اٹھانا چاہتا ہوں اور اسکی اجازت چاہتا ہوں۔ یہ جو واقعہ سے تعلق رکھتا ہے واقعہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۹ء کا ہے سب جانتے ہیں کہ ۲۴ مارچ کو شام کے ساڑھے ۔ بجے کے قریب تقریبا دو سو اشخاص کا مجمع اس ایوان کے کمپونڈ میں گھس پڑا اور نعرے لگاتے ہوئے شور و غل کرتے ہوئے ایوان کے کاروبار میں مخل ہوا جس کی بنا پر ایوان کا کاروبار تھوڑی دیر کے لیے ملتوی کرنا پڑا۔ ایوان کے سامنے ڈی ماسٹر بل کا ایک اہم سوال زیر بحث تھا۔ اس کے متعلق شہر میں بھی جلوس نکالے گئے اور مظاہرے کیے گئے ان ہی مظاہروں کا کچھ حصہ یہاں پہنچا تھا اور اسمبلی کے کمپونڈ میں داخل ہو گیا مخالف نعرے لگائے۔ اس عمل کی نسبت میں ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس سے ایوان کے پریولیجز (Privileges) کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ پریولیجز کے سوال اس سے پہلے بھی ایوان میں چکے ہیں لیکن وہ ممبرس کے پریولیجز کے متعلق تھے اس میں شک نہیں کہ عوام کو ریپریزنٹیشن (Representation) کرنے یا درخواست پیش کرنے کا حق حاصل ہے لیکن یہاں عوام کے مسلمہ منتخبہ نمائندے موجود ہیں جو عوام کے حقوق کی نمائندگی کرتے ہیں اور انکی شکایات کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کانسٹی ٹیوشن میں بھی اسکا پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے لیکن اس طرح شور و غل کرتے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے گھس آنا اعتراض کے قابل بات ہے۔ اس بارے میں

Mr Speaker There should be no lengthy speech

مسٹر ایم۔ پی۔ ایس۔ راؤ: میں اس بارے میں جناب کی توجہ مے پارلیمنٹری پراکٹس (May s Parliamentary Practice) کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ایڈیشن ( ) صفحہ ( ) پر لکھا ہے کہ

'It is a breach of privilege for any number of persons to come in a riotous tumultuous or disorderly manner to either House in order either to hinder or promote the passing of any Bill or other matter depending before such House or to incite other persons to do so'

اس میں جو بہت سی رولنگس دی گئی ہیں میں ان سب کا تذکرہ نہیں کرونگا میں اس میں بھی نہیں جانا چاہتا کہ وہ مجمع ڈس آرڈرلی (Disorderly) تھا یا نہیں اس کی بھی وضاحت کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن اس کی اب ضرورت نہیں سمجھتا یہ مسئلہ اہم ہے۔ اس ایوان کی ڈگنیٹی (Dignity) کو مینٹین (Maintain) کرنے کا سوال ہے کوئی کام خلاف ضابطہ نہیں ہونا چاہیے اسلیے میں نے ایوان کے سامنے اس مسئلے کو لایا ہے۔ میری درخواست منظور کی جائے اور یہ پریولیجز کمیٹی کے حوالہ کی جائے تو مناسب ہے

Confirmation not received

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ کیا یہ درخواست ولیج کمیٹی
(Privileges Committee) کے سپرد کرنے کے لیے سبھا کی اجازت ہے ؟

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir I take strong objection to the question of privilege just now raised before the Assembly The people came here to represent certain matters and to present a petition to you—which is their legitimate right The Government by imposing Section 144—an uncalled for action—interfered with their rights and it is against that order they wanted to protest In fact it is they who should file a petition before this House saying that they were obstructed from exercising their legitimate rights by the Home Minister and the Government I therefore take strong objection to the question of privilege being taken up on this issue As I said it is their privilege that was interfered with by the Government and as such it is they who should put in a petition which I shall in due course bring before the House

Under these circumstances I take strong objection to this

Mr Speaker Clause 216 (2) runs as follows

After the member has asked for leave of the Assembly to raise the question of privilege the Speaker shall ask whether the Member has the leave of the Assembly If objection is taken the Speaker shall request those members who are in favour of leave being granted to rise in their seats and if 14 members rise accordingly the Speaker shall intimate that leave is granted If less than 14 Members rise the Speaker shall inform the Member that he has not the leave of the Assembly

Accordingly I ask those persons who are in favour

Shri V D Deshpande In the first place I would request you to consider whether any *prima facie* case exists for treating this matter as a question of privilege because it is said in Rule No 216 (1) that The Speaker if he gives consent under rule 218 and

Mr Speaker I have already given consent under Rule No 218

Now Members who are in favour of referring this question may stand in their seats

(Several hon Members in the Congress benches rose in their seats)

Mr Speaker As there are more than 14 Members I refer this question to the Committee of Privileges

Shri V D Deshpande Sir I rise to a point of information I want to know the parties concerned with this

Mr Speaker The Committee of Privileges will decide whether there is a breach of privileges or not after considering several matters that are connected with it

Legislative Business

Mr Speaker The next item on the Agenda is Shri K V Ranga Reddy to introduce L A Bill No IX of 1953

The Minister for Revenue Excise Customs and Forests (Shri K V Ranga Reddy) Sir I beg to introduce L A Bill No IX of 1953 the Registrar General of Births Deaths and Marriages Bill 1953

Mr Speaker L A Bill No IX of 1953 the Registrar General of Births Deaths and Marriages Bill 1953 is introduced

L A Bill No VI of 1953 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill 1953

**Dr G S Melkote* Mr Speaker Sir Demonetization of the Hali Sicca is a matter which affects the whole population of Hyderabad Hon Members are aware that I have been drawing the attention of the House to this aspect of the matter repeatedly As contended by some hon Members it is an all Hyderabad question and that all parties political and others are united and demanded with one voice that the Hali Sicca should end There is no difference of opinion on that point—and I expected that they would extend their

*Confirmation not received

hand of co operation in all the measure the Government might take for making this change over as smooth as possible but some hon Members have put forward that the Treasury Benches did not take into consideration the difficulties that would be encountered by both the labour as well as the non gazetted staff I should like to repeat in very clear terms that this is a matter which affects the whole population of Hyderabad and the different sectors of public—Government servants non official section of the public like Doctors Merchants Druggists etc Labourers Kisans and so on—in different ways How they are going to be affected I am going to make it clear shortly but my contention is that in these various sectors of population there may be medical men who are poor there may be lawyers who are poor and there may be druggists who are poor It need not necessarily mean that only the non gazetted staff or the labour classes are affected by this These two sections of population can organise themselves very well That section of the population which is least organised is the kisan section They are not able to bargain collectively with any power—whether it is industries or the Government That is the most populous section and hence whatever measures we take they should be such as to benefit largest section of the population In this connection I wish to divide the population into three categories for purposes of this demonetization question namely the upper class the lower middle class and the poorer section—because as I said each of these sections gets affected economically in one way or other though in a different manner Whatever relief give to the lower middle class and the poorer section will automatically accrue to both the labour class as well as the non gazetted staff So the plea that is put forward here that this is a special class by itself and should be treated on a different footing etc does not appeal to me very much Not that I am not prepared to treat them as a separate class When the need to be considered like that arises I shall certainly do so But at this juncture I should say that we are considering the problem as a whole—as this affects the whole population of Hyderabad When that is the case I am at a loss to understand what is working as a fear complex in the minds of certain people There are some hon Members here who say that with the change over from O S to I G currency the price structure would vary It is not as if that

the demand is less and the supply is more The position of supply and demand being the same a change over from one c[illegible]r[illegible]ncy to anoth[illegible]r should not affe[illegible]t the pr[illegible]ce str[illegible]uctu[illegible]e If it did affect at all it would result in advantage and not act as a deterrant That is the reason why I have been saying repeatedly on the Floor of the House that this change over will actually reduce the cost of goods rather than enhance it I shall develop this argum[illegible]nt presently in the economic s[illegible]de I can only say that mu[illegible]h at this juncture Many Professors of Economics tell me that sin[illegible]e the change over is from a cheaper to a costlier currency money unit will be less and in view of that there would be deflation and not inflation That is to say normally speak ing in the hands of the people there will be less amount of money but the price structure will not v[illegible]ry

It has been said that the *pros* and *cons* of this measure should have been worked out much [illegible]arlier and that [illegible]people should have been kept informed of every step that the Gov ernment intended taking I must say here a[illegible]d now that this matter has been engaging the very serious attention of the Government for the past three months When I went to Delhi —the Chief Minister was also present then—this question was taken up both with the Prime Minister as well as with the Finance Minister I think it was somewhere about the e[illegible]d of October Subsequently when Shri Deshmukh came down here this matter was placed before him After that when the officers of the Reserve Bank came down here then also this matter was discussed with them For the past one month there have been endless telegrams representat[illegible]ons and telephonic conversations Our sole intention is to make this change over [illegible]s smooth as possible so th[illegible]t the people of Hyder abad are not adversely affected It was about the 26th of March or so that I finally decided to go over to Delhi Then the procession and other things followed It is a different question and I don t wish to dilate on that As I said I had already decided to go to Delhi to finalise some of the minor matters Our Government could not take any final dicision for the simple reason that currency was a central subject and any change that had to be brought in would have to take place with the concurrence and consent of the Central Gov ernment only It was here we were placed at a disadvantage

It does not mean that we did not put forth all oui difficulties befoie the Centi al Goveinment In this connect on I would like to emphas se that Goveinment does not feel that it is a sepai ate ent ty by itself and that people are differ ent from it I should ay that every difficulty of the people is the difficulty of the Goveinment as such and that Goveinment is one with the people in pressing the leg timate demands to the extent possible A numbei of repiesentat ons waited on me as well as on the Chief Minister The mercantile Community has placed its gr evances before us The repiesentatives of labouieis including those belonging to the INTUC met me and placed their grievances They were very coidial to me There may be differences of opinion but the meeting was conducted in a very coi dial mannei Besides I have received several iepiesentations fiom many individuals who peihaps aftei reading the newspapers appiehended that certain factors would dovelop Some of them even made valuable suggestions All these things have been taken into consideiation and the Goveinment felt that in a matter like this affecting the whole population we should make the people feel that we are one with them That was the stand which we have taken throughout All the decisions that have been taken by this Government aftei the consultations with the Central Government which was kind enough to look into the ieal grievances of the people—are as a result of that Finally the Centre has agreed for certain things and given us some concessions What those concessions are I shall place before the House later on For the consideiation of this issue what are the things that we should look into? It is not that the people are against it it is not that the Gov ernment is against it and it is not that political parties are against it What is wanted is a smooth change-over which would not affect the people of Hyderabad especially the poor er sections Who aie the people that would behave in a manner as to make the people feel that this change over has an adverse affect? It is again a small peicentage of the working cla s who like to take advantage of the situation and act in an anti social manner at this juncture In the past also whenever anti social activities in any sector affecting the public took place Goveinment always took such measuies as would ease the situation and Government will not hesitate to take similar measures even now That was why the Chief

Minister dy before yesterday in Press Conference and also yesterday in the Hou c and I in my reply to the budget debate have appealed for the co operat on of all sections of the populat on The people themselves have sometimes to take certa n measures to counter act the bad effects of the anti social activities It is not that the public at large are helpless in the matter I may mention here that a section of the trade union actually came to me and placed the matter before me I said to them Day in and day out you shout down with so and so today you are not against the Gove n ment because the Government is of the people We want to make the change over to I G Currency as smooth as possible If there are ny anti ocial activities going on why not the resistance to such activities start from the people them selves? We are of course go ng to have the District and Central Advisory Committees in connection with demonetiza tion wherein there will be representation to various section and we will count their co operation We will tell the people the merchant class and others that any kind of anti social activities are against the interests of the people We will also see that the shops declare that there will be no increase in the price structure consequent on the change over and such of those shops that fail to do this should be condemned by the people It is in the people s interests that they should not go to those shops Naturally our instinct tells us that articles should be cheaper If we do this collectively no merchant would dare to increase the price structure I was about to call a Press Conference and the representatives of the differ ent parties including the representatives of trade union and non gazetted officers and place before them the intentions of the Government This could have taken place on the 22nd or 23rd March 1958 but unfortunately it did not come off for the simple reason that some of the final touches could not be completed That was due to factors over which I had no control As discussion on Budget was going on I could not immediately leave for Delhi In any case the help and co operation of the Public will to a great extent redress the wrong that we imagine will be done to a section of the people

But I want to know what are the difficulties that the poorer section of the population are likely to encounter? People

have mentioned various things I have actually worked out the details in this connection What worried the Government just as it worried the hon. Members, was the fact of allowing higher denomination notes in circulation for a period of two years and demonetizing the one rupee-notes and small coins (of lesser denomination) from 1st April 1958 This Government did not view this point lightly Let us see in what manner it affects the people I would like to place before you the economic side of the question In Hyderabad, the per capita income is somewhere about Rs 160 H S per annum in Bombay state it is somewhere about Rs 220 and in India in general it is about Rs 250 The per capita income of Rs 160 H S in Hyderabad is comparatively less In the neighbouring provinces we find that on account of the average income being higher I G pie, i e 1/12th of an anna, which was in circulation previously was discarded now Their transactions now are in I G pies i e 1/4th of an I G anna They have adjusted themselves to that level because of the higher income Here the income is low Our denomination also right from wages has been less in value i e 1/6th of O S anna What is operating in the neighbouring provinces today is 1/4th of an anna, while here it is 1/6th of an anna In view of the less value of O S small denominations the percentage increase in cost of purchase would affect the poor man to the extent of 75 01 when transactions are made in I G pies That is one dub *versus* one I G pies when transactions are made in this manner one would lose to the extent of 75 01 per cent when it is 2 dubs *vs* 2 pies it would be 74 99 when it is 3 dubs *vs* 2 pies it would be 16 67 when it is 4 dubs *vs* 3 pies it would be 31 25 per cent. when it is 5 dubs *vs* 3 pice it would be 5 00 per cent when it is 1 anna *vs* 4 pies it would be 16 67 per cent when it is 7 dubs *vs* 4 pice it gets equalised when it is 8 dubs *vs* 5 pice it would 9 88 per cent when 9 dubs *vs* 6 pies it would be 16 67 per cent when it is 10 dubs *vs* 6 pice it would 5 00 per cent when it is 11 dubs *vs* 7 pice it would be 11 86 when it is 2 annas *vs* 7 pice it goes down to 2 08 per cent, and after 8 annas *vs* 14 pice it is insignificant It would be seen from this that it is in the lower denominational factors that our people are going to suffer heavily The earning capacity of our people is less and naturally with coins of smaller denominations they have to purchase smaller quantities and also spend less amount of

money by rounding off the transactions in this manner I shall now take the index numbers of cost of living for working class in Hyderabad A poor man or a lower middle class man spends on an average on food 2 25 per cent on fuel and lighting 6 87 per cent on clothing 11 03 per cent on rent 5 81 per cent on miscellaneous items 10 66 and on intoxicants 3 88 per cent Miscellaneous is a very important item where they lose heavily and where they deal in dubs because it is less than two annas The items under Miscellaneous are pan chalia, beedies cigarettes, chutta, earthenware grinding charges soap washerman s charges sweeper's charges hair oil bangles etc This miscellaneous forms about 10 66 per cent Here the poor man spends money of lesser denominations and where the transaction s in one pice he will lose heavily What is the alternative for this? We have either to allow the smaller denominations of hali sicca to continue for a longer period or plead with the Central Government to give us a coin of a lesser denomination These are the only two measures which we can think of The higher the denomination the lesser one will lose, so much so after two rupees the exchange value will be equated and one will not lose much We therefore strongly represented to the Central Government that the one rupee notes and smaller denomination coins should continue to be legal tender for a longer period If the higher denominational currency is removed we do not mind, because it does not affect much People having higher denominational notes naturally reside in cities and as such that currency can be mopped up much more easily If the currency of smaller denominations and coins are demonetised immediately it will affect the very life of the poor people who are in possession of this currency and coins It will also take a longer time for mopping up these smaller denomination currency and coins because people do not know yet how to transact in I G currency All these things I wanted to place before the House in my reply to the debate on the 1st reading of this Bill the other day and plead for your co-operation in this matter but in the mean while I had to go over to Delhi

I have represented all these factors to the Central Government and we have come to a reasonable agreement The Government of India told me that they had already repealed the Hyderapad Paper Currency Act, but they had brought

in a new Bill which had been passed in the Council of States and which would have been possibly moved in the House of the People today This new Bill would enable both tne higher denom nation notes and the small coins to continue to be legal tender for a period of two years more So far as this is concerned it is very good That by itself will not satisfy us because once the Hyderabad Currency A t is repealed this currency may continue as legal tender but it will be a legal tender only for the purpose of withd awing and not for the purpose of issue The issue will be in I G Both the currencies will be recogn sed and if the Government pays in I G it cannot be refused We pleaded w th the Central Government that until they gave us coins of smaller denom nations in I G *viz* one pice they should give faci lities for exchanging into smaller denominational coins in O S to a reasonable extent The Central Government agre ed with us in this respect In future one rupee coins and notes of the denominational value of one rupee and above would be mopped up by Government and will be gradually w thdrawn On the other hand hali sicca coins of small denominat ons up to 8 annas will be made available to a reasonable extent to every one and exchange facilities will be provided by the Government That means if a Government servant receives his pay in I G currency all that he has to do is to go to a shop and if his purchases amount to Rs 1 4 0 I can pay one ruppe in I G and the small change to be paid can be rounded off in hali sicca coins Alternatively he will have to carry the small coins of 8 annas and below and pay for their purchases in these coins This facility of extending the legal tender character and exchange into small corns for a period of two years will result in a great advantage to the people

Shri V D Deshpande I would like to know to what extent the Banks will give exchange facilities into small coins of O S

Dr G S Melkote To an adequate and reasonable extent It all depends upon several factors The Finance Minister at the Centre made it very clear and assured me that he would if necessary go to the extent of minting this money to the tune of some crores of rupees and allow their cir culation That need not worry any of us This is one aspect

Secondly I have asked the Reserve Bank to supply us with adequate quantities (in lakhs) of I G pies i e 1/12th of an anna If instead of the 1/4th anna coin we take the 1/12th of anna i e 1 p e let us see how it will affect the poor man or the labourer If with one dub vs one pice it effects him to the extent of 75 per cent by this I G pie it will affect him to the extent of only 16 68 per cent and as the denomination goes up it will be less and after one anna the effect will be insignificant Thus if the 1/12th of an anna comes nto circulation it will sometimes work out to a greater advantage because it is even less in value than one dub of hali sicca But it has to get into circulation and people have to get accustomed to it When this aspect of the question was placed before the Union Finance Minister he agreed to our suggestion and the Reserve Bank will be making available to us these I G pies

What was worrying us was how the general public would behave dur ng the change over We have extended the life of the smaller denominational coins we are making available smaller denominations of I G coins i e I G pies and we are providing facilities for exchanging into O S small coins of 8 annas and less in adequate and sufficient quantities we are also arranging for propaganda and publicity In spite of all these things I am sure there will be certain amount of black marketing in O S coins What are the punitive measures that we can take in such an event? We have considered the question of punitive measures that we should take and whether any penal sections would be necessary On this point also we consulted the Centre In the currency Act itself there are certain punitive measures These are being examined and we want to take all measures that are possible to put down black marketing This is the third measure we intend taking

On the fourth measure I do not want to dilate very much because much has already appeared in the press and hon the Chief Minister has already placed the facts before the House The Education Department the Rent Control Order house taxes water taxes and the municipal taxes R T D fares—all these will be collected in equivalent standard rate of exchange in I G With these measures I feel we will be able

to remove the edge in the arguments of the opposition and also the acts of the unsocial elements which are making use of this opportunity for their own advantage

I tried to calculate roughly to what extent the people of Hyderabad would suffer if we had not done these things I may be wrong because I made only a rough calculation I think a few merchants acting collectively will dupe the people to the extent of 15 crores of Rupees But if one twelfths of an anna is made available and if the small halli sicca Coins are also made available for a period of two years the people will not be losing anything If I G one twelfths anna coins are available we may lose only a couple of lakhs of Rupees as against a couple of crores which we originally apprehended But if halli sicca is available for two years the poor man will not get duped because he will carry with him a sufficient stock of change This advantage will certainly satisfy the people of Hyderabad for the simple reason that we want to have one people one country and one currency All the difficulties that were apprehended have thus been sufficiently removed There is sufficient time for us because this is not going to inflate the prices in any manner The poorer sections can make small payments in Halli currency and if any difficulties crop up in their way we are prepared to remove them and listen to any advice that is given This is the stand of the Government of Hyderabad and these are *the measures they intend to take I feel we have done our* best and this House will appreciate and co operate with the Government to the fullest extent possible

Mr Speaker The question is

That L A Bill No VI of 1958 the Hyderabad Currency Demonetisation (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a first time

The motion was adopted

Dr G S Melkote I beg to move

That L A Bill No VI of 1958 the Hyderabad Currency Demonetisation (Consequential and Miscellanous Provisions) Bill be read a second time

Mr Speaker The question is

That L A Bill No VI of 1958 the Hyderabad Currency Demonetizat on (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a second time

The motion was adopted

Mr Speaker Some amendments were given notice of this Bill The first one is by Shri V D Deshpande which says After illustration to Clause 2 of the Bill add the following provisions namely— Provided that in respect of all salaries and wages payable to Government servants and employees it shall be construed as if references expressed or implied to amounts of salaries and wages up to Rs 150 per month in O S currency were references to the same amounts in I G Currency' and the other is by Shri G Sreeramulu

The question is whether these amendments can be admitted This amendment if accepted would involve extra expenditure by the Government and under Article 207 of the constitution this is a money bill and an amendment to money bill must be moved with the permission of the Rajpramukh

Shri V D Deshpande I would submit with due respect to your Sir that I cannot agree with the interpretation given by you If I remember correctly an amendment can be moved to this bill and only for bringing in bills permission of the Rajpramukh is necessary

Mr Speaker I will read Article 207

A Bill or amendment making provision for any of the matters specified in sub llauses (*a*) to (*f*) of clause (*i*) of Article 199 shall not be introduced or moved except on the recommendation of the Governor and a Bill making such provision shall not be introduced in a Legislative Council The word amendment is also included in this provision Rule No 84 of our Hyderabad Legislative Assembly Rules says that An amendment should be relevant and within the scope of the subject-matter to which it relates Now the subject of this bill is to fix a proportion between O S and I G currency The same argument will apply to the

amendment tabled by Shri G Sreeramulu In view of Rule 84 of the Assembly Rules of Procedure and also of Article 207 of the Constitution these amendments cannot be admitted

Shri G Srirramulu I request that the hon Member may be given an opportunity to explain their intentions for bringing in these amendments

Mr Speaker When the amendments themselves have not been admitted there is no question of discussion on them

Shri V D Deshpande It would have been much better if we were informed of this objection earlier I discussed this point with the Secretary but he did not tell me then Had we known this we would have bring in this matter in the first reading itself

Mr Speaker I waited for some time but no one rose

Shri V D Deshpande Our vote was taken on the second reading of the Bill with the understanding that the amendments would be moved later

Mr Speaker The amendments could be moved only if they are admitted

Shri V D Deshpande We wanted to participate in the discussions in the second reading That should be allowed now

Mr Speaker Dr G S Melkote will move an amendment and during that discussion the Members can state what they wish Now Dr Melkote will move the amendment

Dr G S Melkote I beg to move

"That after Clause 2 of the Bill insert the following proviso, namely—

'Provided that nothing in this Section shall preclude a person from paying his dues in equivalent O S currency to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March, 1958"

Mr Speaker Amendment moved

That after Clause 2 of the Bill insert the following proviso namely—

Provided that nothing in this Section shall preclude a person from paying his dues in equivalent O S currency to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March 1958

Dr G S Melkote As the legal tender character of the Hali Sicca coins has changed this amendment in the original Bill has become necessary

Mr Speaker Copies of this amendment had not yet been circulated amongst the hon Members Now it is 7 minutes to five We will adjourn and meet again at 5 30 p m In the meantime copies of the amendments can be circulated amongst the Members

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock

The House reassembled after recess at Half Past Five of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr Speaker Dr G S Melkote

Dr G S Melkote Mr Speaker Sir As stated in the Statement of Objects and Reasons of the Bill when the O S currency ceases to be legal tender after the 31st March 1958 and I G currency becomes the sole legal tender in Hyderabad State the money that is payable to the Government in the shape of taxes and such other things will be in equivalent I G currency But now since hali currency will continue to be legal tender for two more years I have moved an amendment to allow people to pay taxes and other things in Hali Currency also

I hope the House will accept my amendment

* شری وی ڈی دیشپانڈے ہاؤس کے سامنے جو امینڈمنٹ آیا ہے اس میں میں جیسا کہ آنریبل فینانس منسٹر نے ظاہر کیا آئندہ بھی عابیہ کرنسی لیگل ٹنڈر کے طور رہ پائی جائیگی اس لحاظ سے گر کوئی شخص عابیہ کرنسی میں کسی دوسرے مطالبے ادا کرتا ہے تو اس کے لیے بھی مانعت نہیں رہیگی لیکن یہاں ایک چیز واضح ہونی بہت ضروری ہے جسکے بارے میں میں بھی آنریبل فینانس منسٹر سے جاننا چاہتا تھا جب دونوں سکے لیگل ٹنڈر کی حیثیت رکھینگے تو کیا عابیہ سکہ لینے سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے فرض کیجئے کوئی شخص بینک سے کسی دکاندار کو چلنے کے حالی لینا چاہتا ہے تاکہ اپنے کسی حالی میں ادا کرے تاکوئی دوسری ادائی کرے یا کوئی شخص یہ سکہ دکاندار سے جو ملیگی یا اس سجوا کو حالی کرنسی میں تبدیل کرنا چاہے تو کیا وہ اس طرح بینک سے حالی سکہ حاصل کرسکیگا

Mr Speaker I would like to invite the attention of the hon Member to the words to the extent and for the purposes occurring in Dr Melkote s amendment

Shri V D Deshpande Yes to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March 1958

Mr Speaker That means only to the extent and for the purposes That is what appears to me I do not know what the hon Finance Minister has got to say

شری وی ڈی دیشپانڈے میں اپنے شکوک آنریبل فینانس منسٹر کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ہاؤس آف پیپلز (House of Peoples) میں اس سلسلے میں جو ایک بحث ہوا ہے وہ نہ ہمارے سامنے ہے اور نہ پرووائیڈ (Provide) کیا گیا ہے آنریبل منسٹر دہلی جاکر آئے ہیں ممکن ہے کہ وہ جانتے ہوں لیکن میں کہونگا کہ جب ہم حالی میں ادائی کرسکتے ہیں تو حالی سکہ بینک سے ملنا چاہیے یہ کہ ایسا ہو آپ کا یہ پراویژن (Provision) برائے نام سمجھا جائیگا البتہ یہ ہو جائے آنے ملینگے و کوئی اٹھاکر لیجاکر ادائی تو نہیں کریگا اسکی وضاحت ہونا ضروری ہے ایک اور چیز میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آج جب ایک روپیہ آٹھ آنے چار آنے کے سکے کو قبول کرنے والے ہیں تو بینک سے یہ سکے کیوں نہ ملیں ؟ میں آنریبل فینانس منسٹر سے یہ معلوم کرنا چاہونگا حکومت نے جو چھوٹے سکوں کے چلن کی اجازت دی ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں ہماری ان ڈیمانڈوں میں سے یہ بھی ایک مانگ تھی جسکو حکومت ہند نے مان لیا ہے

*Confirmation not received

اس کے لیے حکومت حیدرآباد نے جو قدم اٹھایا ہے اس پر میں اپنی خوشی کا اظہار عوام کی جانب سے کرتا ہوں ۔ اسکے ساتھ ساتھ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ان دو باتوں کی نسبت بھی ترمیم اسامی پیش وضاحت کریں ۔ وہ یہ کہ ڈیمانی ٹائزیشن (Demonetization) کا اثر قیمتوں پر پڑنے کے سلسلے میں کنٹرول کے بارے میں حکومت کو غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے ۔ یہ اندازہ کیا جا رہا ہے کہ اس بات سے اضافہ ہونے والا ہے ۔ جا یہ کس حد تک ہوگا کیونکہ ہوگا یہ ہم ٹھیک سے معلوم کرسکتے ہیں ۔ میں حکومت سے یہ اشورنس (Assurance) چاہتا ہوں کہ قیمتوں میں جس حد تک اضافہ ہوگا اس حد تک کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو ڈیمانی ٹائیزیشن الاونس ملنا چاہیے ۔ یہ ہماری سب سے بڑی مانگ ہے جو ہاوس کے سامنے رکھی گئی ہے ۔ اور کسانوں اور دوسرے طبقات بھی ایسی مانگ کرنا چاہتے ہیں جو آرگنائزڈ کلاسز (Organised Classes) ہوتے ہیں وہ تو اپنی مانگ سامنے رکھ دیتے ہیں جیسے ین جی اوز (N G Os) اور مزدور طبقہ کی جانب سے مانگیں پیش ہوئی ہیں ۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ دوسری کلاسز اس مانگ کی مخالفت کرتے ہیں ایسا سمجھنا غلط ہے ۔ دوسری چیز یہ کہ جو لوگ شہروں میں رہتے ہیں وہی سب سے تبدیلیوں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اسلئے وہ اپنی مانگ پیش کرتے ہیں ۔ اس لیے اس عذر پر کہ پورا نوٹ سکتے ایسا ڈیمانڈ نہیں کیا ہے اسلئے اسکو ریفیوز (Refuse) کرنا ٹھیک نہیں ہے ۔ میں کہونگا کہ اس کے لیے جو یہ اسٹیبلائیزیشن فنڈ (Stabilisation Fund) جو [illegible] کروڑ کا ہے اور حکومت ہند کا ہے اسکو ہم استعمال کرسکتے ہیں اس ٹرانزیشن پیریڈ (Transition Period) میں اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے ۔ اس کے لیے حکومت ہند کو بھی سمجھانا پڑیگا ہماری مشکلات حکومت ہند کے سامنے رکھی جاسکتی ہیں ۔ میں حکومت سے کہونگا کہ وہ اس بارے میں اقدام کرے ۔

دوسری چیز یہ کہ حکومت عام طور پر دوسری سیاسی پارٹیوں کو مس انڈر اسٹانڈ (Misunderstand) کرتی ہے ۔ کل ہی میں نے پریس اسٹیٹ منٹ (Press statement) دیا ہے جس میں میں نے عوام اور خاص طور پر مرچنٹ کمیونٹی (Merchant Community) سے یہ اپیل کی ہے کہ اس ٹرانزیشن پیریڈ (Transition Period) میں پرائسس (Prices) پر حتی الامکان کنٹرول رکھا جائے اس طرح ین ڈی پی کی جانب سے میں نے اپیل کی ہے ۔ ہمارا اپروچ (Approach) پازیٹو (Positive) ہے اور ہم حکومت کو ایمبراس (Embarass) کرنا یا مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتے نہ تو یہ ہمارا نصب العین ہے اور نہ مقصد ہے ۔ ہم پارٹیوں آگے بڑھے ہیں بلاک مارکیٹنگ کو روکنے کے سلسلے میں ہمارے سامنے ناجح نمونہ ہے ۔ یہ بھی ہوسکتا

ہے کہ قیمتوں میں اضافہ نہ روکا جاسکے اس لیے حکومت سے مانگ کی گئی کہ ڈیمانی ٹائزیشن (Demonetization) الویس اٹھانا چاہیے رنٹ (Rent) کی حد تک تو کنٹرول کرنا حکومت کے امکان میں ہے میں حکومت سے مطالبہ کرونگا کہ آرڈیننس کے ذریعہ یا ہاؤس میں بل لاکر یا کسی اور طریقہ سے بھی رینٹس (Rents) پر کنٹرول کیا جائے ایسا ہو کہ آج جس مکان کا کرایہ روپیہ حالی دیا جاتا ہے اس کا مالک مکان روپیہ کلدار کرایہ کا مطالبہ نہ کرے اسلیے ضروری ہے کہ حیدرآباد میں ہر شخص کو اپنی آمدنی کا تیں] دسوں حصہ کرایہ مکان میں ادا کرنا پڑتا ہے اور اگر اس پر کنٹرول نہ ہو تو اسکا کافی بار ہوگا مثال کے طور پر میں ایک واقعہ سامنے رکھتا ہوں کہ کانگریس کے ریسپشن کمیٹی (Reception Committee) کے سکریٹری مسٹری واسدیو نائک ہمارے سالے صاحب نے یہ کاغذ لکھوائے ہیں کہ اسٹ اپریل سے جب کلدار سکہ آجائیگا تو اپنے مکان کا کرایہ روپیے حالی کی بجائے روپیے کلدار دینگے

مسٹر ٹی شاما ناتی ایسے بہت سے لوگ ہیں

شری وی ڈی دیسپانڈے یہاں بہت سے ہیں میں نے ایک سال عاوس کے سامنے رکھی ہے بہت سے مالک ایسے ہیں جنھوں نے پہلے سے اس کے متعلق اقدام اختیار کرلی ہیں ایسے حالات میں اس سلسلہ میں حکومت کو قدم اٹھانا چاہیے تاکہ ایسی باتوں کی روک تھام ہو میں امید کرتا ہوں کہ اس کے بارے میں قدم اٹھائے جائینگے دیگر چیزوں کے بارے میں بھی دقتیں ہیں مثلاً کنٹرول کے بارے میں کس طرح کنٹرول قائم کیا جاسکتا ہے کیونکہ کوئی ریگولر (Regulat) کنٹرول حکومت آج نہیں ہے ممکن سیلس ٹکس (Sales Tax) کے بارے میں کہا جاسکتا ہو کہ ویسی میں اضافہ نہ ہوگا لیکن اپریل کے بعد جو قیمتوں میں دوسای راے کے لیے اضافہ ہوگا اس کو روکنے کے لیے کوئی موثر مشنری (Machinary) قائم کرنی چاہیے تاکہ قیمتوں میں اضافہ کو روکا جاسکے اور جو وجوہ عائد کیے جاسکتے ہیں اور یہ انتظام کیا جاسکتا کہ او ایس (OS) کی بجائے آئی جی (I G) سے سولہ روپیہ میں آنے کے اکسچینج ریٹ (Exchange rate) کو ملحوظ رکھتے ہوئے چیزیں ملیں ۔ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ رکھی جاسکتی ہیں ہمیں تو چیزیں بارہ آنے حالی میں ملا کرتی تھی اب اس کو بارہ آنے حالی میں ملنا چاہیے یا جو آنے کلدار میں ملنا چاہیے اس طرح اس طرف خاص توجہ دیکر رائزنگ پرائزس (Rising Prices) کو روکا جاسکتا ہے میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ عوام اور سیاسی پارٹیوں کے حالات جو اس بارے میں ہیں اون کو میں اندر اسٹینڈ (Misunderstand) نہ کیا جائے جو طریقے اس سلسلہ میں حکومت استعمال کر رہی ہے

اس وجہ سے زیادہ پیش بند ہونے والی ہیں مجھے آج ہی اخبار سے معلوم ہوا کہ ملک کی ٹریڈ یونینس (Unions) کے کارکن پھر ایک مرتبہ لاٹھی چارج کے خلاف کل احتجاج کرنے والے ہیں میں نہیں معلوم وہ کس حد تک دفعہ (۴) کا لحاظ کر سکینگے وہ اپنی ایک ملک ممسک کرنا چاہتے ہیں اور لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے ایسے موقع پیدا کرنا مناسب نہ ہوگا جب وزیر داخلہ صاحب ہوم منسٹر اور ساری منسٹر کہتے ہیں کہ ہم ایسے حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں جس سے کوئی گڑ بڑ نہ ہو تو ایسی حالت میں اگر وہ لوگ کوئی پروسیشن (Procession) نکالنا چاہتے ہیں کوئی میٹنگ کرنا چاہتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں خلل کیسے پیدا ہوگا حکومت نے اس اقدام کا اعلان کیا ہے کہ وہ ایک روپیہ سے نیچے کے سکہ کو قائم رکھنا چاہتی ہے اس سے بہت خوشی ہوئی اور اس سے بہت لوگوں کی تکلیف کم ہو جائیگی اس لیے میں یہ اپیل کرونگا کہ دفعہ (۴۴) بھی فوراً برخاست کر دیا جائے تاکہ مسئلہ کو کھلے طور پر عوام کے سامنے واضح رکھ سکیں حکومت کی جانب سے جو ایک بہت (Positive) قدم اٹھایا گیا ہے ہم اوس کو ویلکم (Welcome) کرتے ہیں آنریبل ہوم منسٹر نے کہا کہ میں پتھر کی دیوار نہیں ہوں اگر ایسا ہے تو میں ان سے امید کرتا ہوں کہ وہ دفعہ (۴) کو فوراً برخاست کر سکیں میں کم از کم اپنی پی ڈی ایف پارٹی کی جانب سے حکومت کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس میں خلل ہماری طرف سے نہ ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ اور بھی جو پارٹیاں ہیں وہ بھی اس میں خلل نہیں ڈالینگی بلکہ عوام کی مانگوں کو آپ کے سامنے رکھینگی میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے دفعہ (۴) فوراً برخاست کر دیا جائیگا اور اس کا موقع دیا جائیگا کہ ہم جو مانگیں حکومت کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں اوس میں رکاوٹ نہ ہو ہم کو اس بات کا حق ہے کہ ہم حکومت کے سامنے ہماری مانگیں رکھیں خود جب آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا کہ ہم بھی عوام کا ایک حصہ ہیں تو عوام کو بھی اس بات کا موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ اپنی مانگیں آپ کے سامنے رکھ سکیں میں حکومت کو اس حد تک اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ کوئی امن میں خلل واقع نہیں ہوگا اس وجہ سے میں پھر ایک بار حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ دفعہ (۴) فوراً برخاست کر دیا جائے اور عوام کو اپنی ممسک بلانے کا موقع دیا جائے اسکے علاوہ سکوں کے بارے میں بھی جو دقتیں ہیں اوس کو محسوس کیا جائے اور اس معاملہ کو بھی صاف کیا جائے اتنا عرض کرتے ہوئے میں اس امنڈمنٹ (Amendment) کی جو ہاوز کے سامنے آیا ہوا ہے تائید کرتا ہوں

چیف منسٹر (سری بی رام کشن راؤ) مسٹر اسپیکر سر میں تھوڑا سا کلاریفکیشن (Clarification) کرنا چاہتا ہوں اور آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنے جن چند شکوک و شبہات کا اظہار فرمایا ہے ان کو رفع کرنا چاہتا ہوں سب سے

پاس ہو ل اس وقت وجو ہے و کل ھی کونسل آف سہ س (Council of States) میں میں ہوا ہے جلے ہ ل ھاوس اف دی پیلز (House of the Peoples) میں پیس کیا گیا پاس میں ف ہدرآباد رکر سی ایکٹ (Hyderabad Paper Currency Act) کو پوری طرح سے ری مل (Repeal) کرنے کے لیے ہ کلاز رکھا گیا تھا

Notwithstanding such repeal currency notes of denominational value exceeding one rupee issued under the provisions of repealed Act and in circulation as legal tender in the State of Hyderabad immediately before the commencement of this Act shall be legal tender in this State for such period or periods not exceeding three years from such commencement and to such extent and subject to such conditions if any as the Central Government may by notification in the Official Gazette determine

ہ ڈرافٹ بل تھا جو ھاوس آف دی پیپلز میں پیش کیا گیا تھا لیکن اس میں کوئی وسری سیونگس (Savings) جس میں اس کے مد ھم ے ہ محسوس کیا کہ اس کی وجہ سے ھمارے عوام کو تکلیف ہوگی اس لحاظ سے اس میں تھوڑی سی ترمیم کی ضرورت ہوگی اس کے لیگل ٹنڈر (Legal Tender) کے ارے میں انہوں نے اس حد تک کہا تھا کہ ہ ایک ری ل ہونے کے مد و اگل لئل رھیگا س کے علاوہ اس میں کچھیں اس کا ک ں تھا لیکن جب جہاں ر لوگوں کی جانب سے اس کے متعلق کہا گیا اور ھم نے بھی پر ر (pressure) ڈالا تو وہاں دھلی میں ہ ہوا کہ کونسل آف اسٹیٹس میں دوسرا بل پیش کیا گیا اس کا مقصد ہ تھا

to extend the period during which Hyderabad coins and notes of the denominational value of one rupee may continue to be legal tender to repeal Hyderabad Paper Currency Act No 2 of 1327 F and make certain other incidental provisions

اس طرح اس میں جو خامیاں تھیں ھمارے ر ر ریسس (Representation) کے مد نظر اوس کو درست کر دیا گیا اور ایک بل کونسل آف اسٹیٹس میں پیش کیا گیا اور جو بل کہ ھاوس آف دی پیلز میں پیش ہوا تھا اوس کو کا ہونے و ھڈ را (Withdraw) کرلیا ب ہ بل پارلیمنٹ میں پیش ہونے والا ہے اس کے در مہ حیدرآباد پیپر کرنسی ایکٹ (Hyderabad Paper Currency Act) کو پوری طرح سے ری پیل (Repeal) کر دیا گیا ہے اس بل کے منظور ہو جانے سے اس کا نتیجہ ہوگا کہ ھمارا جانبہ سکہ کے سلسلہ میں ایک رو کی نوٹ کا چلن مسدود ہو جائیگا

کیونکہ سکہ عامہ کے ایک روپیہ کے نوٹ حیدرآباد پر کرنسی ایکٹ کے تحت رپٹ
(Print) ہوا کرتے تھے جب وہ ایکٹ ری پل (Repeal) ہوگا
تو ایک روپیہ کے نوٹ بھی لازماً منسوخ ہو سکتے ہیں یہی وجہ تھی کہ گورنمنٹ آف
انڈیا نے جاری اس ایکٹ کیا کیونکہ ایک روپیہ کے نوٹ کا چلن باقی رکھا جائے قبول
نہیں کیا یہ جب ہمارے آئل اس بستر حال میں ہی ڈھلی گئے تھے وہ انہوں
نے اٹھ آئے اور وہیں کے حصے کے کائن (Coins) کی بابت کہ ہم چاہتے
تھے اجازت دی ہی تھی انہوں نے اس کو ان لیگل ٹنڈر کر کر (Legal Tender
Character) کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک پہلو لیگل ٹنڈر قرار دی پرپس اف ایکسپٹنس
(Legal tender for the purposes of acceptance) ہوتا ہے اور دوسرا پہلو لیگل
ٹنڈر قرار دی پرپس آف ایشو (Legal tender for the purposes of issue) ہوتا ہے
اس میں شک نہیں کہ ان سب میں تھوڑی سی گنجائش ہے کہ لیگل ٹنڈر کے معنوں
میں لیگل ٹنڈر فار کسٹمس اور ایشو دونوں شامل ہیں لیکن جس لیجسلیس (
(Legislation) کے ذریعہ اسکو لیگل ٹنڈر مانا جاتا ہے اگر اوس میں قواعد بنائے
جائیں جیسا کہ اس سلسلہ میں بنایا گیا ہے

shall continue to be legal tender in that State for such period or periods not exceeding two years from such commencement and to such extent and subject to such conditions if any as the Central Government may by notification in the Official Gazette determine

تو اگر اس قانون کی رو سے وہ قواعد اور شرائط کی پابندی عائد کریں (اور ظاہر ہے کہ
نوٹیفکیشن (Notification) پاس ہوچکا ہے) تو پھر ہم اس رخصت
نہیں کرسکیں گے کہ اس لیگل ٹنڈر کو ان اغراض کے لیے لیگل ٹنڈر ہونا چاہیے جالس کروڑ
کی عاملہ کرنسی گریجولی (Gradually) دو سال کے اندر وہ ڈرا
(Withdraw) ہو جائیگی ور کیم ارلی بیسہ ع کے بعد پھر
کوئی عاملہ کرنسی چالو نہیں رہیگی میں لیگل ٹنڈر کو قائم کرنے کی وجہ سے ہی اس
کا وہ ڈرال (Withdrawal) ہو گا اس کو چالو کرنے کی وجہ سے
نہیں البتہ اس اصول سے ہٹ کر ہمارے یہاں کے اورخاص طور پر لوور انکم (Lower income)
رکھنے والوں کی تکالیف کو اور اون کے احتیاج کو مدنظر رکھ کر آپ آئے ہے لیکر اوس
کے بچے کے کوائن (Coin) و (Issue) کیے جائینگے اور ایک ریزن
ایبل (Reasonable) مقدار میں مہیا کیے جاسکینگے میں یہ صاف ظاہر ہے
کہ آپ آئے سے اوپر کا حالی سکہ ایشو (Issue) نہیں ہوگا اوس کو ملک اقبول
نہیں کریگا البتہ اون کو ایکسپٹ (Accept) کیا جائیگا گورنمنٹ بھی

اکسپٹ کرے گی اور بینک بھی اکسپٹ کرے گا اور پرائیویٹ ٹرانزیکشن (Private Transaction) میں بھی وہ اکسپٹ (Accept) ہوگا جب یہ رپیہ اکسپٹ ہوکر ویتھ ڈرال (Withdrawal) نہیں ہو جائیگا تب وہ اس میں رہیگا اور یہ دو سالوں تک جو مشکلات رہیں گی ان کے لیے انہوں نے ہمارے لیے ایک سہولت دی ہے ایک بہت بڑی سہولت دی ہے جو کنسومرس (Consumers) ہیں ان کے لیے جو دقتیں ہوسکتی ہیں وہ کسی حد تک دور ہو سکیں گی اور ان کا یہ ایفکٹ (Effect) ہے اس کے لحاظ سے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو قبول کرلیا جائیگا کیونکہ اس کی وجہ سے اب ایک بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ میں گورنمنٹ کی جانب سے یہ اشورنس (Assurance) بھی دیتا ہوں کہ ہمارے موجود قانون کے مطابق پرائس (Prices) پر کنٹرول کرنے کی جتنی گنجائش ہے اوس سے کام لیکر پرائس پر کنٹرول کیا جائیگا ہمارے ساہوکار (साहूकार) میں اس کے لیے سمجھ (साहू) ہیں ہم ان سے کام لینگے اس کے علاوہ ہمارے آنریبل منسٹر نے گورنمنٹ آف انڈیا کو عثمانیہ کوئن (Osmania Coin) کے سلسلہ میں بلاک مارکٹ (Black market) کو روکنے کے متعلق توجہ دلائی ہے اور اس سلسلہ میں ایک نوٹیفکیشن (Notification) جاری کرنے والے ہیں کہ اگر عثمانیہ کرنسی کی بلاک مارکٹ ہوگی اوس کو پینالٹی (Penalty) قرار دیا جائے جیسا کہ اس سلسلہ میں بھی انتظامات کرلیے گئے ہیں باقی جو سہولتیں دیجا رہی ہیں اون کے متعلق میں نے کل ہی ایک پریس کانفرنس (Press Conference) میں واضح کردیا ہے اب رہی ڈیمانیٹائزیشن الونس (Demonetization Allowance) کی بات تو اس کے فائنانشیل اسپکٹس (Financial aspects) کا ذکر پہلے ہوچکا ہے میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کے انٹنشنس (Intentions) کو مس انڈراسٹانڈ (Misunderstand) کرنا نہیں چاہتی اور نہ ہی کوئی ان سمپیتھیٹک (Unsympathetic) طریقہ بھی جی اوز (N G O s) لیڈرس یا کسی اور کے بارے میں اختیار کرنا چاہتی ہے جو پریکٹیکل اسپکٹس (Practical aspects) اون کے پیش نظر ہیں اُن کے لحاظ سے میں یہ یقین نہیں دلاسکتا کہ ڈیمانیٹائزیشن الونس دیا جائیگا ان فیسلیٹیز (Facilities) کو عمل میں لانے کے بعد بھی اگر دقتیں محسوس ہوں تو ممکن ہے ہم اس پر غور کرسکیں گے میں نے اس کے علاوہ بھی عرض کیا ہے کہ ڈیمانیٹائزیشن (Demonetization) کے سلسلہ میں ایک ایڈوائزری کمیٹی (Advisory Committee) قائم کی جا رہی ہے غالباً کل پرسوں تک اس کا اعلان ہو جائیگا وہاں جو تجاویز اس سلسلہ میں پیش کی جائیں گی

اور میں غور کروں گا کہ یہ ضروری بھی نہیں کہ ڈیمانیٹائزیشن کیا جائے بلکہ
اگر کوئی دشواری پیدا ہوگی تو دوسرے طریقہ سے بھی ریلیف (Relief)
دیا جاسکتا ہے لوور انکم امپلائز (Lower income employees) کے سلسلہ
میں بعض چیزوں پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن آن دی ایو آف دس لیجسلیشن
(On the eve of this legislation) ڈیمانیٹائزیشن کا مطالبہ ہی کیا جاسکتا
گورنمنٹ پبلک آرگنائزیشنس (Public Organisations) کو مس انڈر سٹینڈ
(Misunderstand) نہیں کر رہی ہے بلکہ پبلک آرگنائزیشنس کے
لیڈرس گورنمنٹ کو مس انڈراسٹینڈ کر رہے ہیں اور ڈل رمرگ واو لاٹھا کر ڈیمانسٹریشنس
(Demonstrations) اور پروسیشنس (Processions) لانا چاہیے
ہیں میں جناب ادب کے ساتھ ہاؤز کے سامنے کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس کے لیے
تیار نہیں بڑی ہی ہنک لسی کے ساتھ پروسیشنس نکالنے کے ارادے کئے جاسکتے ہیں
لیکن حکومت کو ایک جناب ہی ملح تجربہ حیدرآباد اور سکندرآباد کے شہروں میں ہوا
ہے لیکن عوام لیبر اس ہی اور (N G Os) کے مسائل کے سلسلہ میں
پروسیشن (Procession) نکالنے کے نہ میتھڈز (Methods)
نہیں ہوسکتے آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن (Hon leader of the Opposition) نے
خود مان لیا ہے کہ محض سہولتیں مل گئی ہیں گورنمنٹ خود اس بات کی کوشش کر
رہی ہے کہ عوام مشکلات میں مبتلا نہ ہونے پائیں لیکن اس کے باوجود کچھ
ریپریزنٹیشن (Representation) ضروری معلوم ہو تو اوس کے لیے یہ بہتر
طریقہ ہے کہ ایک ڈیپوٹیشن (Deputation) پانچ دس آدمیوں کا گورنمنٹ
کے پاس بھیجا جائے لیکن اس طرح ہزاروں میں پروسیشن نکالنے کی اجازت دیکر لا
اینڈ آرڈر (Law and Order) کو خطر میں نہیں ڈالا جاسکتا ہم آنریبل لیڈر
آف دی اپوزیشن کے اشورنس (Assurance) پر ایسے ہزاروں کو روک نہیں
سکتے پچھلے تجربہ کی بنا پر ہم آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے اطمینان دلانے پر
بھروسہ نہیں کرسکتے جماعت کل ہی جو پروسیشن (Procession) ہوا آنریبل
لیڈر آف دی اپوزیشن اوس پر کنٹرول نہیں کرسکے ہوسکتا ہے کہ اس میں ہماری بھی
کچھ غلطیاں ہوں لیکن میں اس بحث کو چھوڑ دیتا ہوں پروسیشن ہوا او ڈس
کے ہوں اینر کے ہوں جب کبھی ماس مینٹالٹی (Mass mentality) پیدا
ہو جاتی ہے تو بڑے سے بڑے لیڈر کے لیے بھی اوس پر کنٹرول کرنا ناممکن ہو جاتا
ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی حیدرآبادی جو عوام کا ویل وشر (Well wisher)
ہو اور جو چاہتا ہو کہ اسٹیبل گورنمنٹ (Stable Govt) چلانے کی خواہش
رکھتا ہو وہ اسے پروسیشن نکالنے کی اجازت نہیں دے سکتا دفعہ (۱۴۴) ہٹا

جناب خوشی ہے ایسا ہوں اگر مجھے یہ اطمینان ہو جائے کہ پروسیشن اور ڈیمانسٹریشن نہیں کیے جائیں گے کم از کم آٹھ دس روز تک مجھے اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ لوگ گورنمنٹ سے کوآپریٹ (Co operate) کر کے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں اور حکومت کو امبراس (Embarass) نہیں کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہم نے جو آرڈر دیا ہے اوس کو آٹھ دس روز میں اٹھالیں گے اسکے بعد میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو اطمینان دلانے کے لیے ان سے کوئی وعدہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں مجھے جب اس کا اطمینان ہو جائیگا کہ آرگنائزیشنز (Organisations) یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہم کو اس سلسلہ میں ڈیمانسٹریشن (demonstrations) کرنے یا پروسیشن (Processions) نکالنے کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے جب یہ معلوم ہو جائے کہ اب اس کو کوئی خطر لاحق ہونے والا نہیں ہے اور سکشن (۱۴۴) کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی ان ٹو ورڈ (Untoward) واقعہ ہونے والا نہیں ہے تو اوس وقت ہم دفعہ (۱۴۴) کو اٹھا دیں گے لیکن موجودہ حالت میں اس کے لیے ہم تیار نہیں ہیں کہ یہ دفعہ برخاست کردیا جائے ہماری کیبنٹ اور گورنمنٹ کی منسٹری بھی یہ چاہتی ہے کہ پبلک کے کوآپریشن کے ساتھ سہولت اور آسانی کے ساتھ ڈیمانی ٹائزیشن (Demonetization) کے قانون کا امپلیمنٹیشن (Imple mentation) کیا جائے ایسی حالت میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور دیگر پارٹیوں کے لیڈر جو یہاں موجود ہیں وہ کیوں خواہ مخواہ اس امر پر اصرار کرتے ہیں کہ پروسیشن نکالنے اور میٹنگ کرنے کی اجازت دیجائے؟ اگر اس کے ساتھ کوئی میٹنگ کرنا چاہتے ہیں اور عوام کو سمجھانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کمشنر پولیس سے اجازت ملیگی لیکن اگر اس سے ڈرانا دھمکانا مقصود ہو تو پھر اس کے نتائج دوسرے ہونگے اگر لوگوں کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں اور لوگوں میں ایک اچھی سائکالوجی (Psychology) پیدا کرنا چاہتے ہیں تو پولیس کمشنر ایسی میٹنگ کی اجازت دے سکتے ہیں دفعہ (۱۴۴) کے تحت بھی ایسی میٹنگ کرنے کی اجازت مل سکتی ہے لیکن ایسے پروسیشن (Processions) ڈیمانسٹریشن (Demonstrations) کے لیے جس میں امن کے لیے خطرہ ہو میں اجازت دینے کے لیے تیار نہیں ہوں

Mr Speaker I shall now put the amendment to vote The question is

'That after clause 2 of the Bill, the following proviso, namely

Provided that nothing in this Section shall preclude a person from paying his dues in equivalent O S currency to the extent and for the purposes for which the same continues as legal tender in Hyderabad State after the thirty first day of March 1958
be inserted

The motion was adopted

Shri L K Shroff Mr Speaker Sir I have got a doubt about the grammatical construction of the second clause

Mr Speaker The grammatical construction will be seen by the Legal Advisor

The question is

That clause 2 as amended and the illustration stand part of the Bill

The motion was adopted

Clause 2 was added to the Bill

Mr Speaker I shall now take up Clause 3 There are amendments to this clause to be moved by Shri B Rama krishna Rao

Shri B Ramakrishna Rao I beg to move

That Clause 3 of the Bill be omitted

Mr Speaker There are other consequential amendments to clauses 4 5 and 6 They may also be moved

Shri B Ramakrishna Rao I beg to move

That consequentially clauses 4 5 and 6 of the Bill be renumbered as clauses 3 4 and 5 respectively and

'That in line 3 of clause 3 of the Bill as so renumbered the words and figures or section 3 be omitted"

Mr Speaker Motions moved

'That clause 3 of the Bill be omitted

That consequentially clauses 4 5 and 6 of the Bill be renumbered as clauses 3 4 and 5 respectively and

That in line 3 of clause 3 of the Bill as so re num bered the words and figures or section 3 be omitted

Shri B Ramakrishna Rao I just want to say a few words in clarification of the above amendments

In the Bill as proposed there is clause 3 which refers particularly to the Sales tax Act and the rates at which sales tax is going to be collected As a matter of fact it is redund ant and it is not exactly within the purview of this Bill which is just a consequential legislation after the Bill passed in the Parliament Therefore I do not think it legitimately forms part of he Bill That is why I am propo ing that it may be omitted The other amendment is just for renumbering the clauses and is a necessary consequence The reference to Section 3 should a so be omitted because Clause 3 is being omitted according to my amendment

Mr Speaker There is an illustration under clause 3 When clause 3 is omitted that illustration will also have to be omitted

Shri B Ramakrishna Rao Yes the illustration also will be omitted

شری وی ڈی دیسائی ہے کلاز او ب (Omit)کیا جارہا ہے
سکے ساتھ ساتھ کچھ سکلات ں آسکی کلدار ایک روپیہ کا ار جار او ے
کا سوال کسطرح حل کیا جائیگا یہ معلوم نہیں ہوا یہ صور کا جارہا ہے کہ حالی
میں حملہ کاروار ہوسکیے یکں ہمیں و ا کی امید ہے کہ حماہ کاروار لدار ہی میں
جلینگے / آہ ہو ارہا ہے اوسکا ساید حال کیا ہ رہا ہے آر مل میں سمبر دوسرا
ل سلس ٹکس کا لاسکیے اسمیں سا یہ اسکی صراحت ہوگی ساڑھے سات ہزار حالی کی
جائے ساڑھے سات ہزار کلدار کی لمٹ (Limit) ہوگی اس طرح اسمیں کچھ
ریلیف (Relief) ہونے والی ہے اسلیے میں خاموش رہا / آہ جو جاری کرنے کا
وعدہ کیا جارہا ہے و جلد پورا کیا جائے تو بہتر ہوگا تاکہ د ں دور ہوں

Dr G S Melkote Mr Speaker Sir clause 3 in the original Bill as inserted not as an amendment to the Sales-tax Act but as a consequence of the demonetization that is

proposed The Leader of the Opposition has inferred correctly I am going to bring up amendments to the Sales tax Act probably during the course of next week and then many matters pertaining to Sales tax can be discussed Whether any other facilities will be given in the matter of sales tax will be known to the hon Members when the amendments to the Sales tax Act are brought up before the House Today it is too early for me to say anything in this matter The consideration that prompted the inclusion of this clause was demonetization of Hali Sicca currency and if the currency is demonetized what should be the rate at which Sales-tax should be collected The rate of sales tax that would be collected would be reflected in the amendments that would be brought up before the House to the Sales tax Act in due course The Leader of the Opposition can express his views at the time of discussing those amendments As at present however the amendment proposed by the Chief Minister makes the cluase redundant

Mr Speaker The question is

That clause 8 of the Bill be omitted

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That consequentially clauses 4 5 and 6 of the Bill be renumbered as Clauses 8 4 and 5 respectively

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That in line 8 of clause 8 of the Bill as so renumbered the words and figures or section 8 be omitted

The motion was adopted

Mr Speaker Now I shall put the other clauses to vote Clause No 8 is dropped

The question is

That clause No 4 5 and 6 as they stand originally or clauses No 8 4 and 5 as amended stand part of the Bill

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That the preamble short title explanation and commencement stand part of the Bill

The motion was adopted

Dr G S Melkote I beg to move

That L A Bill No VI of 1953 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a third time and passed

Mr Speaker The question is

That L A Bill No VI of 1953 the Hyderabad Currency Demonetization (Consequential and Miscellaneous Provisions) Bill be read a third time and passed

The motion was adopted

Discussion on Further Demands for Grants

Mr Speaker Now, we shall take up the next item in the agenda motions for reduction to Demand No 58

Demand No 58 (Head of Account 57 Misc D)—Rs 1 64 57 000 Payments to H E H and Jagirdars

Payment of Compensation to the Nizam

Shri G Sreeramulu I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 64 00 000

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 64 00 000

Payment to H E H and Jagirdars

Shri M Buchiah I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1,60,07 000

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 60 0" 000 '

Payment to H E H and Jagirdars

Mr Speaker I think this is the same as the rest of the amendments All these amendments practically cover the same subject

Shri Annajirao Gavane There is a difference in the amounts to be reduced Sir I do not want to reduce all the amounts I want to give something (Laughter)

Mr Speaker In any case the nature of the motion does not change The hon Member can move the motion

Shri Annajirao Gavane I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 91 71 500

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 91 71 500 '

Economy in Payment to the Nizam

Shri V D Deshpande I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 42 86 000 "

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 42,86 000 "

Payments of Conditional Grants

Shri A Raj Reddy (Sultanabad) I beg to move

' That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 8 48 000 '

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 8 48 000

Economy in Payments to Jagirdars

Shri V D Deshpande I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 00 000

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 00 000

Advisability of Continuation of Payments to H E H and the Jagirdars

Shri Ankush Rao Ghare (Partur) I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Interim Payment to Jagirdars

Shri K Venkatram Rao (Chinna Kondur) I beg to move

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Mr Speaker Motion moved

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

Mr Speaker Now we will proceed with general discussion on the motions for reduction The time at our disposal is very short Shall we have the general discussion till 7-30? The Minister in charge can then reply

Shri V D Deshpande I do not think it will be sufficient We may have to sit till 8 30 today and carry on general discuss on till 8 This must have come before the House much earlier but was delayed because the Government could not make sure whether this is a charged item or not

Mr Speaker This subject is discussed almost every alternative day

Shri V D Deshpande We have not discussed the demand as such

Mr Speaker There will be general discussion till 8 and after that the Minister concerned will reply

*श्री वी राजाराम (आरमूर) —मिस्टर स्पीकर सर आज जिस अवान के सामने करीब अक साल बाद जिस बजट के दौरान म जिस म गपर कि जो पसा निजाम साहबको सरफ खास की गरज से दिया जा रहा ह और जागीदारो को जागीरी अब शिलन के सिलसिले म जो रुपया दिया जा रहा ह असपर आज हाअुस बहस कर सकती ह और अुसपर वोट लेकर हाअस अुसे मजूर या नामजूर कर सकती ह अलबत्ता पिछले साल हमने यह महसूस किया कि ग हनमट यह चाहती थी कि जिस मसले को वोट पर न रखा जाय अब त म जिस पर बहस हो सकती थी लेकिन अुसे वोट पर नही रखा जा सकता था जिसलिय असे चाज अकाअट के तहत रखा गया था हम जानते ह अस वक्त गवनमट यह नही चाहती थी कि जिसपर कुछ बहस हो या जिसे वोट पर रखा जाय क्योकि जनरल अिलेक्शन के बाद न म आपने आवाम के सामने जो वादे किय थ असे आप पूरा नही कर सकते थ और जो यहा पर मिलिट्री गवनमट थी असने निजाम साहब को यह रुपया गर जरूरी तरीके पर दिया था जिसपर कुछ आवाम का वोट नही लिया गया था जिस मसलेपर कांग्रेस म भी कुछ अखतालाफ राय थी लेकिन बाद म कुछ कॉम्प्रोमाअिज करके यह तय किया गया कि अब जिस बजट सेशन म जिस आयटम को वोट पर रखने म कुछ सहज नही ह फिर आज यह हमारे सामने लाया जा रहा ह कि हम जिसपर वोट ले सके कुछ समझौता आपस म किया गया कि जागीरदारो को और निजाम साहब को किस तरह पसा मजूर किया जाय

[Mr Deputy Speaker in the Chair]

कांग्रेस पार्टी जिस चीज को किस नजरेनजर से देखती ह और निजाम साहब और अनके साथ जुल्मे सितम म जो शरीक थे असे जागीरदारो से हमदर्दी बताकर आज अनको मुआवजा देना जिस कुल बजा होगा जिनके खिलाफ कांग्रेस वाले कल प यु ही से आज हमदर्दी बताओ जा रही है म कल ही सोच रहा था कि आज जो चीज अवान के सामने आनवाल ह अुसपर बहस करूगा और यह बाज करने की कोशिश करूगा कि जिस बहस म क्या दलायल हो सकते ह और क्या क्या बाते बयान की जा सकती ह

लेकिन जिसके बाद आनरेबल च फ मिनिस्टर न जो बुनियादी नजरिया पेश किया ह कि निजाम साहब को या जागीरदारो को जो रकम काम्पेनसेशन के तौर पर दी जा रही ह अुसे हम आज नही बद कर सकते क्योकि हमारी हुकूमत न अुनके साथ कुछ कमिटमन्ट्स किय ह और अुसके तहत यह रकम अुन्हे द जा रही है हम जिसको अभी कम करने के लिय तयार नही ह और मे यह भी

*Confirmation not received

कह सकते है कि हममन मुखतलिफ औकातपर यह कहा है कि अिस मसले के बारे म अपोजिशन न अपना ओपिनियन (Opinion) कुछ प्रश्यूजिस कर लिया है कि हम जागीरदारो को और निजाम साहब को बचाना चाहते है और अुनका मुआवजा कम करन के लिय तैयार नही है लेकिन बात जैसा है कि यह अुनको कॉंस्टिट्युशन के तहत दिया जा रहा है यह बात सही है लेकिन म पूछना चाहता हू क्या कॉंस्टिट्यशन में रहकर भी अिसे कम नही कर सकते है या हम कॉन्सटीटयूशन को नही बदल सकते है ? लेकिन हम चाहते हैं कि आवाम का गव्हनमेंट म विश्वास होना चाहिये कि गव्हनमेट कुछ न कुछ कर रही है और अिस लिय निजाम और जागीरदारोंका मुआवजा बद करना चाहिये

कोंग्रेस पार्टी न जनरल अिलेक्शन के जमाने म जो चीज करने का वादा आवाम से किया और जो अैलान किया था वह सब ताकात म आनके बाद कॉंग्रस पार्टी भूल गयी और जो चीज अुसन करने के लिय कहा था वह भी भुला दी गयी और जिस नारे के पीछे जो जोर था कि हम निजाम को निकाल देग वह पॉवर म आन के बाद खतम हो गया य लोग हमझन लगे है कि अब पोलिस अॅक्शन के बाद अुस हस्ती की याने निझाम साहब की हसियत हि क्या रही ह और अब अुनके हाथ में असी कौनसी सत्ता रही ह ? अब तो वे हमारे हाथ की कठपुतली बनकर बैठ है और चाहे जब हम अु ह निकाल सकते है तो असी हालत म अुनको कुछ मुआवजा देन म क्या हर्ज है ? हम अब अुनसे सरफखास की जमीन ले रहे है तो अु हे कुछ मुआविजा तो देना ही चाहिये और कोग्रस पार्टी के लोग यदि यह समझ रहे है कि आपके अिस बात को मानने के लिय आज यहा की आवाम तयार है तो मुझे कहना है यह आप बडी गलती कर रहे ह

अिसके सिलसिले मे मै साफ तौर पर कहना चाहता हू कि अिस अिशूपर (Issue) कि गव्हर्नमेंट ने निजाम साहब को ५ लाख रुपये सालाना देन चाहिय या नही या जागिरदारो को मुआविजा देना चाहिय या नही अिस पर किसी अेक कॉंस्टिटयूअन्सी में अिलेक्शन कर के देखा जाय कि आवाम सही मान म क्या चाहती है अिसलिय मे अपनी कॉन्स्टिटयुशन्सी की मेरी सीट खाली करने के लिये तैयार हू और अिसी अिशूपर अेक अिलेक्शन हो गय जाय बॅलेट हो जाय कभी रजिस मसले पर आप आवाम की तरफ से चुनकर आय तो यह समझोगी कि आपका जो फैसला है वह आवाम को मजूर है मैं अपनी सीट छोट दूगा और यदि आप अिस अिलेक्शन में हार गय तो आप को फिर यह हुकूमत चलाने का कोअी अधिकार नही है

लेकिन यह अेक बिलकुल बुनियादी मसला है और अहम मसला है कि यआया निजाम को यह कॉरपोरेशन दिया जा य या नही आज निजाम साहब की जो सरफखास जमीन सरकारने लेली है अुसके कॉंपिनसेशन के तौर पर अुन्हे यह ५ लाख रुपय सालाना की रक्कम दी जा रही है यह अफसोस की बात है यह सरफखास की अेक खास हिस्ट्री रही है यह जो सरफेखास की जमीन थी वह निजाम हसाहब की थी और जिसकी जो नगदी आमदनी टॅक्स आदि के तौर तर आया करती थी वह निजाम साहब को मिलती थी और अुसके लिये निजाम साहब खुद फायदा अुठा सकते थे और सरफेखास पर जो खर्च हुआ करता था वह गव्हर्नमेंट बरदाश्त करती थी आज तो निजाम साहब को प्रिव्ही पर्स (Privy Purse) के तौर पर ५ लाख रुपये दिय जा रहे है और सरफे खास के

तोर पर फिर मजीद ५ लाख रुपय देन की क्या जरूरत है ? यह तो अच्छी किसम के आयटमपर वाहग पेमट हो रहा ह तो यह सरफखास पर और रकम देन की जरूरत नही मालूम होती सरफखास और त्रिच्छी पस के क्या मान ह ? तो जिस तरह अच्छी किसम के मदाद पर दुबारा पेमेंट करन की क्या जरूरत है ? म नही समझ सका कि जिसमे गव्हनमट का क्या मकसद है म कोग्रस पार्टी को यह कहना चाहता हु कि जिस तरह दारा पेमट करन की क्या जरूरत ह ? कुछ जरूरत नही है हालात का यह तकाजा है कि आपको यह रकम बद करनी पडगी आवाम जिस चीज को कभी बर्दास्त नही कर सकती ह आपको जमहुरी ताकत के सामन सिर झुकानाही पडगा हैदराबाद मे तो आज जमहुरी ताकत को कुचलने की कोशिश और चलोगो की जानिब से हो रही है मै कोग्रस गव्हनमेंट को वॉन करना मुनासिब समझता हू कि हम असा महसूस हो रहा ह मुझे असी कुछ अित्तलाअ मिली ह कि जिस फिरकेवाराना जहनियत को खतम करन के लिय हमन जितनी कुर्बानी आज तक की है वह फिरकेवाराना जहनियत फिर से अपना सिर अुठा रही ह निजाम साहब के सर्फेखास म जो हिंदू लोग काम कर रहे थ अु हे निकाल कर अिस जगह नय लोग लेन की कोशिश की जा रही ह और हैदराबाद म फिरसे फिरकेवाराना जहनियत के लोग काम करने लग गय ह और फिरसे कम्यूनल विष फैलाया जा रहा है जिसकी वजह से सरकार को पहले भी काफी नुकसान अुठाना पडा यही चाले फिर से चली गयी तो अुसके लिय सरकार ही जिम्मेदार होगी यह बात म आज अिस अवान के सामने रखना चाहता हू जिस निजाम साहब को आज आप ५ लाख रुपया दे रहे है वही निजाम साहब और अुनके साथी नये रूप म यह कम्युनल फीलिंग फैलाना चाहते है और अुनके आसपास रहनेवाले लोग अिस बाबत की बराबर कोशिश कर रहे ह आज असे लोगो को रहम दिली से नही छोडना चाहिये वे सारे लोग अिकठ्ठा होकर फिर से साजिश कर रहे ह और यह कोशिश की जा रही है कि हैदराबाद में आज जो हिंदु और मुसलिम आवाम अमन से रह रही है अुसमे कुछ न कुछ झगडा पैदा हो जाय अमन मे खलल पडे जिससे फायदा अुठा कर हम फिर से अपना राज शुरू करे और जमहूर दौर आया है अुसे खतम करे

मुझको यह भी मालूम हुआ है की निजाम साहब का जो साबक सिपासालार है अुसन निजाम साहब को यह कहा और यह मशविरा दिया कि सरफ खास के अदर जो हिंदु मुलाजिम आज काम कर रहे ह अुनको निकाला जाय बरखास्त किया जाय अगर असा कोअी हिंदू मुलाजिम ह जिसकी अुमर ५५ वर्ष की हो तो अुसे कपलसरी रिटायरमेंट किया जाय और जो नये लोग लगाय गय है अुनको किसी न किसी तरह निकाला जाय और अुनकी जगह पर सब मुसलमान लोगो को लिया जाय और मैने सुना है कि असि बात को निजाम साहब ने मजूर भी कर लिया है तो मै कहना चाहता हू कि यह फिरकेवाराना जो बात है वह आजकल फिरसे ब रही है किसी भी जगह पर तर्जीह देते समय तालिम मियार और काबिलियत का लिहाज होना जरूरी है और सभी अच्छे लोग मिल सकते है और गव्हनमेंट को अिसी ख्यालात को तर्जीह देनी चाहिये और जिनकी मेयारे काबिलियत अुस जगह के लिय काफी हो अुन्ही को तर्जीह देनी चाहिय महज फिरकेवाराना जहनियत को लेकर यदि किसी को तर्जीह दी जाती है तो ठीक नही है मैं गव्हर्नमट का ध्यान अिस ओर दिलाना चाहता हू कि असी जो कार्रवाअीया हो रही है अुन पर सख्ती के साथ निगरानी रखी जाय और यह जो नापाक कोशिश हो रही है अुनको बिलकुल सख्ती के साथ रोका जाय

अिसके ही म ध यह बात भी कहना चाहता हू कि शायद निजाम साहब दुनिया के दोलतमदो म दूसरे नबर पर आते ह लेकिन शायद कोग्रस लोगो का यह ख्याल होगा कि अुनको दूसरे नबर पर क्यो हम अुनको पहले नबर पर लाना चाहते हू और चाहते ह कि हमारे राजप्रमुख पहले नबर पर आय अिधर हदराबाद की जो सनते ह वह पसे की कमी की वजह से तबाह हो रही ह और अस तरफ आप निजाम साहब को ५ लाख रुपय दे रहे ह सनतो को फरोग देन के लिय कपिटल नही मिल रहा ह और यहा कुछ लोगो के पास करोडो रुपय का कपिटल बेकार पडा ह यह जो निजाम साहब के पास करोडो रुपय पड ह वह सनता के लिय हासिल करन की कोशिश करनी चाहिय वह तो हुकमत नही कर रही ह और अल्टे निजाम साहब को ५ लाख रुपय सालाना दिय जा रहे ह निजाम साहब के पास आज जो धमा ह असका अदाजा कोअी लगता ह कि अुनके प म ५ अरब रुपया ह तो कोअी कहता ह कि अनके पास १ अरब रुपया ह अगर आप चाहते ह कि हमारे यहा का सनत बढ तो आपको असको कपिटल देन की बहुत जरूरत ह और अिसके लिय आपको निजाम साहब को कहना चाहिय आपको कपिटल देना चाहिय आप यह यबात नही चाहते ह शायद आपको लगता होगा कि यह बात यदि हम मानते ह कि राजप्रमख को कुछ न दिया जाय तो फिर हम यहा बठन के लिय नही मिलेगा लेकिन म बताना चाहता हू कि आप यदि यह मशावजा बद भी करेग तो भी कोअी वजह नही ह कि आपको अिसम कोअी शिकिस्त मानी जाय म आपको यकिन दिलाना चाहता हू कि आप यह डिमाड फल भी होती ह तो हम असा नही मानग कि यह गव्हनमट पर अदम अतमाद ह और गव्हनमट को अपनी जगह छोडनी चाहिय आप यदि यहा मान रहे ह तो वह बिना बुनियाद बात ह आप अिस डिमाड को फेल हो जान दो अिय लेकिन फिर भी हम आपको ट्रेजरी बच पर रखन के लिय तयार ह हम असा नही मानग कि यदि यह डिमाड फल होता ह तो अुसका मतलब गव्हनमट पर अविश्वास ह अिसी नजर से यदि गव्हनमट अिसका देख रही ह तो अिसके लिये डरन की कोअी बात नही ह गव्हनमट को यह नही सोचना चाहिय कि यदि यह डिमाड फेल होती ह तो हमारी गव्हनमट गिर जायगी और सिफ अिस लिय यह डिमाड पास होनी चाहिय असी कोअी बात नही ह यह डिमाड न मजूर करन म आपका कोअी डिफिट नाही ह यदि हम अिसको नामजूर करे और अिसका जो जबधा पसा ह अुसे यदि आज जो बहुतनसी फक्टरिया लिक्विडट हो रही ह अनको मदद देन लिय खच करे तो बहुत अच्छा होगा निजाम के पास भी आज जो अितनी रकम आअी ह वह कहा से आअी ह ? गय ७ ८ सालसे हदराबाद को चूसकर और नजरानो की शकल म और दूसरी मुख्तलिफ शकलम यह निजाम साहब न हासिल की ह अिस सारी रकम पर आवाम का राअीट (Right) होना चाहिय और हमारा यह जो राअीट ह अुसे हुकूमत न भी तसलीम करना चाहिय हुकूमत आज यह बात मजूर करन के लिय तयार नही ह लेकिन सही देखा तो अिस पैसे पर हुकूमत का कब्जा होना चाहिय लेकिन यदि हुकूमत यह रकम डोनेशन की शकल म भी निजाम मे व पपास लाती तो अच्छा होता चोकि यह निजाम साहब को मुआविज के तौर पर दे रही ह आज हम अिस शकल म निजाम साहब को मिनिट भर के लिय भी बरदाश्त नही कर सकते है

मैंने सुना है कि खुद निजाम साहब न असी अिच्छा प्रगट की थी और वे खुद अपन २५ लाख रुपय छोड देन के लिय तयार थ और अिस तरह की ऑफर अुन्होन गव्हनमट के पास रखी थी लेकिन हमारी कोंग्रेस गव्हर्नमेंट अुसको कम करन के लिय तो तयार नही ह बल्कि अुसको ज्यादा बढायगी

मझको मालूम ह कि आप जरूर मजर करनवाले ह क्योकि वे तो आपके अन्नदाता ह ना ? अनको आप कसे छोड सकते ह वह अन्नदाय कर रहे ह हम मालूम ह कि आप जरूर देन वाले ह आप तो अनकी नम खिदमत करन वाले ह आपके आज तक के काम का हिंदुस्तान म काफी टस्ट हुआ ह

यहा जो दूसरा आयटम ह वह ह जागीरदारो को कम्युटेशन स देन का अनके कारनामे निजाम साहब से कम नही ह कि अनको कुछ रियायत दी जाय हमारे दस्तूर की बात नही जाती ह दस्तूर म यह प्राविजन ह कि किसी की जायदाद लेनी हो तो असके लिय मआविजा देना चाहिय और आज हम दस्तूर मजबूर करता ह कि हम निजाम साहब को और जागीरदारो को भी मआविजा देना चाहिय लेकिन म यह कहना चाहता हू कि दस्तूर म यह नही बतलाया गया ह कि कापेसेशन का रेट क्या होना चाहिय हिंदुस्तान के सामन भी वह मसला ह लेकिन आ यदि दिल से चाहते ह तो अिस भी सुलझाया जा सकता ह जसे काश्मिर ने अपने देश म रिफार्म ल न के लिय कास्टिटयूशन होते हुअ भी कुछ न कुछ रास्ता निकाला ही लिया था असकी मिसाल हमारे सामन ह हमारी हुकूमत चाहहे तो सब कुछ कर सकती ह और अिस कास्टिटयशन म से भी रास्ता निकल सकता ह और हम ५ लाख रुपये या जागीरदारो को भी ज्यादा मुआविजा देन की जरूरत नही ह हम कम्यूटेशन के रेट अपने तौर पर भी फिक्स कर सकते ह आज जक करोड रुपय की रकम सिफ जागीरदारो के मुआविजे के लिय दी जा रही ह यह बहुत ज्यादा ह हम चाहे तो अिसे कम कर सकते ह लेकिन आपकी अिच्छा ही नही है जब अिस तरह लेकिन रेट्स तय करन के बारे म तो दस्तूर म कुछ नही कहा गया ह कास्टिटयूशन म सिफ अितना ही कहा ह कि मुआविजा देना चाहिये असके बिना कोअी पारटी नही ली जा सकती ह लेकिन कापेसेशन का रेट तो आप तय कर सकते ह असी तरह किस चीज को ज्यादा प्रायारीटी (Priority) दी जा सकती ह अिसे भी आप तय कर सकते ह मायनर अिरिगेशन जो ह असके तहत लोग ५ परसेट अपने से खच करने के लिय यार ह और वे कहते ह कि सिफ बाकी ५ परसेट हम गव्हनमट के पास से मिलना चाहिये आवाम ५ परसेट देन के लिय तयार होते हुअ भी गव्हनमट ५ परसेट अखराजात बरदाश्त करन के लिये तयार नही है अितना ही नही पब्लिक हुकूमत के पास तो आवाम को कर्जा देने के लिय भी पसा नही ह कहा जाता ह स्टेट अक्सचकर (State Exchequer) के पास पैसा नही ह आजतो पैसा न होत हुये भी प्रायारिटि निजाम साहबको और जागीरदारो को मआविजा देन के लिये दी जा रही ह और अन्हे पहले यस काम्पेसेशन दिया जाता है और फिर कहा जाता है कि हमारे पास पसा नही है प्रायरटी लिस्ट म किस चीज को प्रायारिटी दी जाय यह तो सोचने का सवाल है अलग तरीके से प्रायरिटी लिस्ट हो सकती ह लेकिन आज की आपकी लिस्ट में तो जागिरदार और निजाम ही पहले आते ह जो अिलेक्टेड असेम्ब्ली ह असे रेट आफ कॅम्प्यूटेशनन्स तय करने का अख्तयार है लेकिन जब यह रेटस तय किय गये तब कोअी अिलेक्टेड बाडी तो थी नही और पुराने जो ऑफिशियल्स थे अन्होन रेटस यह तय किय थ जिसका नतीजा यह हुआ कि ज्यादा रेटस कोट (Rates quote) हुअ और मजूर किये गय लेकिन आज तो यह मसला अिलेक्टेड अवान के सामने पहली मतरबा आया है और अिसलिय अवाम को अिसपर काफी सजीदगी के साथ सोचना चाहिय और अिस पर गौर करना चाहिय कि क्या काम्पेसेशन कमसे कम दिया जा सकता है और असका रेट क्या होना चाहिय आज

जा रेट आफ काम्पसेशन(Rate of Compensation)ह वह बहुत ही अक्सार्बिटट(Exorbitant)ह य जो बड़ ग गिरदार ह व कोओी निजाम साहब से कम नही ह म यह नही कहना चाहता कि सभी जमींदारो को य जागीरदारो को बिलकुल काम्पेनसेशन ही न दिया जाय म जानता हू कि जो छोट छोट ज गारदार थ और जिनके पास आमदादनीका दूसरा कोओी जरिया नही था और जिनकी जागीर सर ार न ले ली ह असे लोगो को जरूर कापेन्सेशन देना चाहिय अिस सिलसिले म म यह कहना चाहता हू कि जो जागीरदार असे ह कि जिनका मुआविजा १२ रुपय सालाना तय किया गया ह और जो अनको मिलता ह असे जागीरदारोको वह मुआविजा ६ साल तक अनको देना चाहिय और जिनका मुआविजा १२ रुपय ज्यादा का सालाना ह अुनके यह तरक्कम फौर नबद करनी चाहिय य जो बड बड जमींदार या जागीरदार ह अनको मुआविजा अब देने को कोओी जरूरत नही ह लेकिन अिसके बारे म तो गव्हनमंट कुछ नही कर रही ह यह यदि किया जाय तो फि स्ट अकसचेकर पर ज्यादा बार नही पडगा और ड हुकमत के लिय पसे महया कर सकेगा और तरक्की के कामो के लिय ज्यादा रुपया दिया जा सकेगा लेकिन अिन लोगो को ज्यादा से ज्यादा रुपया देने म ही गव्हनमट अपनी तरक्की समझ रही ह

चीफ मिनिस्टर साहब न कहा कि अपोजिशन के लोग जो तकरीरे करते ह वेह रघुपतिराघव राघव राजाराम के असे अक सचे की रहती ह और असी तकरीरे मेरे अपर कोओी असर नही करन वाली ह तो असी हालत म अब मेरा ज्यादा बोलना बेकार साबित होगा चुनाचे अब म ज्यादा बोलना नही चाहता हू आखिर म कांग्रेस बचेस और ट्रेझरी बचेस से यह अपील करना चाहता हू कि आप अिस बिमाण्डस को न पास करे और जो अिन अिक्वालिटी (Inequality) आज समाज म ह असे दूर करन की यह जो अक स डी ह अुसपर अ प चलें अितना कहकर म अपना भाषण समाप्त करता हू

مسری اسے راج رنڈی مسرا بکر سر ھرے ما ے ہو سماہ ا اھوا ہے
حاگیر روں کے معاوضہ کے ارے میں ظام صاحب کے ف ح ص کے معاو ہ کے ارے
میں س سلسلہ میں معاو ہ د ے کی حوار ب اور عوام کے اس ارے میں حوہ احسا ب
ھیں وں کی مصلاب ہ گئے ھیں (کیونکہ ک معرور کیں ے کاف روسی س ڈ
ڈالی ہے) کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اس ارے میں عوام کی ا
اس او ں کی وراس میں ہوسکیں ہ الگ اب ہے اک جماعت رسرا ادار
آجانے کے بعد کچھ مصلحتیں تا اور اور ہا ں اس کے حوار میں اں کرے
ظام اور حاگیرداروں کو بھرسا اھار ا میں کروڑ روپیہ ادر میں سال کے عرصہ میں
دے جا گیے ہ رقم ہم کو حارجڈ آ ٹمس (Charged items) کے تحت
ماں گی ہے وسری ات جو ہم سے کہی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو معاوضہ ہم دے
رہے ہیں وہ حوسی سے نہیں دے رہے ہیں لکہ ہمارا کانسٹی ٹیوشن کہتا ہے کہ معاوضہ
دیا جائے لہذا ہم معاوضہ دینے پر مجبور ہیں ورنہ ہم تو نہیں جاہتے ہیں کہ معاوضہ
دیں اس قسم کی ا ں کر کے کانسٹی ٹیوشن کا کور (Cover) لینے کی کوشش کی
کوشش کی جارہی ہے میں یہاں پر ایک دو حرف عرض کرنا [illegible]

[illegible]

کہ (Charged or Uncharged) کا علم ہے وہ کا اعلان ہو سکتا ہے کہ و
ہ ں جارحہ (Charged) نہیں کی جا سکیں کہا گیا کہ وہ ختم ہو گئیں
وس رہا میں سے کہ اون عالم وجو میں ہیں آ تھا اگر ا ا س روس
(Jagir Abolition Regulation and Jagir Commutation Regulation)
کے د گزرے آئے گئے و وس وقت الیس اور کمو میں ہو اوس وقت سے لاب ہے و
ہ تاکہ ہمارے کہ معرر و سے کہا وس وقت جو س (Assessments) ہو
ہے وس وقت ہ بنا ب کرے گئے وں کے معہ کے ور ح ہم و رو ر س
کری رہی ہیں ہ ہار ا س کرور کی رم ا ی ی ہے کہ ادا د ے کہ
کے لیے کہ بلاں تاکر ہم اس کر کاں آگے رہا سکیے ہیں ہ رم کہ بہا ی رم
ہے س کے ارے میں وس وقت جو رکھوا س تاے گئے کیا ح کی و ہی حکو س
سمجھی ہے کہ دستور کی ہ وری سے اسکو نا کا جا رہا ہے ور حلا رہا ہے میں سمجھتا
ہوں کہ ہ اب صحیح نہیں ہو سکتی س کے ل بھی س ون کے اندر اک معرر
رکن ور ں کی جا ب سے ہ وصیح کر دا گیا تھا کہ معاوضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں
د ورکی جو اڑ اجا رہی ہے و ا و اوا ب ہر ی ہے ا ک وہم ہے اا ابی کر سود
کو ہوا نے کے لیے کہ کور (Cover) ہے ورہ ورکوئی اب ہی ہے
زمینداروں کا ا سی ہونے لگا اور و ا اون میں ہجا ح (Challenge) کرے
جانے لگا و اک دوسرے اکٹ کے رمہ سور میں رم عدالوں کو دخل اندازی کا
اختیار بھی ختم کیا گیا ر ٹکل (۳) (اے) ور (۳۲) (ب) کا اضافہ کیا گیا جس میں ان
ہ روں کے ارے میں حب موجو ہے اس آرٹیکل کو پڑ کر تانے کی ضرورت نہیں
لیکن میں ہی صرف طور پر بلا گ ہ سکے حب ا سٹیٹ لیجسلیچر (State Legislature)
اور پارلیمنٹ (Parliament) بلا معاوضہ زمینداروں کو ختم کر سکتی ہیں
اس میں صرف طور پر حب کی گئی ہے ور سٹیٹ (Estate) کی تعریف کرتے
ہوئے ہ بلا ا گیا ہے کہ لوکل لینڈ ٹینیور سسٹم (Local land tenure system)
کے لحاظ سے یعنی ا زمینداری سسٹم ا محل واری سسٹم ا رعیت واری سسٹم جو بھی ہو
مقامی حالات کے لحاظ کے حقوق جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں اس کے لیے اپنی زمین
د راں (Any rights therein) کے الفاظ بھی اس میں رکھے گئے ہیں
ہ مکی وجہ سے ہر قسم کے رائٹس مثلاً جاگیر داروں کی ہر ہری زمین وہ کی کسب
ا نہ د روں کے رائٹس ہ سب اس میں آجاتے ہیں اس لیے ہ کہنا کہ دستور کے لحاظ
سے ہم بلا معاوضہ ختم نہیں کر سکتے ا کل غلط تصور ہے ہ ہو سکتا ہے کہ کسی
کی برابری کو ختم کرنے کے سلسلہ میں حالات کے تقاضے کے مطابق سوشل جسٹس
(Social Justice) کرنا ضروری ہو تا جس کی اپنی اجازت ہے اون کی ضرورت
زندگی وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہ حسر د کھی جا سکتی ہے کہ کوئی معاوضہ ا جائے
یا نہ ا جائے ہ لگ باس ہیں لیکن دستور کی آڑ لیکر ہ بہانے کی کوشش کرنا کہ ہم

ایسا کرنے پر مجبور ہیں یہ کہ بلامعاوضہ کرنا یہ دستور اسکی اجازت نہیں دیتا کیکل
عنت ایس آرٹیکل (۳۲) (ب) میں شیڈول (۹) کا بھی حوالہ دیا گیا ہے شیڈول (۹) کے تحت ان
دو قوانین ہیں اور جاگیر ابالیشن اور کمیوٹیشن ان دونوں کا وہاں اندراج کر دیا گیا ہے یہ
خیال تھا کہ عدالتوں میں جس طرح دستور کے تحت دوسرے ایکٹس کو چیلنج کیا جا رہا
ہے اس طرح جاگیر ابالیشن ریگولیشن (Jagir Abolition Regulation) اور
جاگیر کمیوٹیشن ریگولیشن (Jagir Commutation Regulation) کو بھی چیلنج
کیا جائیگا اس کی ... دی ... دور ... کی صراحت کی گئی ہے کہ یہ ریگولیشن
عدالت کی دست اندازی سے باہر ہیں اس لیے یہ جبر کالعدم قرار نہیں دی جاسکتی
آرٹیکل (۳۲) رکھنے کے وجود بھی شیڈول (۹) کے اندراج ... کی گئی ہیں نہیں
عدالت کالعدم قرار نہیں دے سکتی ... اگر (۳۲) (ب) کو ملاحظہ فرمائیں تو
معلوم ہوگا کہ اس میں سبجکٹ ٹو امنڈمنٹس ایے دی کامپیٹنٹ لیجسلیچر (Subject to
(amendments by the competent Legislature کے الفاظ کا
استعمال ہوا ہے ایک طرف تو اس کو قابل ترمیم بنا دیا گیا ہے اور دوسری طرف عدالتوں
کے دائرہ سے باہر قرار دیا گیا ہے جاگیر ابالیشن اور کمیو ... ریگولیشنس کے ... و ...
میں آنے سے پہلے جو اسسمنٹ (Assessment) کیا گیا اوس کی ...
... کی رقم جو ان لوگوں کے حوالہ کی جا رہی ہے یہ ... نہیں اس کے متعلق
ہم کو غور کرنا ہے ... یہ بھی ہم کو سوچنا ہے کہ ... اس وقت اس جبر کو جاری
رکھنا چاہیے یا نہیں رکھنا چاہیے اگر نہیں رکھنا چاہیے تو کس حد تک اور رکھنا
چاہیے تو کس حد تک رکھنا چاہیے یہ سوالات در اصل ہمارے سامنے ہیں اور اس پر
... سنجیدگی کے ساتھ سوچنے کی ضرورت ہے

میں خاص طور پر یہ چیز عرض کرنا چاہتا ہوں اور ہرا ... عرض کرتا رہونگا کہ آج کانگریس کس کی
نمائندگی کرتی ہے ... لینڈ لارڈس ... کمیونسٹ ... کی نمائندگی کرتی ہے یا عوام کی
نمائندگی کرتی ہے اگر عوام کی نمائندگی کرتی ہے تو پھر یہ سماج کا طبقاتی شعور کسوں پیدا کرتی
ہے کیا اوس کا یہ تصور ہے کہ ملک کے دونوں طبقات ایک دوسرے کا ... ہیں یا ایک
دوسرے کا تکملہ ہیں یہ کبھی ایک دوسرے کا ... ایک تکملہ نہیں ہو سکتے ایک
لوٹنے والا طبقہ ہے اور دوسرا لٹنے والا ایک کی موت دوسرے کی زیست ہے ایک کی
شکست دوسرے کی فتح ہے ایک کا نقصان دوسرے کے فائدہ کا باعث ہے ... امداد
جاعت لاکھ اس کہے ہم کو تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص طبقہ کے ...
فیوڈل کم لینڈ لارڈ (Feudal cum Landlord) طبقہ کے مفادات کی
... کر رہی ہے ... انٹرسٹ کی ... کر رہی ہے حالانکہ اس طبقہ کے مقابلہ
... دوسری طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ لاکھوں کروڑوں آدمی بیروزگار ہوگئے ہیں
اور لاکھوں آدمی بھیک مانگ رہے ہیں صورت حال بدتر ہی صورت حال ہے ادھر
دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ ہم ان ... کے خلاف ... رہے ہیں اگر ...

تو بلاں کامیاب ہو جا سکا میں کہونگا کہ اس طرح سے ب سے کوئی کام ہونے والا نہیں ہے ایک طرف ب اس طرح عوامی حربے سے ن وگوں کو روپیہ دیے ہیں ور دوسری طرف کہتے ہیں کہ ہم عوام کی نمائندگی کررہے ہیں میں کہونگا کہ اب ایک ہی وقت میں وگھوڑوں پر سواری نہیں کرسکتے یا تو ادھر ہو جائیے یا ودھر ہو جائیے یہ ہوسکتا ہے کہ ایسے ایسے طریقے طاق مدد مدد رن کبھی مدد ہیں لیکن یا ی طور پر سیاسی نظریہ تو ایک ہی ہونی چاہیے یا تو آپ لوٹنے والوں کی امداد کیجئے یا پھر پسنے والوں کی لیکن وقت وحدہ ہیں دونوں کو خوش کرنے کی کوشش نہ کیجئے یہ ثبوت ہو رہے کہ ب ویسے ہی ہیں کی امداد کر رہے ہیں چاہیے اب ل سے کریں یا پہ دل سے یہ کریں یا سکیں میں و یہ کہا جاتا ہے کہ ا امکمولی (Objectively) بلحاظ اج ب کس طبقہ کی مدد گی کر رہے ہیں کس طبقہ کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں آپ کی وجہ سے کن لوگوں کو ماند پہنچ رہا ہے اگر ب معاملہ میں ر سوچیں تو معلوم ہوگا کہ آپ کس طبقہ کی امداد کر رہے ہیں آپ ایک طرف وکہتے ہیں کہ ہمیں مالی مشکلات میں آرہی ہیں ہری المسرر گہری جارہی ہیں اور دوسری طرف آپ ن لوگوں کو کافی رقم دے رہے ہیں س سے یے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن پر فوری غور کرنا لازمی ہو جاتا ہے یہ صرف غور کرنا بلکہ اس کا حل نکالنا لازمی ہو جاتا ہے آخر کن آپ ایک آدمی کے لیے اسی عیش و عشرت ور آرام مہیا کر رہے ہیں یہ کہا جاسکتا تھا کہ وہ ظل اللہ ہے و راجہ ہے وغیرہ لیکن کہا یہ رجہ کا رس ہے کہ لوگوں سے لوٹ کر اسے اس رو یہ جمع کرے نظام نے عوام کی مدد امداد لوٹ کر ہی ہیرا پھیری کو رکھا ہے اسکے علاوہ ب معاوضہ دینا چاہتے ہیں وہ یہ رقم دوسرے علاقوں میں خرچ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہاں خود بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے میں پوچھتا ہوں ایسی صورت میں آپ نے اکہ جمک سے یہ رقم نکال کر کسوں اون کے منھ کا نوالہ بنا دے رہے ہیں ایک طرف راج پرمکھ کی حیثیت سے پروی رقم (Privy purse) لاکھ ا جاتا ہے اور دوسری طرف صرف جس کے معاوضہ کے طور پر ( ) لاکھ الگ دیے جاتے ہیں س طرح سے ایک بڑی رقم اون کو ملتی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس رقم کو روکنے کے لیے اس ایوان میں فرانس وسکتی ہیں یہ صرف معاوضہ ہم و بلکہ نظام کی پوری دولت خزانہ عامرہ میں واپس آجانی چاہیے اس کے لیے عوام خری دم تک لڑتے رہیں گے چاہے آپ اون کی لاکھ حفاظت کریں

मिस्टर डिप्युटि स्पीकर — — अुस तरफके ऑनरेबल मेंबरोंको अिस पर बोलने की जरूरत नहीं है ।

कअी माननीय सदस्य — हमको भी बोलने की जरूरत है

यह मसला बहुत अहम है अिसलिये अिस पर हम लोगों को सी वक्त दिया जाय तो मुनासिब होगा । अक स्पीच अिधर से और अक अुधर से अिस तरह से बोलने का मौका दिया जाय तो अच्छा होगा ।

मिस्टर ड प्टि स्पीकर अ पको भी मौका मिलेगा

विरोधी पक्ष के सदस्य अ प कटमोशन्स देते तो बोलने क ाक त थी

श्री अम् बम रेड्डी अ पके एजवशन क जरूरत नहीं ह

श्री ही वी देशप डे डिसकशन अक्सटड कीजिय

डा बम रेड्डी यह अलग बात ह

श्री अब्दुल ग़नी गनी आज क मसला बहुत अहम ह और बहुत से ल ग अपने ख़ि लिफ़ ल त बाहर करना च हते ह जिसके पहले भी यह मामला ह उस के स मन आय ह हिमाड के शकल म न आय हो लेकिन कभी मतब जिस पर बहस ह चुक ह निजाम औ जागीरदार को ज मआवजा दिया जाता ह उसको कम करन या बंद करन के मत क यहा सब न अपने ख़ियालात ज़ाहर किय ह और च फ मिनिस्टर साहब का जवाब म नहीं भ हूँ अनसे कह गय थ कि ज गीरदारों क मआवजा कम किय जाय त उ ह न कह था कि हम जागीरदार को अकाल मिक करना नहीं करना च हते अ प देखग कि ज आम और जा जागीरदार का पूरा मआवजा ख़त्म करने के लिय मन अमडमट नहीं रखा ह लेकिन अमको कुछ देना चाहिये उस मन कह थ और आज भी म यही कहना चाहता हू अ रवल च फ मिनि मिनिस्टर य कसड मिनिस्टर (Co ce ned M n ste) य उस जानिब के मबर से वक्त यह कह जाता ह कि म ठवाड म और तेलगान म कहत ह और क ाव वस ल ग लोग परेशान ह अनके लिय ाय पसा ख़र्च करन चाहिये तो कह जाता ह कि फ़ ीन शियल सरकम स्टस (F nanc al c rcumstances) ऐसे ह कि हम ायादा ख़र्च नहीं कर सकते म पूछन चाहता हू जसे कि अभी अकब ल रेडिल मबर न कह कि अ प हुल्ड विटरेस्ट Ves ed nterest) को नमाजिदगी करते ह परन्तु अ प लोग हमेशा मिक्स्ड अकानमी (M xed e onomy) की ब ते करते ह हम मानते ह लेकिन क्य मिक्सड अकानामी यह कहती ह कि दस लाख लोग मुतास्सिर हो तो अनके लिय सिर्फ़ १ लाख रुपया ख़र्च किय जाय और जो लोग पहले से सारा पस अपन जब म लिये बठ ह अनको और ि मवाद पहु चायी जाय क्य यह कभी मिक्स्ड अकान मी का प्रिंसिपल हो सकता ह किस तरह क यह मिक्स्ड अकानामी ह आप निजाम को सफ़ख़ास के लिय लाख का मुआवजा देते ह हम किस च ज के लिय निजाम को मआवजा देन जा रहे ह जिस पर ग़ौर करन चाहिय क्या यह सफ़ख़ास निजाम की ख़ानगी जायदाद ह आप अगर इतिहास को देखग तो पता चलेगा कि यह जिस स्टट के रूलर होन क हसीयत से अनका ख़र्च चल न के लिय दूसरों से कुछ रकम देन के बजाय अनको यह अख़्तियार दिया गया था कि सफ़ख़ास के जिलों से जो कुछ आमदनी होगी अस में से सारे अख़राजात बाद के बाद जो रकम रहेगी अस म वह अपना ख़र्च चला सकते ह आज मिनिस्टरों को बगले दिय गय ह अनको मकान का किराया देन के बजाय हम कहते ह कि बिना किराया दिये बगलो म मुफ़्त म रहिय लेकिन जिस मिनिस्ट्री से हटन के बाद वे यह सके कि यह जायदाद हमारी ह जिस दृष्टि से क्या आप सर्फ़ख़ास निजाम की जायदाद कहने के लिये तयार ह निजाम अक जमाने म हदराबाद के रूलर थ अनको कोई रोकनेवाला नहीं था जिसलिये अ होंन वैसा अिंतजाम किया था कि अपन ख़र्च

के लिये जितनी रकम मिलनी चाहिये । आखिर उस वक्त जो अडमिनिस्ट्रेटस (Adm n s trators) मुकरर किये गये थे अ ह्री की तरफ से किये गये थे वे वह्री के साथी थे अडमिनिस्टेशन का सब नाम के बाद जो रकम बचेगी वह मेरे लिये होगी जिस तरह का जितआम अहोने करवा लिया था । अब जब हैदराबाद स्टेट ही बाकी नहीं रही है तो सर्फेखास का मुआवजा देने की भी क्या जरूरत है और कान्स्टीट्यूशन में कहाँ कहती है कि यह मुआवजा देना चाहिये । निजाम को सर्फेखास का मुआवजा देने की बात कान्स्टीट्यूशन की आड़ में या अुसके तहत कही जाती है कि वह देना ही चाहिये । लेकिन कान्स्टीट्यूशन में असी कोओी चीज नहीं है कि जिसकी वजह से यह मुआवजे की रकम रखी जाय । मैं मानता हूँ जसे कि आनरेबल चीफ मिनिस्टर ने कहा है कि हम अकानामिक कमाल नहीं करना चाहते । क्या आप यह कहने के लिये तैयार हैं कि ५ लाख कम करने से आला हजरत की बीबी और बच्चे भूखे मर मुश्किल होनेवाले हैं । निजाम के पास जो पसा है वह कहाँ से आया । सच पूछा जाय तो वह पसा यहाँ के लोगों का है । यहाँ के लोगों से निजाम ने लूटखसोट कर के जुल्म करके हासिल किया है । अुस पर हमारा पूरा हक है । लेकिन जिस बात को अगर बताया जाय तो चीफ मिनिस्टर साहब कहते हैं कि आप जगह बताते हैं कि यहाँ डाका डालो लेकिन मैं डाका डालनेवाला नहीं हूँ । जो चीज हमारी है अुस पर कब्जा करने का मतलब डाका डालना नहीं हो सकता । जिस पर हम हक हक रखते हैं जिसको जुल्म के तौर पर हमसे लिया गया है अुसको वापिस लेना डाका नहीं हो सकता । यह हालत होने के बावजूद जब हम अुनको पचास लाख रुपये देते हैं तो यह किस तरह से सही कहा जा सकता है । हैदराबाद की नाजुक हालत के बारे में हर वक्त कओी चीज यहाँ पेश की जाती है और अवाम की भलाओी की कोओी चीज रखी जाती है तो हर वक्त फाओीनान्शियल सरकमस्टान्सेस हमारे सामने रखते हैं और कहते हैं कि हम मिक्स्ड अकानामी को मानते हैं । यह किस तरह की मिक्स्ड अकानामी है । निजाम जो अपने पास जवाहिरात और करोड़ों रुपये की जायदाद रखते हैं अुनको और ५ लाख रुपये देने के लिये आप तैयार हैं लेकिन दूसरे लोग जो फाकाकशी में मुब्तला हैं अनके लिये पसा खर्च करने के लिये तैयार नहीं हैं ।

कान्स्टीट्यूशन के तहत जागीरदारों को मुआवजा दिया जाना चाहिये या नहीं अिसके बाबत आनरेबल मेम्बरान को हम समझाने की कोशिश करते हैं लेकिन आनरेबल मेम्बरान समझना नहीं चाहते । किसी चीज को समझाया जा सकता है लेकिन अगर कोओी समझना नहीं चाहता तो अुसके लिये दुनिया में कोओी दवा नहीं है । जागीरदारों को मुआवजा देना जरूरी है जिस चीज को अगर आप तसलीम करते हैं तो आनरेबल मिनिस्टर या गवर्नमेंट अिसको और तरीके से हल कर सकते थे । मैं पूछना चाहता हूँ कि क्या गवर्नमेंट ने जागीरदारों की पूरी जायदाद अुनके मकानात अुनकी आराजियात सब पर कब्जा किया है । असा नहीं किया गया है । सिर्फ अुनका अडमिनिस्ट्रेशन लिया है । तारीख बताती है कि जागीरदारों ने जुल्म और जबर्दस्ती से जायदाद हासिल की है और वे अुससे फायदा हासिल कर रहे हैं । लेकिन अब जागीरदारों की जागीरात का अडमिनिस्ट्रेशन लेने के बावजूद वे फाकाकशी में मुब्तला नहीं हुअे हैं । अुनकी अकानामिक कमाल नहीं हो रही है । अिसके बावजूद भी अुनको १८ करोड़ मुआवजे के तौर पर देने का फसला किया जा रहा है । अिसकी क्या जरूरत है । निजाम के राज में जितने जुल्म लोगों पर होते थे अुससे कओी गुना जुल्म जागीरदारों ने अपनी रिआया पर किये हैं

अिल्लेजीटीमेटली (Illegitimately) रिआया की लूटखसोट की गयी ह । लोगो की हालत बरबाद की गयी थी और अुनको जीना भी मुश्किल कर दिया था । असे लोगो को मुआवजा दिया जा रहा ह तो क्या कहा जाय ? अगर आप समझते ह कि कान्स्टीटयूशनकी अुनको कुछ न कुछ मुआवजा देना चाहिय तो म कश्मीर का अुदाहरण आपके सामन पेश करन के लिय तैयार हू वहा पर जागीरदारो को कितना मुआवजा दिया गया और किस तरह से अुनको खतम किया गया ? कान्स्टीटयूशन का लिहाज रखते हुअ अुनको कश्मीर म खतम किया गया कान्स्टीटयूशन को बालायेताक रख कर नही किया गया । चिना और पूछ की जागीरात थी । चिना की जागीरदारो का सालाना अिनकम ४ हजार के करीब था । लेकिन जब अुनकी जागीरात गवनमट न अपन कब्ज म ली तो यह तय किया गया कि अुनको सौ या दो सौ रुपय माहवार अुनकी जिन्दगी तक दिया जाय । अुनके फामिली मबस को देखते हुअ यह रकम तय की गयी और कोअी जायदाद अुनके पास नही छोडी गयी । जिस तरह से यहा के जागीरदारो ने जुल्म और जबदस्ती से लोगो से जायदाद हासिल की थी अुसी तरह से वहा के जागीरदारो न भी की थी । लेकिन वहा पूरी जायदाद गवर्नमेंट ने अपने कब्ज म ले ली । अिसी तरह से पूछ की जागिरात की हालत थी । वहा तो अेक अेक जागीरदार की आमदनी दस दस लाख की होती थी और वहा के जागीरदार की यह शान थी कि वे किसी किसान की ओनरशिप टू दि प्रापर्टी (Ownership to the property) नही मानते थ । और किसानो की यह हालत थी कि आज किसान यहा ह तो कल वहा ह । लेकिन अब अुन सब को खत्म कर दिया गया ह । म अज करूगा कि यहा के जागीरदारो को जितनी बडी रकम देन की क्या जरूरत ह ? स्टटमेन्ट्स म जो बताया गया ह कि व १ ६४५७ और ९२ लाख और ४२ लाख जो निजाम को दिय जा रहे ह वह देन की जरूरत नही ह अक पाअी भी देन की जरूरत नही ह । बाकी जो पचास होती ह अुनको दी जाय । लेकिन मैं यह कहूगा कि अुनको पाच दस या सौ रुपय माहवार देन के बजाय अक मुश्त रकम दी जाय ताकि वे अपन जीवननिर्वाह का कुछ साधन ढूढ सके कुछ धधा कर सके । आज हमारे यहा बहुत कम असे जागीरदार ह जिनकी हालत बहुत खराब है । असे जागीरदारो को अिमदाद देन के लिय हम अतराज नही ह । लेकिन जो बड बड जागीरदार ह अुनको किसी तरह का मुआवजा देन की जरूरत नही ह । अगर कान्स्टीटयूशन का सवाल पदा होता ह तो कश्मीर की तरह अुनके मेन्टनन्स (Maintenance) के लिय आप कुछ रकम अुनको देना चाहते ह सौ सौ या दो सौ रुपय माहवार दे सकते ह । अिस तरह से आपकी कान्स्टीटयूशन का झगडा भी खत्म हो सकता ह । लेकिन आप अिसको नही करना चाहते । जहा खच करना चाहिय वहा खच नही किया जाता लेकिन जहा जरूरत नही ह वहा ज्यादा रकम खच की जाती ह । मालूम होता है कि निजाम के जवाहरात यहा से बबअी जाते ह और वहा से लदन जाते ह या और कहा जाते ह मालूम नही । गवर्नमट अिसको अच्छी तरह से जानता होगी । यहा के लोगो की जायदाद अिस तरह से यहा से खिसक रही ह । बजाय यहा की रिआया को अिस जायदाद का फायदा मिलने के वह आहिस्ता आहिस्ता बाहर जा रही ह और बाहर भजन की कोशिश हो रही है । अेक आनरेबल मेंबर न कहा कि यहा क्या क्या बाते हो रही ह लेकिन अुनका मुझ अिल्म न होन से म अुस पर तकरीर नही करूगा । लेकिन कान्स्टीटयूशन की आड लेकर अैसे शख्स को पचास लाख देने की हमारे गवर्नमट को कोअी जरूरत नही ह । मुमकिन

ह कि यह जवाब आयगा कि हमन अुनके साथ वादा किया था । हमारे नताओ न अुनके साथ वादा किया था । अिसलिय वेसा पडता ह लेकिन म पूछना चाहता हू कि क्या अ पन या आपके नताओ न अव्वाम से जो वादे किय थ अुनको अ पन पूरा किया है ? अक शरस का वादा पूरा करना चाहते हैं लेकिन अव्वाम के साथ किय गय हजारो वादो को पूरा नही करते अनको भूल जाते ह । खुसूसन जब कि वह जितनी मुश्किलात म पडी हुअी ह वसी हालत म जो रकम मागी जाती ह असको कसे माना जा सकता ह ? वादा तो असे शरस से किया जा सकता ह जिसन अपनी रिआया के लिये या कम से कम अपन मुल्क के लिय कुछ अच्छ काम किय ह जिसन अपनी रिआया को लूटा ह अुस पर जुल्म किय ह जबरदस्ती की ह औरतो की अिज्जत को धक्का पहुचाया ह असे शरस के वादे की पाबन्दी करने के लिय आप तयार ह लेकिन अव्वाम से जो वादे किये गय थे वे पूरे करन के लिय आप तयार नही है अव्वाम के वादे पहले पूरे करन चाहिए चाहिय । अगर आपके नेताओ ने असे गलत वादे किसी से किय ह तो आपको कहना चाहिय कि हम अुस वादे को पूरा करन के लिये तैयार नही ह और अिसलिय हम अिस रकम की मंजूरी के लिय अिजाजत नही दे सकते ।

شری محمد داور حسین (نظام آباد) میں سپیکر صاحب کا ایک ور ا ما وری لمٹ کر اس ایوان میں آیا ھے علی حضرت میر عثمان علی خان

شری وی ڈی دسپانڈے ہدگان عالی

سری داور حسین اعلی حضرت میر عثمان علی خان دگان عالی سعالی خلد اللہ ملکہ کو ور انکے و سگاں نسی جاگیرداروں کو دیئے ولی رقومات سے ڈھانچے کی رو سے دیاسکتی ھیں ا نہیں ہ مسئلہ آج ایوان میں ر ھب ھے علحضرت میرعثمان جان مد ظلہ کے گذشتہ کارناموں سے متعلق اور س رقم کی منظوری سے متعلق جو خیالات اور جن جذبات کا اظہار وس جا ب کے آنر ل ممبرس نے کیا ھے یں سمجھتا ہوں کہ اس جا ب کے آ ل ممبرس کے جذبات اوس سے کچھ کم نہیں ھیں اس مسئلہ ر ھم ب متفق ھیں کہ یدر اباد کے سیاسی ڈھانچے کے صحیح راستہ ھموار کرنے میں جس ر ب ور ید اب کرنے کی ذمہ دار اگر کوئی شخصیت ہوسکتی ھے تو وہ ھم ا لی ح ب میرعثمان علی ان کی ب بھی انکی ر مہ دو ساں اور سازشیں اگر سا ہ ھوں تو میں آپکو یں دلانا چاھتا ھوں کہ حیدر آباد میں عوامی حکومت ح سے بہت پہلے قائم ھوچکی ھوتی وس زمانے میں جبکہ اسٹیٹ میں موجود سیاسی جماعتوں نا ح یدر باد اسٹیٹ کانگریس کا وجود نہیں ہ تھا اوسوقت بھی حیدر اباد کے مختلف طبقات اور فرقوں نے جن میں مسلماں ھندو پارسی عیسائی سب ھی شریک ھے اور جنکے دلوں میں عوامی جذبے کی تڑپ تھی اس امر کی کوشش کی تھی کہ ملک میں کسی نہ کسی قسم کی عوامی حکومت قائم ہو

[Mr Speaker in the Chair]

ہ اوس زمانے کی بات ھے جب میں کالج میں زیر تعلیم تھا کالج سے باھر نکلکر میں نے بھی اس ڈھنگ سے کام کرنے کی کوشش کی تھی ھم نے ایک پاٹی بنائی تھی جس

نے ر ا ـ ل گورنمنٹ (Responsible Govt) قائم کرنے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھکر کام کرنے کی کوشش کی جماعت اتحاد و ق (Congress Union) کے نام سے بہ جماعت بنائی گئی تھی لیکن اسکے خلاف بھی دربار کی سازشیں کارفرما تھیں ایک صاحب جو مسلمان اور لیڈر تھے وہ اس جماعت کے رکن ہوگئے تھے دربار کی سازش کا شکار ہوگئے دوسرے ہی روز انکے مکان پر دربار سے خاصہ کا جوان چلا آیا ہاں میں نے یہ ساموس کر کہ انہوں نے ایک روز یہ کہا کہ یہ جماعت مسلمانوں کے خلاف جانے والی جماعت ہے اور میں نے استعفا دیدیا دوسرے ہی روز انکے پاس خاصہ بھیج جاتا ہے جاگیرداروں کے ... اوس زمانے میں خاصہ کی کیا اہمیت تھی اس سے آپ واقف ہیں انکے اس اقدام کو گویا خوشنودی مزاج عالی حاصل ہوگئی اسلئے میں کہونگا کہ حیدرآباد کی عوامی حکومت کو قائم ہونے سے روکنے کی اگر کوئی شخصیت ذمہ دار ہے تو وہ میر عثمان علی خاں کی واحد شخصیت ہے میرے لائق دوست لیڈر آف دی سوشلسٹ پارٹی نے یہ کہا کہ ایسی سازشیں آج بھی ہورہی ہیں اور میر عثمان علی رنگ میں اندر اعلیٰ کے حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے مصداق اس شعر کے کہ

سلاطین سلف سب ہوگئے ندر اجل عثمان
مسلمانوں کا آخری سلطنت ہے ہے عثمان باقی

میں میرے دوست سے ادب کے ساتھ یہ کہونگا کہ وہ مسلمانوں کو اتنا بھولا اور کم عقل سمجھتے ہیں کہ ایکبار وہ اور میر عثمان علی خاں کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہونے کا امکان ہے تو یہ انکی بھول ہے حیدرآباد کا مسلمان شاہی میں مفاد پرستوں کے لگائے ہوئے میں نعرہ میں آکر اتنا سب کچھ کھو بیٹھا اور صرف خلافت اور حد سے گزاری کے حد درائع پیدا کرسکتا تھا تو آج بڑی حد تک ہم سمجھ چکے ہیں اس اقلاب سے دوچار ہونے کے بعد مسلمان دردر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں اب وہ کسی طرح اسی مفاد پرستانہ سازش کا (اگر اس میں ... کوئی اصلیت ہے) شکار نہیں ہوسکتے مانا آج دکن کے مسلمان پریشان ہیں انکے دماغ پراگندہ ہیں لیکن ان پریشان حال افراد سے حکومت کی حریف سیاسی جماعتیں ہمدردی کا اظہار اس طرح سے کرتی ہیں اور ایسا تیر لگاتی ہیں جو ان پریشان دماغوں میں مزید انتشار اور پریشانی پیدا کرکے ان میں جھوٹی امیدیں قائم کرادیں

اسپیکر صاحب کے نام سے میں جملہ سیاسی جماعتوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اگر ان میں ایسے کی دردمندی اور احساس باقی ہے تو ان کو ہرگز یہ نہ چاہیے کہ وہ مسلمانوں کی بے بسی سے سیاسی اغراض کیلئے ناجائز فائدہ حاصل کریں بلکہ صحیح اور اصولی نقطہ نظر سے بحیثیت اہل ملک کے ساتھ انکے فائدہ کیلئے جو ہوسکتا ہے وہ کیا جائے مسلمان کی حالت یہ ہے کہ صدیوں سے زیادہ بیماری سے وہ مطمئن ہوتا ہے کیونکہ حیدرآباد کے سامنے دور ... نعروں کے ذریعہ سکو ابھار کر بیماری کا عادی بنادیا ہے مسلمان اپنے لیے صحیح طریقہ عمل متعلقہ حالات کی مناسبت سے متعین نہیں کرسکے ہیں انکے لئے موزوں [illegible] ترقی کی راہ پر لیجانے والے نہیں ہوسکے اور نہ یہ انکے لیے کوئی صحیح حل تلاش [illegible]

اگر کسی جماعت کو واقعی ان کے مشکلات سے ہمدردی ہے تو وہ ہمدردی یہ کہ اور ملک کے ساتھ پوری ... سچائی کے ساتھ کی جائے اور ان کو حالات سے مطابقت پیدا کرنے کی طرف لے جانے کی کوشش کی جائے تاکہ وہ سچائی کے راستے پر رہکر صحیح طریقے سے اپنی محنت پوری اور زیادہ کوششوں سے دیگر اہل ملک کے ساتھ اپنا پیٹ پالنے کے ذرائع تلاش کریں آج کا مسلمان اتنا بھولا بھالا نہیں ہے کہ وہ میر عثمان علی خان کی لوٹ کھسوٹ اور انکی سازشوں کا مکرر شکار ہوجائے آج مسلمان اس قدر بھی گمراہ نہیں ہیں کہ وہ کسی طریقہ سے میر عثمان علی خان کی سازشوں کا شکار ہوجائیں

شری بی راجہ رام: آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے میں نے عام مسلمانوں کے بارے میں نہیں کہا ہے اس زمانے میں نظام صاحب کے طرف جو لوگ رہے ہیں جو انکی سازشوں میں شریک رہے ہیں میں نے ان سے متعلق کہا تھا کہ آج پھر وہی کارروائیاں شروع کررہے ہیں میں نے عام مسلمانوں سے متعلق نہیں کہا

ڈاکٹر ایم چنا ریڈی: شاید اب آنریبل ممبر کی رائے بدل گئی ہے

شری داور حسین: میں جناب سپیکر صاحب کے ساتھ کہونگا یہ کہا گیا کہ میر عثمان علی خان اپنی فرقہ پرستی میں مبتلا ہیں ہندوؤں کو ہندو ہونے کی وجہ سے اپنے اس سے ملازمتوں سے نکال رہے ہیں اس کا کیا مفہوم ہوسکتا ہے بہرحال میں نے اپنی حد تک آنریبل ممبر کی تقریر کا جو مفہوم سمجھا اس کا میں نے ذکر کیا حیدرآباد کا مسلمان سابق میں اتحاد المسلمین کے نعروں کا شکار ہوا تھا اتحاد المسلمین کا نام اور اسکے نشان مٹ چکے ہیں اور ایوان جانتا ہے کہ واحد میر عثمان علی خان کی بنیاد پرستانہ سازشوں اور درپردہ ریشہ دوانیوں کا نتیجہ تھی انڈین یونین سے جو معاہدہ ہونے والا تھا اگر وہ تکمیل پاجاتا تو حیدرآباد پر پولیس ایکشن نہ ہوتا مگر میر عثمان علی خان کی سازشوں اور انکے سرکار کے ریشہ دوانیوں سے یہ معاہدہ عمل میں نہیں آسکا اور حیدرآباد میں پولیس ایکشن کی نوبت آئی ان سازشوں میں شریک رہنے والی ایک ہستی کا مجھے نام لینے کی اجازت دیجئے نواب دین یار جنگ جو اس زمانے میں کمشنر کوتوالی تھے عوام کے اس مجمع کو نہ روک سکے جو معاہدہ لیکر جانے والے پلین (Plane) کو روکنے کیلئے جارہا تھا حالانکہ کسی طرح باور نہیں کیا جاسکتا کہ ایک معتمد کمشنر پولیس فوج کی بھاری تعداد کے باوجود اس مجمع کو روکنے میں ناکام رہ سکتا تھا اس سازش کے باعث حیدرآباد اور انڈین گورنمنٹ کے درمیان پیسفل اگریمنٹ (Peaceful agreement) ہوسکا یہی وجہ ہے کہ دین یار جنگ یا اسی قسم کے اور لوگوں کو انکی سابقہ وفاداریوں کے انعام میں میر عثمان علی خان نے اپنی ڈیوڑھی سے وابستہ کردیا ہے جو نہ میر عثمان علی خان کی مرضی وارث نہیں بلکہ اپنے مقصد کے دعا اروں کو برقرار کرنا ہے جس سے عام مسلمانوں کو کوئی تعلق نہیں ہوسکتا اوس وقت بھی اعلحضرت کی ذات سے صرف ایک خاص گروپ کے لوگ ہی اسکاتھ

کرتے تھے محض حیدرآباد کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی کو میسر نہیں آ جاتا تھا میں موجود ہوں میرے ساتھ ہی پڑھے ہوئے کامریڈ مخدوم محی الدین آنریبل رکن حضور نگر بھی یہاں موجود ہیں وہ جانتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ ہم اس زمانے میں بھی اپنی جیبوں سے کما کر اپنی کالج کی فیس ادا کرتے تھے اپنی کمائی کی روٹی کھاتے تھے اور کوئی بھی محض مسلمان ہونے کی بنا پر ہماری مدد نہیں کرتا تھا برخلاف اسکے باہر سے آئے ہوئے لوگوں کو جو اکثر واسکان سے ہوتے آتے ہی وظیفہ جاری کردیا جاتا بہر حال کسی مسلمان کے ساتھ میر عثمان علی خان نے یا کسی جاگیردار نے محض مسلمان ہونے کی بنا پر بھی امتیازی سلوک نہیں کیا صرفخاص اور جاگیرات کے معاوضہ کی ادائی قبول کرنے کی یہ ذمہ داری ان ہستیوں پر ہے جنہوں نے حیدرآباد کے اختلاف کو کم سے کم نقصان رساں بنانے کیلئے کوشش کی تھی اس ہاؤس کے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ حیدرآباد اسٹیٹ کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ جاگیرداروں کے ظلم واستبداد کا شکار تھا رعایا ہر جگہ سسک رہی تھی یہ آنجہانی سردار پٹیل کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اس بلا سے نجات پاچکے ہیں انہوں نے اس اختلاف کا اختتام کو حتی الامکان پر امن طریقہ پر سر انجام دیا اس سلسلہ میں نظام اور جاگیرداروں سے کچھ کمٹمنٹس (Commitments) کئے گئے ایک ذمہ دار حکومت کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ اپنی پیشرو حکومت کے ان معاہدوں کا احترام کریں انکا یہ مقصد نہ تھا کہ اس طبقہ کو زیادہ دولت مند بنایا جائے یا انکے گھر بھرے جائیں بلکہ مقصد دراصل اختلاف کو کم سے کم نقصان رساں اور پیسفل (Peacetul) رکھنا تھا چنانچہ ایسے ہی معاہدات کے تحت صرفخاص اور جاگیرات ضم ہوئے یونین گورنمنٹ نے صرفخاص اور جاگیرات کے معاوضے دینے کا معاہدہ کیا اور سابقہ حکومت نے جو بجٹ عوامی حکومت کے چارج لینے سے قبل تیار کیا تھا اس میں اس معاوضہ کے ایٹم (Item) کو چارجڈ ایٹم (Charged item) کی حیثیت دی تھی تاکہ یہ آئندہ معرض بحث میں نہ آسکیں لیکن عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے حکومت میں آنے کے بعد ہم غور کررہے تھے کہ اس ایٹم کو بھی قابل رائے دہی ہونا چاہئے ہم نے اسکی کوشش کی شاید اوس جانب کے آنریبل ممبرس کو ان کوششوں کا کسی نہ کسی طرح علم ہوگا تو انہوں نے بھی اسکی مانگ کردی بہر حال یہ ایٹم ووٹیبل (Votable) قرار دیدیا گیا ہے اور جس پر آج بحث ہورہی ہے آج ہم اس ڈیمانڈ پر اسلئے ووٹ دینا چاہتے ہیں کہ اسٹیٹ کو آزمائیں اور یہ دیکھیں کہ میر عثمان علی خان السابق کے حدیہ سے کس قدر کام لیکر عوام کی مدد کیلئے آگے بڑھتے ہیں کس حد تک ہمارے جاگیردار عوام کے مسائل سمجھ کر عوام سے تعاون کرتے ہیں ماضی میں تو انہوں نے عوام سے ہمدردی کا کوئی خاص ثبوت نہیں دیا مجھے وہ واقعہ یاد آتا ہے جبکہ یہاں کے ایک بہت بڑے جاگیردار نے جاتے ہوئے پوشیدہ طور پر زیورات و مال و دولت وغیرہ برآمد کرنے کی مجرمانہ کوشش کی ایسے ہی جاگیردار جو عوام کے مفادات اور رجحانات کے خلاف کام کرتے رہے ہیں

انکی سبب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ آئندہ عوام کا کس حد تک خیال رکھتے ہیں اور کس حد تک عوام کیلئے مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ اگر ہمارے اس تجربہ میں وہ ناکام ثابت ہوں تو آئندہ سال ہم اس پر غور کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم پلڈر بورڈ اور ان ساہوکاروں پر جو اس کے ذمہ دار ہیں یہ مطالبہ کرینگے کہ ان معاہدات میں تبدیلی کریں۔ ہم نظام سے بھی مطالبہ کرسکتے ہیں کہ وہ جو ابھی تک ملی ہے اس رقم کو منسوخ کرکے عوامی ہمدردی کا ثبوت دیں اور یہ عوام کے فائدہ کیلئے ہم اسے حق کو استعمال کریں گے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں حکومت کے مطالبہ کی تائید کرتا ہوں۔

* شری وی ڈی دیشپانڈے: مجھے یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ یہ آئٹم (Item) اودھر کے ایک لاکھ کی کوششوں کی وجہ سے ہاؤس میں ڈسکشن (Discussion) کیلئے آتا ہے۔ میں مبارکباد دیتا ہوں اور میں دلی مبارکباد دونگا کہ اوس جانب کے آنریبل ممبرس اس ڈیمانڈ (Demand) کو ٹھکرادیں۔ میں اون آنریبل ممبرس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس ڈیمانڈ کو ووٹ نہ دیکر اسکو ناکام کردیں تو اوسکے معنی کبھی نوکانفیڈنس (No confidence) کے نہ لینگے۔ ہم اسکو ٹھکراسکتے ہیں۔ منصفانہ طور پر ٹھکرا سکتے ہیں۔ اگر آپ اسے ٹھکرادیں تو اسکے معنی عدم اعتماد کے نہیں ہونگے۔ اس ضمن کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چند لوگ دھوکہ دیتے ہیں اور چند دھوکہ میں آتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہاں دھوکہ کون دیتا ہے اور دھوکہ میں کون آتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس آئٹم (Item) کو یہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ حکومت نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ہم نے اسکو منظور کیا ہے۔ آپ بھی آئندہ اسکو منظور کیجئے۔ مرفہ وارث کا سوال اٹھایا گیا۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ مسلمان نظام کے پیچھے نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں آج کونسی چیز حائل ہے؟ بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ اگر تمام مسلمان بھی نظام کے پیچھے ہوں تو اسطرح اتنی بڑی رقم ہرایک پیراسائٹ (Parasite) کو نہیں دینا چاہیے۔ اور میں کہونگا کہ میرے اس مطالبہ کو ملک کے ۹۹ فیصد لوگ ماننے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن ایک طبقاتی کانشس میں (Consciousness) آپ کے دل میں ہے کہ کانگریس پارٹی کے ذمہ دار اور رسدار اسکی تائید نہیں دیتے حالانکہ اسکے خلاف کوئی دلیل ہمارے سامنے پیش نہیں ہوئی۔ خصوصاً آنریبل ممبر ہادی داور حسین (معاف کیجئے مجھے انکی کانسٹی ٹیوئنسی (Constituency) یاد نہیں ہے) انہوں نے کوئی خبر ایسی پیش نہیں کی جس سے یہ معلوم ہو کہ معاوضہ کے روکنے میں کوئی رکاوٹ ہے۔ آج ایک ممبر نے یہ کہا تھا کہ نظام کا ایسی ہوپ (Institute) ایک ڈیڈ ہارس (dead horse) کا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انڈین گورنمنٹ نے یہ ڈیڈ ہارس کیوں پریزنٹ (Present) کیا ہے۔ ہم ایسے گھر میں رکھے ہوئے ہیں اور اسکی درگت ( )

*Confirmation not received.

پھیل رہی ہے۔ کیوں ایسے اہم مسئلہ پر دھیان نہیں دیا جاتا؟ میں کہتا ہوں کہ ہندوستان بھی
یہ حکومت ہند نے میں پریزنٹ (Present) کیا ہے جس سے سالانہ ایک کروڑ
روپیہ کھلانا پڑتا ہے۔ ریاست میں ہندوستان میں ہی کا اثر اور راستہ نہیں
کر سکتی۔ میں حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اسی طرح کو ... ہے۔ اس
کے اس سبب تمام عام ہیں وہاں و اکثر ل کیا ہے۔ کیا ہماری گورنمنٹ کا بھی
(Bankrupt economy) ہے۔ داست نہیں کی عوام اسکے ساتھ نہیں
ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ حیدرآباد کے عوام نے حیدرآباد کے مستقبل کی بابت فیصلہ
کر لیا ہے۔ جب یہاں کروڑوں عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ نظام ہٹایا جائے تو آج
... تو میں کہتا ہوں کہ عوام کو رکھ کر
اس پر کیوں ہمارے دیش کا ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے؟ میں کہونگا کہ اگر آپ
وہپ (whip) اٹھا لیں اور کھلے طور پر رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے
تو میں کہونگا کہ آپ کے یہ دونوں ڈیمانڈس (Demands) کٹ سکتے ہیں
لیکن آپ کی مکس اکانمی (Mix economy) سرمایہ دار اور جاگیردار کے
انٹرسٹس (Interests) کا تحفظ کرتی ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ
مکس اکانمی آج فیل (Fail) ہو چکی ہے۔ آج یہ آپ کے اس کامیاب نہیں ہو سکی
نظام سے یہ کہا گیا کہ وہ ... لاکھ معاوضہ میں کم از کم ... کر کے صرف
۲ لاکھ روپیہ لیں۔ لیکن معلوم ہوا انہوں نے کہا کہ مسٹ نظام کے رسالے سے انکے
خاندان کے ۲۰۰ ہزار لوگ ۲ لاکھ روپے سے روزینہ پاتے ہیں اور باقی روپیہ وہ لیتے
ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ خود انکا ذاتی جو کئی کروڑ روپیہ ہے اس میں سے ان
لوگوں کیلئے کیوں خرچ نہیں کر لیتے؟ اور آپ ہیں کہ اسی ڈھنگ کو ... چاہتے ہیں
حالانکہ نظام کے پاس اس وقت اتنی رقم ہے کہ وہ ان لوگوں کی سب دیکھ بھال کم از کم
... تک آسانی سے ... کر سکتے ہیں۔ ہمیں ایک پائی دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔
میں چیلنج کرتا ہوں کہ اب کسی بھی کانسٹی ٹیونسی (Constituency)
کو کال کر وہاں ووٹ لے لیجئے۔ آپ وہپ (Whip)
استعمال نہ کیجئے۔ عوام کی رائے نظام کی بابت صاف صاف واضح ہو جائیگی۔ کب
تک عوام کے آڑ میں چھپی رہیگی؟ ایک نہ ایک دن وہ ابھر آئیگی۔ آپ نظام کے
خلاف قدم اٹھانے کیلئے کیوں ڈرتے ہیں جب کہ آپ سمجھتے ہیں کہ عوام آپ کے ساتھ
ہیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ خود آپ کے پیچھے (Benches) میں کئی آنریبل ممبر
اسکو پسند نہیں کرتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس ... لاکھ کی رقم بند کر دیا جائے اور
پرائیوی پرس کیلئے دیئے والی رقم آئندہ سال سے بند کرنے کیلئے حکومت ہند سے
خواہش کی جائے یا کم از کم یہ رقم کم کی جائے۔ جب آپ گریجوالزم
(Gradualism) پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو اس میں آپ کی طرف سے کچھ نہ کچھ
کٹ (Cut) کیا جانا چاہئے تھا۔ کب موقعہ آنا چاہئے تھا۔ آپ پوری رقم منظور
کرتے ہیں۔ میرے میں انکی کم وقت تھا کہ کسی جوڑے اگر کھانے کیلئے ڈھونڈ دی

تو جب تک کھانا کھا نہ لیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اس کا دعویٰ درست یا صحیح ہے
میں یہ بات آپ کے توسط سے پنڈت پنت او حکومت ہند کے اس سمجھانا چاہتا ہوں کہ
کیا آپ ایک لیے نظام ہے کیا ہوا وعدہ زیادہ اہم سمجھتے ہیں یا پ نے جو دو کروڑ
انسانوں سے جو وعدہ کیا ہے وہ زیادہ اہم ہے ؟ یا کس حد تک ٹھیک ہے کہ ہم ایک کروڑ
روپیہ اٹھا کر ایک شخص کے حوالہ کردیں ؟ پنڈت پنت جی کو آج جس طرح آندھر کے تمام
کے بارے میں عوام کی مانگ کو مانا پڑا اسی طرح اگر آج اس ایوان سے متفقہ طور پر یہ
مانگ کی جائے کہ نظام کو دیا جانے والا ( ) لاکھ روپیہ بند کیا جائے تو کوئی شک
نہیں کہ ایسی عوام کا یہ مطالبہ ماننا ہی پڑیگا (Cheers) میں پھر یہ
عرض کرونگا کہ آپ کی مکسڈ اکانومی (Mixed economy) ہے جس میں
جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا ہاتھ ہے و مسٹر پنت کو اس بارے میں روک کے رکھنگے

دوسری طرح جاگیرداروں کے تعلق سے میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں میں نے
ہاؤز کے سامنے پہلے بھی ایک اپیل (Appeal) اور پروپوزل (Proposal)
رکھا تھا لیکن اس کو نہیں مانا گیا پچھلے دس سالوں میں جاگیرداروں نے لاکھوں
کروڑوں کا معاوضہ حاصل کرلیا ہے یہ بھی اگر یہ مان لیا جائے کہ کسی ہوس کے
تحت معاوضہ دیا جا رہا ہے تو وہی معاوضہ دیا جانا چاہیے جو مناسب کمپنسیشن
ہوسکتا ہو میں نے اس سلسلہ میں معلوم کرنے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ اس سال
ایک کروڑ سے ایک کروڑ بیس لاکھ تک روپیہ معاوضہ دینے کے لیے رکھے گئے ہیں
پچھلے دو ڈھائی سالوں میں جو معاوضہ ان کو دیا گیا وہ چار کروڑ چار میں لاکھ ہے جب
اتنا معاوضہ ان کو مل گیا ہے تو پھر یہ اٹھارہ کروڑ انہیں اندر دس سال میں کیوں دے
جا رہے ؟ انہیں تو ایک چوتھائی معاوضہ مل گیا اسی صورت میں اصولاً میں یہ
پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سے زیادہ معاوضہ ان کو ملنا چاہیے تھا ؟ جب جاگیرداروں کو
معاوضہ دینا طے کیا گیا تھا اس وقت ان جاگیروں کو جس طرح سے رکھا گیا کہ اس وقت
جاگیری علاقوں میں کیا اسسمنٹ (Assessment) تھا وہاں تو دیوانی کے مقابلہ
میں دوگنا تگنا جو کیا دھار قائم تھا آکشن ایبل ہیڈس (Auctionable heads)
کے تحت جو معافی دیوانی علاقوں میں دی گئی وہاں نہیں دی گئی دیوانی علاقے میں
جو کمپنسیشن (Compensation) دیا گیا وہ دس آنے آٹھ آنے تھا لیکن وہاں جو
کمپنسیشن دیا گیا وہ دس آنے تھا اس طرح ایک چوتھائی کمپنسیشن دیا گیا ہے اس
کے علاوہ ان جاگیری علاقوں میں کوئی بھی بلڈنگ وغیرہ کے کام نہیں ہوئے اس
لیے اگر ہم یہ کہیں کہ ایسی صورت میں ( ) کروڑ کے معاوضہ میں سے صرف ایک
چوتھائی معاوضہ ہی ان کو ملنا چاہیے تو کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہوسکتے ؟
اگر ان باتوں کو پیش نظر رکھا جائے جو میں نے ابھی کہی ہیں تو معلوم ہوگا کہ
اب تک جو معاوضہ دیا گیا ہے وہ ان کے لیے کافی ہے و وہ ان کا واجبی معاوضہ ہے اس
سے بڑھکر کچھ نہیں دیا جاسکتا ان کو ایک چوتھائی معاوضہ مل چکا ہے اگر آپ کمپنسیشن

ایکٹ (Commutation Act) کے تحت معاوضہ دیا جا رہا ہے ہیں تو بھی سو روپے ہزار کروڑ کا معاوضہ کافی ہے و بھی ... جاگیری علاقوں میں ... ملنگ کے نام ہوئے ہوں یا وہاں کے رعیتوں کو ہو گئے ہوں و ہ کوئی بھی شخص معاوضہ کا مستحق نہیں ہو سکتا اور جاگیری علاقوں میں دو لاکھ سے زیادہ لوگ ... وصول کرتے تھے اور ... ان کے عرصہ کو سامنے رکھا جا سکتا تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے وہاں سے کافی انکم (Income) حاصل کیا ہے اس لئے یہ لوگ اب چار کروڑ روپے کے معاوضہ کے مستحق نہیں ہو سکتے ... ان کے روپیوں کے معیار کو کسی طور کہکر ان کے معاوضہ کا نہیں کیا جائے تو میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ سات کروڑ سے ایک ہی ... ان جاگیرداروں کو نہیں مل سکتی ... چھپلے ڈھائی سالوں میں انہیں ... معاوضہ مل گیا ... کے تحت انہیں ایک ... بھی نہیں دیا جا سکتی لیکن اس امر کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ہم اس سکنل بھی ... ہیں کہ ... ان جاگیرداروں کو ... ان کو ... اس آمدنی کے ... دوسرا کوئی راستہ نہیں ... کوں ... جیسے دیکھا جا رہا ہے ... اور مثل حضرت مسیح نے کہا کہ ... ان جاگیر داروں کو ... ادھر ادھر گھومتے ہوئے دیکھا جائے ہیں ؟ ... ان لوگوں کو راستوں پر ... ہوا دیکھا جاتے ہیں ؟ ... ہم نہیں سوچا ... ہیں کہ ایک ری ... فنڈ (Rehabilitation Fund) ایسے لوگوں کے لیے قائم کیا جا سکتا ہے جن کو ایک ... معاوضہ ادا کرتے ہیں ... ہوگا ... ہاؤز کے معلومات کے لیے کچھ فیگرس ہاؤز کے سامنے لا رہا ہوں جن جاگیرداروں کو ... دیا جا رہا ہے ان کی تعداد (۲) (۳) ہے ان کے (۳) حصہ دار ہیں ... (۹۹۸) ہیں ان میں سے اگر لائنس شیر (Lion s share) کے طور پر جن لوگوں کو سالانہ ... روپیہ سے کم آمدنی ملتی ہے ان کو نکالا جائے تو ان کی تعداد (۸) ہوگی یہ ایسے جاگیردار ہیں جن کا معاوضہ ایک روپیہ سے لیکر ہزار سو روپیہ سالانہ تک ہے ... سے یہ چلتا ہے کہ ان (۳) جاگیر داروں میں سے (۸) ایسے جاگیر ... ہیں جن کو تھوڑا سا معاوضہ ملتا ہے ... ہیں ... زیادہ رقم ملتی ہے ... حصہ ... ان کی تعداد (۹۳) ہے ان میں سے (۳) ایسے ... جن کو ہزار سو سے کم رقم ملتی ہے ... یہ سبھی بہر لوگوں کو زیادہ رقم ملتی ہے اسی طرح (۹۹۸) گزار ناموں میں سے (۸) ایسے لوگ ہیں جنہیں ہزار سو سے کم رقم ملتی ہے باقی اور رکی ملازم ... سبھی بہر لوگوں کو ملتی ہے ... میں ہاؤز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کا معاوضہ کیوں بند نہیں کیا جاتا ؟ جیسا کہ میں نے کہا ہزار سو سے نیچے جن کو رقم ملتی ہے ان کو معاوضہ جاری رہنا چاہیے لیکن ہزار سو سے اوپر جو لوگ ہیں ان کی رقم بند کر دیا جائے ... ان کے ... ورثا کہ ... سال تک جاری رکھا جائے ... سال تک ان کو ... دیا جانا چاہیے اگر ... طرح عمل کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ... صرف (۲) لاکھ روپیہ ... سالوں میں ... گویا

سالانہ (۲) لاکھ روپیہ ان جاگیرداروں کو بچے ہوئے ایک روپیہ سے لیکر پانسو روپیہ سالانہ معاوضہ لئے ہیں ان کی حد تک میں یہ مانے کو تیار ہوں کہ آج بھی ان لوگوں تک نہیں معاوضہ پانا چاہئے لیکن جو بڑے بڑے جاگیردار ہیں جن کے پاس بڑی بڑی جاگیریں ہیں لاکھوں روپیوں کے جو حقدار ہیں وہیں معاوضہ بند کیا جانا چاہئے جب آپ نے اب تک بڑے جاگیرداری نظام کو ختم کیا ہے ہیں تو پھر چھوٹے چھوٹے جاگیرداروں کو بھی کیوں پال رہے ہیں ؟ جب ملک میں بڑے پیمانہ پر بیروزگاری پھیلی ہوئی ہے تو پھر آپ کیوں ان بڑی رقم خرچ کرتے ہیں ؟ میں جاگیروں اور جن جاگیرداروں کے دوستوں سے اتنا عرض کرونگا کہ کانسٹی ٹیوشن پر عمل کرتے ہوئے اپنے مساوات قائم رکھتے ہوئے یہ معاوضہ بند کرسکتے ہیں دیوانی کے دھاروں کو اگر پیش نظر رکھا جائے اور اوس کے معاملہ میں جاگیری علاقوں کے دھاروں کو بھی پیش نظر رکھا جائے تو معلوم ہوگا بلکہ میں اس پر زور دیکر کہونگا کہ آج تک ان کو جو معاوضہ دیا گیا ہے وہ کافی ہے مجھے اس معاملہ میں امنڈمنٹ پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ورنہ میری امنڈمنٹ کا مقصد یہی تھا کیونکہ اب تک ہی جو معاوضہ دیا گیا ہے وہ کافی ہے لہذا آئندہ کوئی کمپنسیشن ان کو نہ دیا جانا چاہئے البتہ جو چھوٹے چھوٹے حصہ دار گزارہ پانے والے وغیرہ ہیں یا جو چھوٹے جاگیردار ہیں اون کی حد تک ریہیبلیٹیشن فنڈ قائم کیا جائے اور چار سو روپیہ سے کم معاوضہ پانے والوں کو کمپنسیشن ہی سال تک کے لیے دیا جاسکتا ہے اسی وجہ سے میں نے امنڈمنٹ پیش کیا تھا اس میں ایک کروڑ روپیہ کم کرنے کے لیے کہا تھا باقی (۲) لاکھ روپیہ جو رہتے ہیں اون میں سے اون چھوٹے لوگوں کو معاوضہ دیا جاسکتا ہے یعنی (۸) جاگیردار (۳) حصہ دار اور (۸) گزارہ پانیوں کا کمپنسیشن قائم رکھا جاسکتا ہے میرے پاس ان لوگوں کی نمائندگی ہوئی ہے ان لوگوں نے کہا کہ اگر آپ ہمارا معاوضہ رکھوادیں تو ہم لوگ مرجائینگے اس لیے میں صراحت کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ ایک کروڑ اکیس لاکھ کی رقم جو جاگیرداروں کے لیے رکھی گئی ہے اوس میں سے ایک کروڑ روپیہ نا منظور کیے جائیں اور نظام کو (۴۲) لاکھ کلدار اور ( ) لاکھ حالی کی جو رقم دیجاتی ہے وہ بھی نامنظور کر دی جائے اگر آپ سچ مچ جمہوریت پر چلنا چاہتے ہیں تو میں جاگیردارانہ نظام کو ختم کرنا چاہئے اوسی وقت ہم آپ کے جمہوریت کی داد دے سکینگے ہمارے اوس طرف کے دوست کہتے ہیں کہ ہم تو جاگیرداروں کو ختم کرنا چاہتے ہیں نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ تو مرے ہوئے گھوڑے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہمارے بھی دو ہاتھ لگالیجئے اور ان چاروں ہاتھوں سے اس مرے ہوئے گھوڑے کو اٹھا کر پھینک دیجئے

* شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادرگھاٹ) مسٹر اسپیکر سر اس وقت ہاؤز کے سامنے دو کار (कटौतिया) کی کٹوتیاں (दो प्रकार) پیش ہوئی ہیں

Confirmation not received

ایک تو نظام کو جو (۳۲) لاکھ روپیہ دیے جانے والے ہیں اوس کے سمبندھ میں (सम्बन्ध) ہے اور دوسری جاگیرداروں کو معاوضہ دینے کے تعلق سے ہے جاگیرداروں کے معاوضہ کا جہاں تک تعلق ہے مجھے اس سلسلہ میں کچھ کہنا نہیں ہے کیونکہ اس پر آج ہی نہیں بلکہ اس کے پہلے بھی کئی مرتبہ وہی دلائل اور وہی مباحث ہم نے سنے جو آج کہے گئے اور اون کا جواب بھی دیا جاچکا ہے اون کا مزید جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے البتہ دو باتوں کی طرف میں ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں

ایک سال کے اس عرصہ میں آنریبل ممبر فار اپاگوڑ کے پاس ریپریزنٹیشن (Representation) ہونے کے بعد اس حد تک تو اتر آئے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے جاگیرداروں کی حد تک معاوضہ دینا انہوں نے قبول کرلیا ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے ہم نے ری ہابلیٹیشن فنڈ (Rehabilitation Fund) قائم کرنے کے لیے کہا تھا اور یہ کوئی نئی بات نہیں میں نے پہلے بھی ایسا کہا تھا کہ جو چھوٹے چھوٹے لینڈ لارڈ (Landlord) ہیں جو چھوٹے چھوٹے جاگیردار ہیں اور جن کو کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے ان کی حد تک ہمیں ری ہابلیٹیشن کا انتظام کرنا پڑیگا یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے

شری گوپال راؤ اکبوٹے ممکن ہے رائے بدل سکی ہو میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ و سنجیدگی سے اس پہلو پر غور کرنے لگے ہیں ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ اس مسئلہ کے متعلق اموشنل اپروچ (Emotional approach) یا سینٹیمنٹل اپروچ (Sentimental approach) نہ کیا جائے میں آنریبل ممبر سے یہ ادب کے ساتھ عرض کرونگا کہ جب کسی مسئلہ پر سنجیدگی طور پر آپ غور کر رہے ہیں تو آپ کو اموشنل نہیں ہونا چاہیے اس ایوان کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے ایوان کے سامنے عوام کے تعلق سے جو مسئلہ رکھا ہوا ہے اوس کے حل کے متعلق سوچنا چاہیے ایک سال کے عرصہ میں آپ پارشلی ریلسٹک (Partially realistic) بن گئے ہیں جو ریپریزنٹیشن آپ کے پاس ہوا اور وہاں تو] جو باتیں آپ کے کانوں میں پڑی رہیں اوسکی بنا پر آپ پارشلی ریلسٹک ہوتے جا رہے ہیں مجھے کوئی تعجب نہ ہوگا اگر آپ آئندہ سال یہ کہیں کہ کانسٹی ٹیوشن بھی باقی رکھا جائے اور پورا معاوضہ بھی باقی رکھا جائے بائی لیٹرل اگریمنٹ (Bi lateral Agreement) توڑنے کی جو کوشش وائلنٹ (Violent) اور آبجکشنیبل میتھڈس (Objectionable methods) کے ذریعہ کی جا رہی تھی وہ اب ہمیں ٹھیک نہیں معلوم ہو رہی ہے جو اگریمنٹ کیا گیا وہ چونکہ ایک ڈاکومنٹ (Document) ہے اس لیے اوس کو ریسپکٹ (Respect) دینا ضروری ہے وغیرہ وغیرہ) ممکن ہے کہ یہ ہمارے دلائل آئندہ سال تک اس جانب کے آنریبل ممبرس پیش کرسکیں اور ایک ریلسٹک اپروچ کرکے ایک حد تک ہمارے ساتھ آجائینگے یہ کہنا تو ایک

طرفہ معاہدہ کو توڑ جاسکتا ہے اور اس کا حل نکالا جاسکتا ہے درست نہیں بلکہ دونوں فریق کو اس مسئلہ کا حل نکالنا پڑیگا ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع میں کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی (Constituent Assembly) کے میں اسپیچ دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ (Human memory is proverbially short) لیکن میرا کہنا ہے کہ (Politician s memory is still shorter) تو انہوں نے جو جملہ کہا وہ یہ تھا کہ (To meet in October 1949 is something vitally different from meeting in August 1947) اگست سنہ ۱۹۴۷ع میں دیس کو آزادی ملی تھی اور دیس کے بٹوارے کی وجہ سے پاکستان کا مسئلہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔ اوسی زمانے میں انڈیپنڈنس ایکٹ (Independence Act) کے ذریعہ چھ سو ریاستوں کا مسئلہ بھی اٹھ کھڑا ہوگیا تھا پیراماؤنٹسی (Paramountcy) لیپس (Lapse) ہوگئی تھی اور دفعہ (۷) کے تحت جو اصول بنائے گئے تھے اون سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان چھ سو ریاستوں نے آزادی کا اعلان کردیا اور دیس کے لیے وبال جان بن گئیں ۔ ان مسائل کو ہتھیاروں کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا تھا بلکہ ڈپلومیٹکلی (Diplomatically) حل کیا جانا ضروری تھا ۔ اگست سنہ ۱۹۴۷ع سے سنہ ۱۹۴۹ع تک ان چھ سو ریاستوں کا جس طرح تصفیہ کیا گیا میں اون کی تفصیلات میں ایوان کو لیجانا نہیں چاہتا ۔ لیکن حافظہ تازہ کرنے کے لیے چند باتیں ایوان کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ اگست سنہ ۱۹۴۷ع تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع کے حالات پر غور کرکے اس کا حل سنہ ۱۹۵۳ع کی فضا میں تلاش کرنے کی بجائے میں چاہتا ہوں کہ ۱۹۴۷ع تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع کے حالات کو پیش نظر رکھکر ان مسائل کی طرف دیکھیں ۔ چھ سو ریاستوں کا جو مسئلہ تھا اوس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ وہ تو حل ہوگیا ۔ وہ کوئی غیر معمولی مسئلہ نہیں تھا کہ ذرا دھکا دیا اور حل ہوگیا ۔ میں کہونگا کہ درحقیقت وہ مسئلہ اتنا آسان نہیں تھا ۔ جو زہر یہاں پرچھوڑ کر انگریز چلا گیا تھا اوس کو ختم کرنا اتنا آسان نہیں تھا ۔ اوس مسئلہ سے نمٹنا تو ان ہی لوگوں کا کام تھا جنہوں نے لوہے کے چنے چبائے تھے ۔ انہوں نے اس کا حل نکالا اور یہ حل نکالا کہ ریاستوں کے مختلف حصے کرکے یا تو انہیں مرکز میں ضم کردیا یا پراونسس (Provinces) سے اون کو ملا دیا گیا یا ان کی یونینس (Unions) بنادی گئیں یا دو تین ریاستوں کو ملاکر اون کا ایک ویلیوبل یونٹ (Valuable Unit) بنادیا گیا ۔ اس کو قائم رکھنے کے لیے انہوں نے کچھ ٹریٹیز (Treaties) یا معاہدے کیے ۔ جو معاہدے پریوی پرسس (Privy purses) کے تعلق سے ہوں یا جو کانسٹی ٹیوشن کو ان ریاستوں سے متعلق کرنے یا نہ کرنے سے متعلق ہوں ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ع کا منشاء ایک مبارک منشاء تھا جس میں اون چھ سو ریاستوں کو جو سپریمیسی (Supremacy) سے علحدہ ہوجانے کی وجہ سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتی تھیں ، تصفیہ ہوگیا ۔ اور نومبر سنہ ۱۹۴۹ع

کو نظام نے بھی فرمان نکالا اور ہمارے اس اصول کو تسلیم کرلیا کہ دستور ہند کا نیا نیوٹ اسمبلی میں منظور ہونے والا ہے اسکو میں حیدرآباد سے متعلق کرونگا اور وہ سارا دستوری ڈھانچہ جو اس سلسلہ میں تیار کیا گیا ہے وہ حیدرآباد سے متعلق کرلیا جائیگا یہ ممکن ہے کہ ح ب مارچ سنہ ۳ ع میں بیٹھ کر اس مسئلہ کی گہرائی اور اہمیت کو اور جو ہیں فار ریچنگ امپلیکیشنس (Far reaching implications) ہوسکتے ہیں ان کو اس وقت ہم (हुक्की) سمجھنے سے قاصر رہیں لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں مسائل کی باگ ڈور ہوتی ہے ان پر مسائل کو سلجھانے کی ذمہ داری ہوتی ہے وہ مسائل کا حل نکالتے وقت تمام پہلوؤں پر غور کرتے ہیں ۲ جون سنہ ع کو پریوی پرس (Privy purse) کے متعلق سے نظام سے ایک اگریمنٹ (Agreement) کیا گیا اور ایک وہائٹ پیپر (White paper) بھی شائع ہوا نومبر سنہ ۴۹ء اور ۲ جنوری سنہ کو جو معاہدے ہوئے تا اس کے متعلق نظام نے جو فرمان نکالا اوسے اگر آپ ملاحظہ کریں تو معلوم ہوتا کہ بیسکلی (Basically) جو جنرل پارٹ (ی) اسٹیٹ کے لیے ضروری نہیں اوس کو انہوں نے قبول کیا ہماری نسبت تو اس کے خلاف عمل کرنے کی بات ہے بہت ممکن ہے کہ اس کے متعلق سے آپ کے پاس کوئی رسپکٹ (Respect) نہ ہو کیونکہ جہاں غیر ذمہ دارانہ طریقہ پر ہر مسئلہ پر غور کیا جاتا ہے وہاں اسی چیزوں کی اہمیت نہیں رہتی لیکن ہمیں بنیادی طور پر مسائل کو سلجھانا پڑتا ہے اگر سٹ جا ہے پریوی پرس کے متعلق سے ہو یا کاسی نیوس کو متعلق کرنے سے متعلق یا صرف خاص کا معاوضہ دینے سے متعلق ہو ایک طرف تو بائی لیٹرل اگریمنٹ (Bi lateral agreement) ہے اور دوسری طرف وہ دلائل ہیں جو میں ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ دلائل یہ ہیں کہ اس شخص کے ہاتھ گندے ہیں ان کلین ہینڈس (Unclean hands) ہیں یہ پیسہ جو ندرانہ کی شکل میں یا مختلف طریقوں سے پیدا کرلیا گیا ہے وہ پیسہ عوام کا ہے اور عوام کے پاس واپس آنا چاہیے وہ اسطرح حاصل کیا جاسکتا ہے کہ صرف خاص کا جو معاوضہ دیا جاتا ہے اوس کو ختم کردیا جائے اون کا جو اسٹیٹ ہے وہ بھی واپس لے لیا جانا چاہیے اور اون کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے

یہ دلائل ہیں جو ہاؤس کے سامنے آرہے ہیں میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسے ذرائع اور مینس (Means) اس اینڈ (End) کو حاصل کرنے کے لیے کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں ؟ یہ تو ہمارا بھی مقصد ہے کہ جاگیردارانہ نظام اور سرانجام شاہی کو ختم ہو جانا چاہیے ہم اس پر غور کر رہے ہیں کہ اس کا لاسٹ ویسٹیج (Last vestige) بھی ختم ہو جانا چاہیے لیکن آپ میں اور ہم میں یہ فرق ہے کہ آپ کے ہاتھ ٹینٹڈ (Tainted) معلوم ہوتے ہیں ہمارے نہیں ہم ایسے مینس (Means) ایسے ہی کلین (Clean) رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ ہمارا اینڈ (End) کلین (Clean) ہے ایک طرف یہ دلائل پیش کیے

جا رہے ہیں کہ جو بہ اب (पाप) ہے کہا ہو ہے ا جو ہمسہ ناجائز
راستوں سے حاصل کیا گیا ہے و دھینہ مار کر چھین لیا جائے لیکن دوسری طرف میں
آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نظام کے بعد جاگیرداروں سے جاگیرداروں کے
بعد زمینداروں سے اور زمینداروں کے بعد کیپٹلسٹوں سے غرض جن لوگوں کے پاس
آپ کے مقابلہ میں ذرا سی بھی زیادہ دولت ہو تو کیا آپ اون سے چھین لینا چاہتے ہیں؟
میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسے ذرائع اختیار کرکے آپ اون کو ختم کرنا چاہتے ہیں؟
ہمارے پاس ایک کانسٹی ٹیوشن ہے ہم کانسٹی ٹیوشن کے تحت عمل کرنا چاہتے ہیں
کنسپٹ آف پراپرٹی (Concept of property) کے تعلق سے کانسٹی ٹیوشن میں
تصورات ظاہر کردئے گئے ہیں ی ایمبل (Preamble) میں ظاہر کردئے
گئے ہیں فنڈامنٹل رائٹس کے پرنسپلس (Principles of fundamental rights)
ظاہر کردئے گئے ہیں ڈائرکٹیو پرنسپلس کے چارٹر (Charter of the directive
Principles) میں یہ چیزیں ظاہر کردی گئی ہیں مجھے یہ
کہتے ہوئے ذرا سی بھی جھجک نہیں ہے کہ ہم نے کنسپٹ آف پراپرٹی (Concept of
property) کو قبول کیا ہے اور اس پر ڈٹے رہنا چاہتے ہیں اور ڈٹے
رہینگے ہم نے کانسپٹ آف پراپرٹی کو کانسٹی ٹیوشن کے ذریعہ قبول کیا ہے اور ہماری
حکومت اب اس کو بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی ہم میں اور آپ میں یہی فرق
ہے آپ وائلنس (Violence) اور ناجائز راستوں کے ذریعہ اسی تبدیلی
چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس تو انوری تھنگ از فیر (Every thing is fair) کا اصول
ہے ا

شری وی ڈی دیسپانڈے ہم بھی اس ایوان کے ذریعہ تبدیلی لانا چاہتے ہیں

شری گوپال راؤ اکبوٹے ہم نے جاگیر ابالیشن ایکٹ (Jagir Abolition Act)
نافذ کردیا ہے اور اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ یہ چیز ختم ہو لیکن آپ یہ
چاہتے ہیں کہ چونکہ انکے پاس ذرا زیادہ ہے لہذا وہ لے لیجائے تلنگانے میں جو
اصول آپ نے اختیار کئے تھے وہی اصول آپ ہر جگہ رائج کرنا چاہتے ہیں کمیونسٹ
پارٹی کو تو جانے دیجئے لیکن جب ہی دلائل سوشلسٹ پارٹی کی جانب سے پیش کئے
جاتے ہیں تو مجھے تعجب کے ساتھ ساتھ شرمندگی بھی ہوتی ہے کہ یہ سروودیہ سدھانت
(सर्वोदय सिद्धांत) کے ماننے والے بھی آج یہ کہہ رہے ہیں یہ دیکھکر
مجھے افسوس اور دکھ ہوتا ہے کیا دھرم یہی سکھاتا ہے؟

شری سی راجہ رام کیا دھرم یہی سکھاتا ہے کہ غداری کرنے والوں کا ساتھ
دیا جائے؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے سوشلسٹ پارٹی خود جیسی معنوں کو بدل کر ایسے
راستے پر چلنے کے لیے آمادہ نظر آرہی ہے جو تلنگانے میں اختیار کیا گیا تھا انہوں نے

اسے طریے اختیار کیے جکے ہیں انکسی میں اہیں ای صاحب ضبط کروانے کی نوبت تک آگئی ہوں نے صاحبوں کے ضبط کرانے کا ریکارڈ سٹ کیا ہے میں آنکو مشورہ دونگا کہ آپ اپنی سکی (शांति) کو اس طرح برنا نہ کبھیے ہمیں دوسری طریقے اختیار کرنے چاہیں جیسے جو ہم نے منظور کیا ہے اسکے خلاف جو طریقے ہم نے اختیار کیے ہیں نہیں چھوڑنا چاہیے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہر معاملہ میں آپ میں اور ہم میں اختلاف نہیں ہوسکتا بشرطیکہ آپ صحیح راستے اختیار کریں یہاں کی فنانشل پوزیشن (Financial position) کمزور ہے اسکو درست کرنے اور سکو مضبوط کرنے کے لیے جو طریقے ہمیں اختیار کرنے چاہیں ان پر فنانشل ایسپکٹس (Financial aspects) کے تحت غور کرنا چاہیے اور بائیلیٹرل اگریمنٹ (Bilateral agreement) کے تحت جس طرح ریڈکشن (Reduction) لانا چاہیے ایسے طریقے اختیار کیے جائیں تو میں ہے کہ جذبات جو سنگالی کے ذریعہ ہم سب کچھ کرسکتے ہیں مانگنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے حاصل کرنے کے اچھے راستوں سے جب وہ رقوم مل جائیں تو ہم اپنی نیشنل ڈیولپمنٹ (National development) ہر طرح کرسکتے ہیں جو کام ہم جو سنگالی کو قائم رکھکر کرسکتے ہیں اہنسا (अहिंसा) کے اصولوں کو قائم رکھکر کرسکتے ہیں اوس میں جوا جولہ جذبات سے کام لینا میں سمجھتا ہوں کہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے اینڈ (End) ایک ہی ہے ایم (Aim) ایک ہی ہے جہاں ہم جانا چاہتے ہیں وہ منزل مقصود ایک ہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کا اور ہمارا راستہ الگ الگ ہے

شری بی رام کسن راؤ مسٹر اسپیکر سر ان دونوں ڈیمانڈس کے سلسلہ میں جو جرجائیں ہوئیں بدقسمتی سے ساری جرجائیں میں سن نہ سکا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نہ سننے کی وجہ سے میں نے کچھ کھویا نہیں ہے کیونکہ ان جرجاوں کا سلسلہ کوئی نیا نہیں ہے مجھے اسکی توقع بھی نہ تھی کہ کوئی نئی بات سننے میں آئیگی مجھے یقین ہے کہ میرے حساب میں بھی کوئی نئی بات نہیں کہی گئی میرے متعلق آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن نے بہت سی باتیں کہیں انہوں نے کہا کہ نظام اور جاگیرداروں کی میں ڈلاکسی لسن کے وکالت کرنے والا وکیل ہوں مجھے اسکا اعتراف ہے کہ وہ رول (Role) مجھے ملے (Play) کرنا ہے

سری وی ڈی دشپانڈے وکالت ڈلاکسی نہیں ہے

شری بی رام کسن راؤ جی نہیں نظام (جو راج پرمکھ ہیں) اور جاگیردار ان دونوں کی ڈلاکسی لیے ہوئے میں آج وکالت کر رہا ہوں نہ میرا فرض ہے میں اپنی ڈیوٹی ادا کررہا ہوں ان مسائل کی طرف دیکھنے کا جو اصول ہے مجھے نقطہ نظر ہے اس میں فرق ہے اسکو بار بار دہرانے سے نہ فرق نہ کم ہوسکتا ہے اور نہ زیادہ

ابھی ابھی میرے ایک دوست آر مل سنہ نے کہا کہ لینڈ ریفارم کی اپوزیشن کا مطلب
جاگیر کے معاملہ میں کچھ رحم پڑا نظر آرہا ہے میں نے بھی اس چیز کو محسوس کیا ہے
اور یہ کمپلیمنٹ (Compliment) دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ گذشتہ سال کے
مقابلہ میں کچھ دوسرے مطلب طرز سے غور کرنے کی کوشش اندر اف دی اپوزیشن کر رہے
ہیں اس میں در اصل دو چیزیں ہیں گذشتہ سال جب اس پر کچھ بحث ہوئی تھی تو
اوس وقت کی حالت یہ تھی کہ جب تخمینہ ساری سکو چارجڈ ایٹم (Charged item)
کی حیثیت سے رکھا گیا تھا باوجود چارجڈ ایٹم ہونے کے یہ کہ وہ ڈسکشن میں آسکتا
تھا اسلئے بہت باتیں جو آج کہی گئیں وہ گذشتہ سال بھی کہی گئیں اسلئے میں اون
باتوں کا اس سال جو جواب دونگا وہ وہی ہوگا جو گذشتہ سال دیا گیا ہوں صرف لفظی
ہیر پھیر کے ساتھ وہی ہو دونگا آج ہم ملک کے عوام کو چلانے اور مسائل
پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے لیے لمحہ سلجھا ہوا ملی ہیں یہ ہیں کسی پبلک
میٹنگ (Public meeting) میں کوالڈریس (Address) نہیں کر رہے ہیں اور نہ
رہے مظالم کی حکایت بیان کرکے احساسات کو بھڑکانے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں
بلکہ حکومت کا ہاتھ بٹانے اور آئندہ کے مداوا کو مضبوط کرنے کے لیے یہاں
بیٹھے ہیں کہنے کے لیے تو بہت سی چیزیں کہی جاسکتی ہیں نظام کو اس سے زیادہ کوسا
جاسکتا ہے بہت سی باتیں جو شایان شان نہیں ہیں کہی جاسکتی ہیں لیکن ہارڈ
ورڈس بریک نو بونس (Hard words break no bones) یہ باتیں ہماری مجلس
کی شان کے خلاف ہیں جو کہ ہم سنجیدگی سے ملک کے مسائل کو چلانے
کے لیے بیٹھے ہیں اسلئے مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا یہ ہمارا منصب ہے جذبات
جذبات میں آکر یہ جانا عبث ہے بے سود ہے میں اسکو مانتا ہوں کہ جن باتوں کا
تذکرہ کیا گیا وہ ضرور ہوئے ہونگے دس پندرہ سال سے حیدرآباد میں نظام شاہی بھی
سرافعام شاہی بھی فیوڈلزم (Feudalism) تھا لیکن میں آپ سے پوچھنا
چاہتا ہوں کہ فیوڈلزم کیا صرف حیدرآباد اور ہندوستان ہی میں تھا ؟ ایسا نہیں ہے
صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ مختلف ممالک میں فیوڈلزم تھا وہاں کے لوگوں
نے اسکو ختم کرنے کے مختلف طریقے اختیار کیے خون کی ندیاں بہائیں بڑی بڑی
مصیبتوں کا انہیں سامنا کرنا پڑا جسکے نتیجہ میں نہ معلوم کتنے عرصہ کے بعد کہیں
کاوش کے بعد انہیں کامیابی نصیب ہوئی پھر اب تک ان ممالک میں فیوڈلزم کے آثار
موجود ہیں نہ تو آپکی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم بھارت سے فیوڈلزم کے
ویسٹیجس (Vestiges) نکالنے کے لیے کوئی لڑائی لڑنی نہیں پڑی بغیر کسی
کا خون بہے ایسا بلڈلس آپریشن (Bloodless operation) ہوا خدا بھلا کرے
سردار ولبھ بھائی پٹیل کا اور ہمارے موجودہ پرائم منسٹر (Prime Minister)
پنڈت نہرو کا کہ ان کی دانشمندی اور معاملہ فہمی نے سارے ہندوستان سے سرافعام شاہی
کا خاتمہ کردیا یہاں کچھ آوازیں گونجی ہیں صرف گونجی ہی نہیں بلکہ جھوٹ بھاڑے

والی آوازیں نکلتی ہیں اور گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکے سوا ہے کیا کیا جا سکتا ہے سوا کوستا ہوں میں

شری وی ڈی دیشپانڈے : جھوٹے کی ضرورت ہے لگانے میں ہم نے جو کہا ہے ۔ میں آپکو کہا جو

شری بی رام کسن راؤ : میں جانتا ہوں کہ اسٹرگل (Struggle) کیا تھا اوسکی تاریخ بھی اوس کا کیا راز تھا وہ بالکل کھلی ہوئی حقیقت ہے اب کوئی راز باقی نہیں رہا دنیا کے کونے کونے سے کوئی پوشیدہ نہیں

ہندوستان کا موڈرن تاریخ و نظام سا ہی حتم ہوئے ہیں کسی او کے سدر و فکر کی وجہ سے ان باتوں کو بھولکر کہ کیا ہم نے ہندوستان کیا اور کیا حقیقت ہندی کے خلاف ہے انہوں نے جو اقدام کیا اگر وہ یہ کرتے تو آپ دیکھتے کہ کیا ہوا ۔ اگر نظام صاحب کو جلد سے اوس وقت ٹھیک ٹھیک سمجھ آتا اور وہ لاسٹ اگریمنٹ (Last Agreement) کو قبول کر لیتے تو آپ کہاں ہوتے اسکے متعلق لکھیے کیوں ای محلی ہسٹری (History) کو بھول رہے ہیں ؟ جہاں بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں وہ پر ایسا ہی خیال نہیں کرتے کہ کیا چار سال میں حیدرآباد میں کیسے ملاقات سے ہیں ۔ آج کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے دیا ہے نام کو پریوی پرس (Privy purse) دیا کیا ضروری تھا اسے دیا ؟ کیوں دیا گیا ؟ میں پوچھتا ہوں آپ اسکی جگہ ہوتے تو کیا کرتے ؟ میں دعوت فکر دیتا ہوں ذرا اس پر سوچیے کہ اگر آپ میں ذرا بھی تدبر ہوتا تو آپ کس قسم کا اگریمنٹ کرتے ۔ جبکہ اس وقت آپ رکھیں یہ ذاری نہیں ہے اسلیے یہ ساری باتیں کہی جاسکتی ہیں ۔ رہنے کی وس وقت کی حالت بھی پولیٹکل ڈیولپمنٹ (Political development) کا زمانہ کیسا تھا ہندوستان کی کیا حالت تھی ؟ جس طرح انہوں نے سیٹلمنٹ (Settlement) کیا اوس طرح کوئی دوسرا ملک کی کوئی پولیٹیکل پارٹی بھی جہاں سے یہ کر سکتی تھی ایسا بلڈلیس ریولیوشن (Bloodless Revolution) اگر کسی اور طریقے سے لانے کی کوشش کی جاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ مدتوں تک انتظار کرنا پڑتا ۔ انکے ہاتھوں ہم ایسا شکرگزار واقع ہوئے ہیں کہ ابھی چار سال نہیں ہوئے کہ انکے کیے ہوئے وعدوں کو انکے اگریمنٹس (Agreements) کو فراموش کرنا چاہتے ہیں ٹھکرانا چاہتے ہیں افسوس ہے ہمارے کیرکٹر (Character) پر افسوس ہے ہماری نیتی (नीति) پر آپ کیوں کہتے ہیں کہ سردار پٹیل جو پنڈت جواہر لال جی ہمارے نیتا ہیں جنکے آپ ان کے کیے ہوئے وعدوں کی بے قدری کرتے ہیں ؟ ابھی اگریمنٹ کیے ہوئے چار برس بھی نہیں ہوئے کہ ہم اگریمنٹ کو ٹھکرانا چاہتے ہیں ۔ میں کہونگا کہ آپکو گورنمنٹ ہند کے اور حکومت حیدرآباد کے سالم اگریمنٹس (Solemn Agreements) کی عزت رکھنی چاہیے اسلیے میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ

As representatives of the Indian People

ہندوستان کے عوام اور ہندوستان کی حفاظت کرنا ہے تو ہمیں ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہی سنسکرتی (सस्कृति) کو صرف قائم ہی نہیں رکھنا ہے بلکہ بڑھانا چاہیئے جس کی وجہ سے ہمارا نام دنیا میں ہو۔ یہ غور کرنا چاہیئے کہ نظام سے جو اگریمنٹ کیا گیا تو کن حالات میں کیا گیا۔ جاگیرات کو ابالش (Abolish) کرنا ضروری تھا۔ ان جاگیرداروں کا بھی بڑے بڑے جاگیرداروں سے کہ نظام کا حصہ کہا جائے انکے ساتھ بہتر فیئر ٹریٹمنٹ (Fair treatment) کرنا ضروری تھا کیونکہ انہوں نے سرنڈر (Surrender) کیا تھا۔ ہمارے سنسکرتی کی یہی ہے کہ جب کوئی سرنڈر کرتا ہے تو اسکے ساتھ بہتر (Fair treatment) کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہم نے اپنے بزرگوں سے سیکھا ہے کہ زہریلے جانور کا زہر نکل جانے کے بعد اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ زہر نکل جانے کے بعد اس میں کیا رہتا ہے؟ اب چاہیئے ہیں کہ زہر کی تھیلی نکل جانے کے بعد بھی اسے پھر سے کچل دیا جائے۔

شری گوپال گنگا دھر ٹلکی: اسکے دانت میں ٹوٹے ہیں۔

شری جی۔ رام کشن راؤ: اچھا۔ مجھ کو پتہ نہیں، ٹوٹے ہی ہوئے ہیں۔ یہ آپ کو معلوم ہوئی کہ مجھ کو پتہ نہیں تھا ٹوٹے ہوئے ہیں۔

سردار شاہ جہاں بیگم: لیکن مجھ کو پتہ ہے اوسی وقت کاٹے ہیں جب اسکی سانس ختم ہو جاتی ہے۔ مگر سانپ کی جب تک دم ہے اور وہ نکل رہے ہیں۔

شری جی۔ رام کشن راؤ: آپ نے بتایا ہے ہم نے خوب کہا کہ مجھ کو اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب اوسکی سانس ختم ہو جاتی ہے۔ مگر یہ تو مثالیں ہیں جو جانیں ہر پوری طرح منطبق نہیں ہوتیں۔

تو بات یہ ہے کہ پولس ایکشن (Police Action) کے بعد جب صرفِ خاص کے انٹیگریشن (Integration) کا سلسلہ شروع ہوا تو ملٹری گورنر (Military Governor) نے نظام سے ایک اگریمنٹ (Agreement) کیا۔ انہوں نے اوسمیں یہ معاہدہ کیا کہ پچاس لاکھ روپیہ بطور پریوی پرس (Privy purse) دیے جائینگے جسکی ذمہ داری گورنمنٹ آف انڈیا نے کانسٹی ٹیوشن کے تحت اپنے اوپر لی۔ رہا صرفِ خاص کا معاوضہ تو دستور کے تحت جسطرح معمولی سے معمولی آدمی کی جائداد لیجاتی ہے تو معاوضہ دیا جاتا ہے جسطرح اور لوگوں کو معاوضے دئے گئے اوسی طرح اسکا بھی تصفیہ کیا گیا۔ جب صرفِ خاص کا بجٹ دس کروڑ کا تھا تب اسمیں سے اخراجات جانے کے بعد سوا کروڑ کی خالص بچت ہوا کرتی تھی۔ اوس علاقہ کو جسے صرفِ خاص کہا جاتا ہے ضم کرلیا گیا اور اسکا معاوضہ مقرر کیا گیا۔ یہ تصفیہ کیا گیا کہ انکم (Income) کے معاوضہ میں ۲۵ لاکھ اور اسٹاف وغیرہ کے لیے ۲۵ لاکھ اسطرح ۵۰ لاکھ دینگے۔ یہ معاہدہ اسوجہ سے کیا گیا تھا کہ اسٹاف وغیرہ کے جو اخراجات تھے ان سب کا صرفِ خاص کے بجٹ

پر ابر پردا تھا جب صرفخاص کا انی گریشن (Integration) ہوگیا تو ظاہر ہے کہ صرفخاص کے لائبی لٹی (Liabilities) منتقل کرتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انکم کے معاوضہ میں کچھ دینا ضروری ہے جاگیرداروں ۲ لاکھ سالانہ وغیرہ کے خرچ کیلئے اور ۲ لاکھ انکم کے معاوضہ میں گویا اسطرح لاکھ دئے جاتے ہیں ۲ لاکھ روپے صرفخاص کے ۲ ہزار ملازمین کی تنخواہوں گراجوٹی (Gratuity) وغیرہ کیلئے دے جاتے ہیں ان حسابات کی طویل فہرست ہے جسے اب میں بھول چکا ہوں کچھ عرصہ پہلے تک مجھے یہ نام یاد تھے راج پرمکھ نے مجھے یہ اطمینان دلایا ہے کہ وہ ان لاکھ روپیوں میں مزید ۳ ہم لاکھ روپیہ سرنڈر کرکے سالانہ تقریباً ۲۸ لاکھ روپیہ اس ایٹم (Item) پر خرچ کرتے ہیں اس کے علاوہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ابھی جو لاکھ روپے دے رہے ہیں وہ صرف کاغذی عمل ہے صرف کاغذی جمع وخرچ ہوتا ہے لاکھ سکہ عثمانیہ کی جائیداد ہیں لاکھ سکہ کلدار اب کے ڈیولپمنٹ پرپز (Development purposes) کیلئے واپس کرتے ہیں اور یہ رقم سکھدرا پراجکٹ میں لگائی جاری ہے اسکے علاوہ کئی اور رعایات دیے ہیں

سری وی ڈی دیشپانڈے انکا سود کیا ہوتا ہے ؟

سری بی رام کشن راؤ جہاں میں معلومات بہم پہنچاؤنگا اس میں شک نہیں کہ وہ ایک بڑے دھنوان ہیں تقریباً پورے ہندوستان میں انکے برابر کوئی دھنوان نہیں ہمارے ایک دوست نے اندازہ لگایا کہ انکے پاس ارب روپے ہیں افسوس ہے کہ میں تو اسکی تصدیق نہ کرسکا مجھے اس سے مطلب نہیں لیکن میں اتنا ضرور کہونگا کہ جب بھی انکے سامنے گورنمنٹ کی ضرورتوں کا اظہار کیا گیا پلانس (Plans) چلائے گئے انہوں نے رقم دی انہوں نے قریب قریب ۹ کروڑ روپیہ حیدرآباد اسٹیٹ کی سکیوریٹیز (Securities) میں انوسٹ (Invest) کیا ہے ۱۸ کروڑ روپیہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکیوریٹیز میں انوسٹ کیا ہے ساڑھے دس یا ساڑھے چار کروڑ روپیے بلاسودی قرض گورنمنٹ آف حیدرآباد نے لیے ہیں بعض رعایات میں سود کی شرح چار فیصد بعض میں $\frac{3}{4}$ ۲ فیصد ہے بہرحال جنرل ریٹ آف انٹرسٹ (General rate of interest) سے کم بلکہ نصف شرح پر انہوں نے اپنی رعایات گورنمنٹ آف حیدرآباد کی سکیوریٹیز میں انوسٹ کی ہیں میں یہ چیزیں دلیل کے طور پر ہاوس کے سامنے پیش نہیں کررہا ہوں بلکہ واقعات کو ہاوس کے سامنے رکھ رہا ہوں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنکا گورنمنٹ نے اعلان نہیں کیا ہے تھوڑی دیر کیلئے اگر میں یہ مان بھی لیتا ہوں کہ وہ چونکہ معمولی آدمی ہیں اس لیے انہیں ( ) لاکھ روپیہ دیے جانے کی ضرورت ہیں لیکن جس کامن سینس اور قانون کی ہم پابندی کرتے ہیں کم ازکم اس میں اسطرح امیر اور غریب کی تعریف نہیں ہے اسلیے ہم ایسا اسپار نہیں برت سکتے ہاں آپ یہ مسٹر آف دی انورنس کے اصولوں کے لحاظ سے یہ دلیل نہیں کی جاسکتی ہے لیکن ہمارے مطلب طریقے یہ درست نہیں ہوسکتا ہمارے کامن سینس کے لحاظ سے رنج

اینڈ پور (Rich and poor) کی تمیز نہیں ہے ہمارے پاس اکوالٹی (Equality)
ہے کوئی ڈسکریمنیشن (Discrimination) نہیں ہے اور یہی ہے کہ
جب کسی کی رائے لیجاتی ہے تو مکمل ریزن ایبل اینڈ فیر ویلیو (Reasonable
and fair value) دینی ضروری ہے اسکی نسبت آپ کی رائے چاہے کچھ بھی
ہو آپ کی رائے نہ ممکن ہے نہ غلط ہو لیکن جو کچھ بھی ہو یہ ہمارا موجود قانون
ہے کانسٹی ٹیوشن ہے اسکو ہمنے قبول کیا ہے گورنمنٹ آف انڈیا نے جس کے لحاظ سے
اگریمنٹس (Agreements) کیے ہیں اسی کے بموجب نظام سے آفر اینڈ ایکسپٹنس
(Offer and acceptance) ہوا ہے اور آج ہاؤس میں اسی کی نسبت ڈیمانڈس
(Demands) پیش ہیں ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس کو ووٹ
ڈاون (Vote down) کرنے کیلئے کس طرح پلیڈ (Plead) کرسکتے ہیں ؟
ہاں آپ اس قانون اور اس اصول کو بدلنے کیلئے دوسری تدابیر اختیار کرسکتے ہیں آپ
ان سے نگوشیٹ (Negotiate) کیجئے انہیں بتلائیے کہ عوام کے یہ جذبات ہیں اسلئے
ہم رقم نہیں دیسکتے یا صرف اتنی رقم دے سکتے ہیں آپ سیریسلی (Seriously)
یہ کہہ سکتے ہیں مگر ایسا نہیں کیا جاتا مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اس مسئلہ
کو اسمبلی میں لایا جاتا ہے میں تو سمجھونگا کہ آپ کو اس آئٹم (Item)
کیلئے ووٹ (Vote) دینا ہوگا اور مجھے امید ہے کہ اپوزیشن جانب کے آنریبل ممبرس
بھی اس ڈیمانڈ کی تائید میں یہ کہینگے اگر اسکی نسبت کوئی کانسٹی ٹیوشنل تبدیلی
ہو تو ہم ضرور اسپر عمل کرسکتے لیکن جب تک تو ہم اسی کانسٹی ٹیوشن کو مانتے
ہیں اور اسی پر ہمیں عمل کرنا ہے یہ حقیقت ہے کہ عام طور پر راج پرمکھوں کو زیادہ
رقوم دی جاتی ہیں حیدرآباد گورنمنٹ اور انڈیا گورنمنٹ نے راج پرمکھ کے ساتھ ایسے
اگریمنٹ کیے ہیں اسلئے انکی پابندی کرنا یہ ہماری ڈیوٹی ہے اسکے خلاف عمل کرنا ہماری
سیکریسی کے خلاف ہے ہمارے اصولوں کے خلاف ہے ہماری عزت کے خلاف ہے

شری مخدوم محی الدین (حضور نگر) لیکن کیا لاکھوں عوام کے ساتھ کیے ہوئے
وعدے کوئی چیز نہیں ؟

شری بی رام کرشن راؤ عوام کے ساتھ کیے ہوئے وعدوں کا لحاظ کرتے ہوئے ہی
عمل کیا جارہا ہے آنریبل ممبر حضور نگر کی فلاسفی کے لحاظ سے ممکن ہے انکے نزدیک
اگریمنٹ کے خلاف عمل کرنا قابل اعتراض بات نہ ہو وہ چاہتے ہیں کہ جو چیز تدریج
ہونے والی ہے وہ جسم زدن میں ہوجائے ایک لمحہ میں ہوجائے اگر میں ان کی
فلاسفی کو قبول کروں تو ممکن ہے ایسا ہوسکے فوراً چلا جاؤنگا یہ فرلانگ تو ہی تو
کنگ کو بھی ہے جسم زدن میں آپ کا مقصد پورا ہوجائیگا لیکن جیسا کہ میں نے
کہا ہے ہمارے استاد نے ہمیں یہ بات نہیں سکھائی ہے کہی ہوئی باتوں کو میں پھر
دہرانا ضروری نہیں سمجھتا

صرف ... میں جاگیرداروں کو دیے جانے والے معاوضہ کی نسبت کچھ عرض کر کے میں ... ختم کردونگا میں دیکھ رہا ہوں کہ نرسمل اسکرا ... کرسی کروٹ لے رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ و ... کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں میں بھی اسکو مانتا ہوں

جاگیرداروں کی نسبت میں اعداد و شمار زیادہ پیش نہیں کرنا چاہتا کہا گیا ہے کہ ۲ ۳ ہیں لیکن ہمارے ریکارڈ سے تو ان کی تعداد ۲ ہے ایک ... بھی اس سلسلے میں نرسمل لیڈر آف دی اپوزیشن نے ... کہا تھا جاگیروں کے خاتمہ کیلئے تمام امور پر سنجیدگی (Solemnly) غور کرنے کے بعد اس وقت کی قانون ساز اسمبلی نے جاگیر ابالیشن ایکٹ بنایا کموٹیشن ریگولیشن (Commutation Regulation) پاس کیا یہ اسٹیٹ گورنمنٹ نے ... مرضی سے پاس نہیں کردیا بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی اس میں دخل دیا ... مکمل اس مسئلہ پر غور کیا گیا ... کے لیے جاگیرداروں سے بھی نگوسی ایشن (Negotiations) ہوئے اور باہمی سمجھوتے کی بنا پر معاوضہ قرار پایا جسکو گورنمنٹ نے قانون کی شکل دیدی اور اتنا ہی نہیں بلکہ ہاؤس آف دی پیپلز (House of the Peoples) میں کانسٹی ٹیوشن کے (۳) ویں آرٹیکل میں ترمیم ہوئی اور ان دونوں قوانین کو شیڈول (۹) میں شامل کر کے کوشش کی گئی کہ انہیں کوئی چیلنج (Challange) نہ کرے بہرحال یہ ہمارے ملک کا ایکزسٹنگ لا (Existing law) ہے جسکے لحاظ سے ہم کو پیمنٹ (Payment) کرنا پڑتا ہے یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ برسوں سے یہ لوگ اپنی جاگیروں سے مستفید ہوتے آئے ہیں ان کے باپ دادا بھی ان جاگیرات سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور ہم بھی انہیں (۳) برس سے معاوضہ ادا کرتے آرہے ہیں اسلیے اب اس معاوضہ کو بند کردینا چاہیے اس دلیل کو سمجھنے سے تو میرا دماغ قاصر ہے میں اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہا جاتا ہے کہ ۱۲ سو روپیہ سالانہ تک پانے والے جاگیرداروں کو معاوضہ یا آپ کے الفاظ میں ریہابلیٹیشن الاونس (Rehabilitation Allowance) دیا جائے اور باقی تمام لوگوں کا معاوضہ ختم کردیا جائے میں اس فلاسفی کو بھی نہیں سمجھ سکا کہ آخر اسکا معیار کیا ہے ہم جو اسمبلی کے ممبرس ہیں (۲) روپیے ماہانہ الاونس لیتے ہیں اور ۲½ روپیہ روزانہ بھتہ لیتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ یہ معاوضہ بلحاظ انجام ہونے والے کام کے زیادہ ہے یا ہم بس مفت خوری کرتے ہیں

شری وی ڈی دیشپانڈے جاگیرداروں کی اسمبلی ... ہے

شری بی رام کشن راؤ میں صرف معیار کی نسبت عرض کررہا ہوں (۱۲) روپیے سالانہ کا جو معیار بنایا جاتا ہے وہ کس بنا پر ہے ؟ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

شری جی سری راملو اگر آپ نظام کا معاوضہ بند کردیں تو ہم بھی اپنا معاوضہ بند کرلینے کیلئے تیار ہیں

شری بی رام کشن راؤ : آپ نظام کا نام ہزار بار لے چکے ہیں میں نظام کا ذکر ختم بھی کر چکا میں سرل یعنی میں گزر چکا ہوں اور اب جاگیرداروں کا ذکر کر رہا ہوں (Laughter) میں پوچھتا ہوں کہ کس ما ہمارے ماضی نظام کے لحاظ سے مانا ( ) ہے را املس ہونے کا معیار قائم کیا جا رہا ہے ؟ اگر آپ بھی معیار قائم کرنا چاہیے تو معیار صرف جاگیرداروں کیلئے کیوں ہو ؟ کسان ہیں تاجر ہیں وکیل ہیں اور اسی قسم کے کام کرنے والے جو لوگ ہیں ان میں سے کسی شخص کی آمدنی اس معیار سے زیادہ کیوں ہو ؟ یہ کہا جاتا ہے کہ جاگیرداروں کو یہ رقم مفت دیجاتی ہے اور وہ لوگ مفت چوری کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کچھ کام کیا ہے

شری راجہ رام : انہوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا ہے

شری بی رام کشن راؤ : میں دریں کی ایک ہسٹری جانتا ہوں یہ مفت چوری نہیں ہے ان لوگوں نے سروس (Services) کی ہیں جسکے معاوضہ میں انہیں جاگیرات دیگئیں ہیں یہ جاگیرات لاکھوں روپیہ کی صورت کی گئی ہیں اس زمانے کے حکمران جو لیجسلیٹیو اور اگزیکٹیو او (Legislative and Executive powers) رکھتے تھے انہوں نے یہ جاگیریں عطا کیں یہ انکی جائیدادیں (Property) ہوگئیں ہم ان ہی حکومت کے قائم مقام ہیں انکے معاہدات کی تکمیل کرانا ہمارے لئے لازمی ہے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہیں بھیک مت دو ری ہیبلیٹیشن الاونس (Rehabilitation allowance) دیجئے ہمارے کانسٹیٹیوشن میں نہیں ہے میں اس ہاؤس کو یاد دلاتا ہوں کہ ہر سمجھدار وسوامی سے ایک وعدہ کر کے اسکو اپنی ساری سلطنت دیدی اور اپنی وچن کو نبھانے کیلئے اپنے دھرم پتی کو بھی بازار میں بیچ دیا یہ مثال سنکر ممکن ہے آپ کہینگے کہ یہ بدھا پرانے ڈھکوسلے لیکر آیا ہے بہرحال ان مثالوں میں یہ جانتے ہوئے یہ کہونگا کہ پریویس گورنمنٹ (Previous Government) نے ایسے طے کیا ہے اس بارے میں لیگل اڈوائس (Legal Advice) بھی لیجاسکتی ہے اگر ہم اسکے خلاف عمل کریں تو وہ لوگ عدالت میں دعوی کر کے معہ سود و اخراجات ڈگری حاصل کر سکتے ہیں یہ خارج از ...

شری ایس راج ریڈی : ہم کو اختیار ہے ہم نائنتھ شیڈول (9th Schedule) کو بھی بدل سکتے ہیں

شری بی رام کشن راؤ : لیکن جب تک اس کو یہ بدلا جائے آپ کو اس ڈیمانڈ کو منظور کرنا ہی پڑیگا اس وقت تو شیڈول نمبر (۹) ہمارے راستے میں حائل ہے یہ ہمارا ہی بنایا ہوا قانون ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے : یہ ہمارا بنایا ہوا نہیں ہے

شری بی رام کسن راؤ ہارا ہی سابا ہوا ہے بارے ڈ ... س (Predecessors)
ہے ایسے سابا آپ ر ہ مہ داری عاید ہوتی ہے کہ آپ اس کی امدی کریں میں یہ
گزارش کرونگا کہ مسائل کو حل کرنے کا یہ طریقہ نہیں میں حکومت کی جانب سے یہ
میں دلاتا ہوں کہ یہ توجہی نہیں ری جار ہی ہے ہم خود اس پر غور کر رہے ہیں
گورنمنٹ آف انڈیا سے مراسلت ہو رہی ہے اور جاہر لدا ہر کے ذریعہ ان مسائل کو حل
کرنے کی کوشش کی جار ہی ہے میں نے بر م منسٹر (Prime Minister)
کے سامنے بھی یہ مہ ر رکھی ہے جب تک اس میں ماوی مدد لی ہے ہم اس ڈیمانڈ کو
منظور کرنے پر مجبور ہیں اس لیے زیادہ جھکر میں عرض کرنا نہیں چاہتا ہم ایک ذمہ دارا یہ
حیثیت سے لیجسلیٹیو اسمبلی میں آئے ہیں اور لیجسلیٹیو اسمبلی کے ساداراو ر حل ممبرس
کی حیثیت سے یہاں ا سپھٹ (सुपरिवार) ہیں ہمارا فرض ہے کہ گورنمنٹ کے
معاہدات کو پیش نظر رکھکر کام کریں اور ان دو ن ڈیمانڈس کے لیے ووٹ دیں

Mr Speaker I shall now put cut motions to vote

Payment of Compensation to the Nizam

Shri G Sreeramulu Sir I want my cut Motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 64 00 000

The Motion was negatived

Payment to H E H and Jagirdars

Shri M Buchiah Sir I want my cut Motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 60 07 000

The Motion was negatived

Shri M Buchiah Sir I demand a division

Division

Ayes—57 Noes—85

The Motion was negatived.

Payments to H E H and Jagirdars

Shri A inapirao Gavane Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 91 71 500

The Motion was negatived

Economy in Payment to the Nizam

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 42 86 000

The Motion was negatived

Shri V D Deshpande I demand Division of the House

The House Divided

Ayes—57 Noes—85

The motion was negatived

Payment of Conditional Grants

Shri A Raj Reddy Mr Speaker I want my cut Motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 8 48 000'

The Motion was negatived

Economy in Payments to Jagirdars

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir I want my cut motion to be put to vote,

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 1 00 000

The Motion was negatived

Advisability of Continuation of Payment to H E H the Nizam and Jagirdars

Shri Ankush Rao Ghare Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

The motion was negatived

Interim Payment to Jagirdars

Shri K Venkatrama Rao Mr Speaker Sir I want my cut motion to be put to vote

Mr Speaker The question is

That the grant under Demand No 58 be reduced by Rs 100

The Motion was negatived

Mr Speaker I shall now put the Demands to vote The question is

That a sum not exceeding Rs 8,48 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of Demand No 58—Miscellaneous —Mahal e-Sharat (Conditional Grants) The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That a sum not exceeding Rs 42 86 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day

of March 1954 in respect of Demand No 58—Miscellaneous —Payment to H E H The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That a sum not exceeding Rs 1 18,28 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1954 in respect of Demand No 58—Miscellaneous —Payment to Jagirdars The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker I shall now take the supplementary demands

The question is

That a further sum not exceeding Rs 84 00 000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges coming in course of payment during the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Supplementary Demand No 58—Miscellaneous—Payments to Jagirdars The Demand has the recommendation of the Rajpramukh

The motion was adopted

Mr Speaker The question is

That a further sum not exceeding Rs 42 86,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges coming in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of supplementary Demand No 58—Miscellaneous—Payment to H E H The Demand has the recommendation of the Rajpramukh '

The motion was adopted

The House then adjourned till Three of the Clock on 31st March, 1953